بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

تَرۡجَمَۃُ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ

برائے جماعت ہشتم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

منظور شدہ متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی / 5 / درسی کتب)2021/19 مورخہ 31-05-2022

استدعا زیرِ نظر مسوّدہ متحدہ علما بورڈ پنجاب، لاہور سے منظور شدہ اور پنجاب قرآن بورڈ، لاہور کے رجسٹرڈ پروف ریڈرز سے تصدیق شدہ ہے، تاہم اس میں اگر پرنٹنگ، بائنڈنگ یا متن میں کوئی کمی یا غلطی نظر آئے تو ادارہ ہٰذا کو مطلع کیا جائے کیوں کہ یہ مسوّدہ ہٰذا کا پہلا ایڈیشن ہے۔

تمام مکاتبِ فکر کے علما کرام پر مشتمل، اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 2015/E-III/(8)3 نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

مصنفہ: • ڈاکٹر صباحت افضل

اراکین جائزہ کمیٹی:

- ڈاکٹر محمد اکرم ورک — پروفیسر آف اسلامک سٹڈیز، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
- ڈاکٹر محمد نواز — سینئر ماہرِ مضمون، گورنمنٹ کمپری ہنسو ہائر سیکنڈری سکول، گھوڑے شاہ، لاہور
- حافظ محمد سلیمان — گورنمنٹ شہدائے اے پی ایس ماڈل ہائی سکول، ماڈل ٹاؤن، لاہور
- فتح محمد — ایجوکیشن آفیسر، قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، میانوالی
- ڈاکٹر محمد اُویس سرور — صدر شعبہ عربی وعلومِ اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور کینٹ
- ڈاکٹر شاہد فریاد — ماہرِ مضمون، پنجاب ایگزیمنیشن کمیشن، وحدت کالونی، لاہور
- عبدالحفیظ — نمائندہ؛ قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، وحدت کالونی، لاہور

ماہرِ زبان: ❖ مرید حسین اوجلہ گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، جام پور، ضلع راجن پور

کنسلٹنٹ: ★ حافظ محمد اقبال پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

سبجیکٹ کوآرڈینیٹرز: ★ محمد ابوبکر زبیر ریسرچ ایسوسی ایٹ، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ★ رانا محمد اشرف ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

نگرانِ طباعت: ★ ڈاکٹر فخر الزمان سینئر ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ★ محمد صفدر جاوید معاون ماہرِ مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ڈائریکٹر (مسودات): محترمہ فریدہ صادق

انچارج آرٹ سیل: سیدہ انجم واصف

تیار کردہ: الفیصل ناشران، لاہور

Publisher: Punjab Curriculum And Textbook Board, Lahore
Printer: Kabeer Khalid Printers, Lahore.

Date of Printing
May 2022

PMIU	PEF	Total Quantity
913670	179424	1093094

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	1
2	قرآنِ مجید کے آداب	5
3	ہدایات برائے اساتذہ کرام	6
4	مقاصدِ تدریس	7
5	تعارف: سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	8
6	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	9
7	مشق: سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	17
8	تعارف: سُوْرَةُ الدُّخَانِ	19
9	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الدُّخَانِ	20
10	مشق: سُوْرَةُ الدُّخَانِ	23
11	تعارف: سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	25
12	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	26
13	مشق: سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	30
14	تعارف: سُوْرَةُ قٓ	32
15	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ قٓ	33
16	مشق: سُوْرَةُ قٓ	36
17	تعارف: سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	38
18	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	39

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
19	مشق: سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	43
20	تعارف: سُوْرَةُ الطُّوْرِ	46
21	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الطُّوْرِ	47
22	مشق: سُوْرَةُ الطُّوْرِ	50
23	تعارف: سُوْرَةُ النَّجْمِ	52
24	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ النَّجْمِ	53
25	مشق: سُوْرَةُ النَّجْمِ	57
26	تعارف: سُوْرَةُ الْقَمَرِ	59
27	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الْقَمَرِ	60
28	مشق: سُوْرَةُ الْقَمَرِ	63
29	تعارف: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	65
30	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	66
31	مشق: سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	69
32	تعارف: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	71
33	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	72
34	مشق: سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	76
35	تعارف: سُوْرَةُ الْمُلْكِ	78
36	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الْمُلْكِ	79
37	مشق: سُوْرَةُ الْمُلْكِ	82
38	تعارف: سُوْرَةُ الْقَلَمِ	84
39	متن و ترجمہ: سُوْرَةُ الْقَلَمِ	85

فہرست

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل فرما دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید کو نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذریعہ دینِ اسلام کو غالب فرمایا اور انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اُسوۂ حَسَنَہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔



مسجدِ نبوی، مدینہ منورہ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک

(قرآنِ مجید کی آیات کی روشنی میں)

1 تاج دارِ ختم نبوت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠ (سورۃ الاحزاب:40)

نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

2 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص مدد:

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ (سورۃ التوبۃ:40)

اگر تم نے ان (رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی مدد نہیں کی تو (کیا ہوا) یقیناً اللہ تو اُن کی مدد کر چکا ہے۔

3 حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا، دلوں کا چین اور قرار:

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (سورۃ التوبۃ:103)

بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی دُعا اِن کے لیے (باعثِ) تسکین ہے۔

4 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا ساتھ:

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (سورۃ التوبۃ:40)

جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

5 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مومنین سے قرب:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (سورۃ الاحزاب:6)

نبی (کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اہلِ ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی ازواجِ (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔

6 حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بیعت کرنا، درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ (سورۃ الفتح: 10)

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بے شک جو لوگ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

7 اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عمل کو اپنا فعل قرار دینا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۃ الانفال: 17)

اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے نہیں پھینکی وہ (مُشت بھر خاک) جب آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے پھینکی بلکہ (وہ) اللہ نے پھینکی تھی۔

8 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فیصلہ، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ (سورۃ الاحزاب: 36)

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اُس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اِس) معاملہ میں کوئی اختیار رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً واضح گمراہی میں پڑ گیا۔

9 اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو رات کے قلیل حصّہ میں بابرکت مقامات کی سیر کرانا:

سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱﴾ (سورۃ بنی اسرائیل: 1)

پاک ہے وہ جو ایک رات کے تھوڑے سے حصّہ میں اپنے (خاص) بندہ کو مسجد الحرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تاکہ ہم اُنھیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بے شک وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔

10 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مُزکّی اور معلّمِ کتاب وحکمت بن کر آنا:

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

(سورۃ آلِ عمران: 164)

جواُن پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُنھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اگرچہ اس سے پہلے وہ لوگ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

11 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی چاہت ورضا پر قبلہ کی تبدیلی:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ (سورۃ البقرۃ: 144)

یقیناً ہم آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو اُس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پسند کرتے ہیں تو (اب سے) اپنے چہرے مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجیے اور (مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہوتو اپنے چہروں کو (نماز کے لیے) اُس (مسجدِ حرام) کی طرف پھیرلو۔

12 طلبِ مغفرت کے لیے رحمۃ للعالمین رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضری کا حکم:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (سورۃ النساء: 64)

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے (تو اگر) آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے پاس آتے پھر اللہ سے بخشش مانگتے اور اُن کے لیے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بھی بخشش مانگتے تو ضرور وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا پاتے۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھنا چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جا سکتی ہے۔ البتّہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔
6. سجدۂ تلاوت والی آیات پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہییں۔
7. جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جا رہی ہو تو اسے خاموشی اور توجّہ سے سننا چاہیے۔
8. قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
9. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیّت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
10. اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور جنّت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنّت کی دعا مانگنی چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنّم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنّم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔
12. تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری امّتِ مُسلِمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

1. "ترجمہ قرآنِ مجید" کی تدریس اس طرح کیجیے کہ طلبہ کی کردار سازی ہو سکے، وہ علم و عمل میں ترقّی کر سکیں۔ قرآنِ مجید سے ان کے تعلّق اور محبّت میں اِضافہ ہو۔ تدریسِ قرآنِ مجید کا بنیادی مقصد تربیت، اصلاح اور کردار سازی ہے۔
2. عربی متن کے ساتھ ترجمہ پڑھایا جائے۔ ترجمہ پر خاص توجّہ دیتے ہوئے اسے بار بار دُہرایا جائے، تاکہ طلبہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل ہو اور وہ اس کو سمجھ سکیں۔
3. عربی متن کی تلاوت کے دوران میں یہ خیال رکھا جائے کہ الفاظ کی ادائی درست ہو۔ ایسے طلبا و طالبات سے تلاوت کرائی جائے جن کی تجوید درست ہو۔
4. جہاں تک ممکن ہو سکے اساتذہ کرام باوضو ہوں اور طلبہ کو بھی اس کا پابند بنائیں تاکہ پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ اس عمل کو انجام دیا جائے اور روحانی برکات کا بھی حصول ہو۔
5. مسلکی ابحاث اور اختلافی مسائل کے بیان سے خود بھی گریز کریں اور طلبہ کو بھی اس سے دُور رکھیں، تاکہ ان میں الجھنے اور وقت ضائع کرنے کے بجائے بامقصد باتوں کی طرف توجّہ ہو۔
6. طلبہ کو قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب پر مذاکرہ کرائیے۔
7. نصاب میں موجود سورتوں کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجّہ دیجیے۔
8. نصاب میں موجود سورتوں میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیے۔
9. قرآنی نصوص/متن سے متعلّق سوال و جواب کے ذریعے سے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔
10. سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیے۔
11. کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔
12. متعلّقہ جماعت کے نصاب میں مذکور انبیاء کرام علیہم السّلام پر مختصر مضمون لکھوا کر اُن کا امتحان لیا جائے۔
13. متعلّقہ جماعت کے لیے مقرّرہ حصّہ قرآنِ مجید کی تمام سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیں۔

14. متعلّقہ جماعت کے لیے مختص ذخیرۂ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپر کی طرز پر امتحان لیا جائے۔

15. نمبروں کی تقسیم سے متعلّق ہدایات کے لیے ماڈل پیپر سے استفادہ کریں۔

16. درج ذیل آیاتِ مبارکہ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے:

i. سُوْرَۃُ یُوْسُفَ، آیت 01 تا 06

ii. سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ، آیت 09 تا 14

iii. سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ، آیت 01 تا 05

iv. سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ، آیت 55 تا 60

v. سُوْرَۃُ النَّجْمِ، آیت 39 تا 45

vi. سُوْرَۃُ نُوْحٍ، آیت 10 تا 20

مقاصدِ تدریس

طلبہ جماعت ہشتم کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ:

1. مختص قرآنی سورتوں کے مکمّل نام اور ان کے معنیٰ جان سکیں۔
2. مذکورہ سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔
3. مذکورہ سورتوں کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
4. مذکورہ قرآنی سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔
5. منتخب قرآنی آیات کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحانی جائزہ دینے کے قابل ہو سکیں۔
6. منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معنیٰ جان سکیں۔
7. نصاب میں موجود قرآنی سورتوں میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔
8. تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
9. انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں آگہی حاصل کر سکیں۔
10. ان کے دلوں میں انبیاء کرام علیہم السلام کی محبّت اور عظمت راسخ ہو سکے۔
11. انبیاء کرام علیہم السلام کا تعارف کروا سکیں۔
12. انبیاء کرام علیہم السلام کے قرآنی تذکرہ کی اہمیت جان سکیں۔
13. انبیاء کرام علیہم السلام کے ایمانی تذکرے سے اپنے دل و دماغ کو منوّر کر سکیں۔
14. انبیاء کرام علیہم السلام کی مبارک زندگی سے اپنے لیے مثالیں تلاش کر سکیں۔
15. ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور دین پر ثابت قدم رہنے کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ

تعارف:

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ مکّی سورت ہے۔ اس میں نواسی (89) آیات ہیں۔

زُخرُف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت چونتیس (34) اور پینتیس (35) میں سونے کا ذکر اس پس منظر میں کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دنیا اتنی بے حیثیت اور حقیر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سارے کافروں کو سونے ہی سونے سے نہال کر دے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ رکھا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ مکّی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف قریش کی سازشیں اپنے عروج کو پہنچ چکی تھیں۔

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کا مرکزی موضوع "شرک کی مذمّت اور توحید کی اہمیّت کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ میں توحید اور شرک کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دعوت کا ذکر ہے۔ وہ سب ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس سورت کے آخر میں پرہیزگاروں کے اچھّے اور مشرکین کے بُرے انجام کا بیان ہے۔

جاہلیت کے زمانے میں ایک انتہائی وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورت کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے ایسے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کے ہاں بچّی پیدا ہو جاتی تو وہ شرم کے مارے اس بچّی کو زندہ دفن کر دیتا تھا۔

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ میں اس بُرے عمل کی مذمّت بیان کی گئی ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم آخرت کی طرف بھی سفر کر رہے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الزُّخْرُف: 13، 14)
2. اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل رہنے والوں پر شیطان مسلّط کر دیا جاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الزُّخْرُف: 36)
3. لوگوں کے درمیان اصل رشتہ ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر ہے، باقی سب رشتے قیامت کے دن کھوکھلے ثابت ہوں گے۔ (سُوْرَۃُ الزُّخْرُف: 67)
4. قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (سُوْرَۃُ الزُّخْرُف: 85)

سورۃ الزخرف مکّی ہے (آیات: ۸۹ / رکوع: ۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ ﴿٣﴾ ملع

حٰمٓ۔ واضح کتاب کی قسم۔ بےشک ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔

وَ اِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ؕ ﴿٤﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا

اور بےشک یہ (قرآنِ مجید) ہمارے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) میں بہت بلند بڑی حکمت والا ہے۔ کیا ہم تم سے اس نصیحت کو اس بنا پر روک دیں

اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿٥﴾ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦﴾ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ

کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے تھے۔ اور ان کے پاس جو نبی بھی آتا تھا

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٧﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾

وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر ہم نے ہلاک کر دیا ان سے کہیں زیادہ طاقت ور لوگوں کو اور ان پہلے لوگوں کی مثال گزر چکی ہے۔

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ ﴿٩﴾

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا؟ تو یقیناً وہ ضرور کہیں گے کہ انھیں بہت غالب علم والے (اللہ) نے پیدا فرمایا۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ ﴿١٠﴾

جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمھارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاسکو۔

وَ الَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ

اور جس نے ایک (مقرر) اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس سے مُردہ شہر کو زندہ کیا

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١١﴾ وَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ

اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر طرح کے جوڑے پیدا فرمائے اور تمھارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے

مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

جن پر تم سواری کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو پھر اپنے ربّ کی نعمت کو یاد کرو جب ان پر ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ

وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

اور تم کہو وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف

ع ۱۵

لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ؕ

پلٹ کر جانے والے ہیں۔ اور (مشرکوں نے) اُس (اللہ) کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جُز (اولاد) بنا دیا بے شک انسان بڑا واضح ناشکرا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾

کیا اس (اللہ) نے اپنی مخلوق میں سے (خود اپنے لیے تو) بیٹیاں بنالی ہیں اور تمھیں مخصوص کر دیا ہے بیٹوں کے ساتھ؟

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

حالاں کہ ان میں سے کسی کو اس (بیٹی) کی خوش خبری دی جاتی ہے جسے انھوں نے رحمٰن کے ساتھ منسوب کر رکھا ہے تو اس کا مُنھ سیاہ ہو جاتا ہے

وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَ هُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾

اور وہ غم (اور غصّے) سے بھر جاتا ہے۔ کیا وہ (لڑکی) جو زیور میں پرورش پائے اور بحث کے وقت واضح بات بھی نہ کر سکے (اللہ کی اولاد ہو سکتی ہے)؟

وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

اور انھوں نے فرشتوں کو (اللہ کی) بیٹیاں قرار دیا جو رحمٰن کے بندے ہیں کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی

وَ يُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ

اور ان سے پوچھا جائے گا۔ اور وہ کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (بتوں) کو نہ پوجتے اُنھیں اس کا کچھ علم نہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ صرف جھوٹا اندازہ لگاتے ہیں۔ کیا ہم نے اس سے پہلے اُنھیں کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

(نہیں) بلکہ وہ کہتے ہیں بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور بے شک ہم اُنھی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا ۙ قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جب بھی بھیجا کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (نبی) تو وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا

اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ

کہ بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور بے شک ہم اُنھی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ (اس پر ان کے نبی علیہ السّلام نے) فرمایا

اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

کیا اگر میں تمھارے پاس لاؤں اس سے بڑھ کر ہدایت کا راستہ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا (تب بھی اُنھی کی پیروی کرو گے؟)

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ

وہ کہنے لگے بے شک جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر ہم نے (نبی کے) ان (گستاخوں) سے بدلہ لیا تو دیکھیے

ع ٢
٨
النصف

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ اور جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾

بے شک تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان سے بےزار ہوں۔ سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو عنقریب وہی میری (مزید) رہنمائی فرمائے گا۔

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور (ابراہیم علیہ السّلام نے) اس (کلمۂ توحید) کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ وہ (اللّٰہ کی طرف) رجوع کریں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ

(ان کے شرک پر اُنھیں مٹایا نہیں) بلکہ میں نے اُنھیں اور ان کے باپ دادوں کو فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ ان کے پاس آ گیا حق (قرآن)

وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا

اور واضح بیان فرمانے والا رسول۔ اور جب ان کے پاس حق (قرآن) آیا تو (مشرکین) کہنے لگے یہ جادو ہے اور بے شک

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾

ہم اس کے انکار کرنے والے ہیں۔ اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکّہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کیا یہ لوگ آپ کے ربّ کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ان کے درمیان دُنیاوی زندگی میں ان کی معیشت کو تقسیم فرمایا

وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ

اور ہم نے ایک کے دوسرے پر درجے بلند فرمائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور آپ کے ربّ کی رحمت اس (دولت) سے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ لَوْ لَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا

کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت (کافر) ہو جائیں گے تو جنھوں نے

لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ لِبُيُوْتِهِمْ

رحمٰن کا انکار کیا ہم ان لوگوں کے لیے ضرور بنا دیتے ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا اور سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔ اور ان کے گھروں کے

اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

دروازوں کو بھی اور وہ تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سونے کا بھی (بنا دیتے) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا (تھوڑا سا) سامان ہے

ع ٣
٩

وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

اور آخرت آپ کے ربّ کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ اور جو رحمٰن کے ذکر سے (غافل ہو کر) اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں

فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور یقیناً وہ (شیاطین) اُنھیں (ہدایت کے) راستہ سے روکتے رہتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا (تو شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ

پس (تُو) کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ اور جب تم (دنیا میں) ظلم کر چکے ہو (تو) آج تمھیں یہ بات ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی

اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ

کہ بے شک تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔ پھر کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھائیں گے

وَ مَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾

اور اُنھیں (راستہ دکھائیں گے) جو کھلی گمراہی میں ہیں۔ پھر اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں تو تب بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بے شک ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

تو آپ اس (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی طرف وحی فرمایا گیا ہے بے شک آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) سیدھے راستہ پر ہیں۔

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور یقیناً یہ (قرآن) آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے لیے اور آپ کی قوم (اُمّت) کے لیے ضرور (عظیم) نصیحت ہے اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا۔

وَ سْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع ۴ / ۱۰

اور آپ ہمارے رسولوں سے پوچھیے جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور کوئی معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف تو (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا

اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾

بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر جب وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ لوگ اس وقت ان (نشانیوں) پر ہنسنے لگے۔

وَ مَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم جو نشانی اُنھیں دکھاتے تھے وہ پہلی سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے اُنھیں عذاب میں پکڑ لیا تاکہ وہ باز آجائیں۔

وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور وہ کہنے لگے اے جادوگر! تم اپنے ربّ سے ہمارے لیے دُعا کرو اس عہد کے مطابق جو اس نے تم سے کر رکھا ہے یقیناً ہم ضرور سیدھے راستے پر آجائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ

پھر جب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہ فوراً عہد توڑنے لگے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا اے میری قوم!

اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا

کیا مصر کی حکومت میرے قبضہ میں نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے بہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟ کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) میں

خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّ لَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

اس شخص سے بہتر ہوں جو بڑا حقیر ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔ تو اس (موسیٰ) پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے جاتے؟

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر (کیوں نہیں) آتے؟ تو اس (فرعون) نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انھوں نے اس کی بات مان لی بے شک

فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

وہ نافرمان لوگ تھے۔ تو جب انھوں نے (موسیٰ علیہ السّلام کی شان میں توہین کر کے) ہمیں ناراض کر دیا تو ہم نے ان سب سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

ع ۵ ١١ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

پھر ہم نے اُنھیں گئے گزرے کر دیا اور بعد والوں کے لیے نمونہ (عبرت) بنا دیا۔ اور جب (عیسیٰ علیہ السلام) ابنِ مریم کی مثال بیان کی گئی

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ

تو اس وقت آپ کی قوم (خوشی سے) چلانے لگی۔ اور کہنے لگی ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ؟) انھوں نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) سے یہ مثال

اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

صرف جھگڑنے کے لیے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ (عیسیٰ علیہ السّلام) تو بس ہمارے ایک بندہ تھے جن پر ہم نے انعام فرمایا تھا

وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ ؕ وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً

اور اُنھیں ہم نے (اپنی قدرت کی) ایک مثال بنایا تھا بنی اسرائیل کے لیے۔ اور اگر ہم چاہتے تو (تمھاری جگہ) تم میں سے فرشتے بنا دیتے

فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا

جو (تمھارے بعد) زمین میں رہتے۔ اور یقیناً وہ (عیسیٰ علیہ السّلام) قیامت کی ایک نشانی ہیں تو (لوگو!) تم اس میں شک نہ کرو

وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ

اور میری پیروی کرتے رہو یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور کہیں شیطان تمھیں (اس راستہ سے) روک نہ دے بے شک وہ تمھارا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٦٢ وَ لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ

کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ (علیہ السّلام) نشانیوں کے ساتھ آئے (تو) انھوں نے فرمایا یقیناً میں تمھارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں

وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝٦٣

اور اس لیے (آیا ہوں) کہ میں تم پر وہ بعض باتیں واضح کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦٤ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

بے شک اللہ ہی میرا ربّ ہے اور تم سب کا بھی ربّ ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اُن میں سے کئی گروہوں نے

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝٦٥ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

(آپس میں) اختلاف کیا تو ظالموں کے لیے ہلاکت ہے دردناک دن کے عذاب سے۔ کیا یہ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٦٦ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝٦٧ ع ۲

کہ ان پر اچانک آجائے اور اُنھیں خبر ہی نہ ہو۔ سب گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝٦٨ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٦٩

(کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمھیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرماں بردار تھے۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝٧٠ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ

(اُنھیں حکم ہوگا) تم اور تمھاری بیویاں جنّت میں داخل ہو جاؤ خوشی خوشی۔ ان پر سونے کی پلیٹوں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا

وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٧١

اور وہاں وہ ہوگا جو ان کے جی چاہیں گے اور جس سے آنکھوں کو لذّت ملے گی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧٢ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

اور یہ جنّت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان (نیک اعمال) کے بدلہ جو تم کرتے رہے۔ اس میں تمھارے لیے بہت سے میوے ہیں

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٧٣ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝٧٤ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ

جن میں سے تم کھاؤ گے۔ بے شک مُجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا

وَ هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝٧٥ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧٦ وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ

اور وہ اُس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ (خود) ہی ظالم تھے۔ اور وہ (جہنم پر مقرر فرشتے کو) پُکاریں گے اے مالک!

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝٧٧ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ

تمھارا ربّ ہمیں موت دے دے وہ کہے گا تمھیں اسی حال میں رہنا ہے۔ یقیناً ہم تمھارے پاس حق لائے تھے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ

لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے تھے۔ کیا انھوں نے کوئی بات طے کر لی ہے؟ تو بے شک ہم بھی طے کرنے والے ہیں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے ہیں؟ کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

آپ فرما دیجیے کہ اگر بفرضِ محال اللہ کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلا عابد ہوں (مجھے تو اس کا علم ضرور ہوتا) پاک ہے آسمانوں اور زمینوں کا ربّ

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا

(اور) عرش کا ربّ ان (باتوں) سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ تو ان کو چھوڑ دیجیے وہ بے کار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کُودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور وہی (اللہ) آسمان میں معبود ہے

وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ

اور زمین میں (بھی) معبود ہے اور وہی خوب حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔ اور بہت بابرکت ہے وہ (اللہ)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۚ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کی) بادشاہت ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے

وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ

اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ (معبود) سفارش کا اختیار نہیں رکھتے جنھیں وہ اس (اللہ) کے سوا پوجتے ہیں

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

مگر جنھوں نے حق کی گواہی دی اور وہ جانتے بھی تھے (وہ شفاعت کر سکتے ہیں)۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ اُنھیں کس نے پیدا کیا

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ لا وَ قِيْلِهٖ يٰرَبِّ

(تو) یقیناً وہ کہیں گے اللہ نے پھر یہ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں؟ اور اس (رسول مکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے اس قول کی قسم "اے میرے ربّ!"

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ وقف لازم

بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) ان سے مُنہ پھیر لیجیے اور کہہ دیجیے (بس اب ہمارا) سلام

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع ۱۲ ۱۳

تو عنقریب وہ (انجام) جان لیں گے۔

نوٹ:

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیات 09 تا 14 کا با محاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنیٰ جماعت ہشتم کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ
عَلِيْمٌ	خوب جاننے والا
لَئِنْ	اگر
اَلْعَزِيْزُ	غالب
جَعَلَ	اس نے بنایا
سُبُلًا	راستے
مَآءً	پانی
كَذٰلِكَ	اسی طرح
اَلْفُلْكُ	کشتیاں
تَرْكَبُوْنَ	تم سواری کرتے ہو
سَخَّرَ	تابع کر دیا
مُقْرِنِيْنَ	قابو میں لانے والے

لفظ	معنیٰ
حَكِيْمٌ	بڑی حکمت والا
مَنْ خَلَقَ	کس نے پیدا فرمایا
اَلْعَلِيْمُ	علم والا
مَهْدًا	فرش
اَلسَّمَآءُ	آسمان
بَلْدَةً	شہر
اَلْاَزْوَاجُ	جوڑے
اَلْاَنْعَامُ	چوپائے
سُبْحٰنَ	پاک
لَنَا	ہمارے
اِنَّا	بے شک

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i زُخرُف کا معنیٰ ہے:

(الف) سونا (ب) چاندی (ج) تانبا (د) سیسہ

ii اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دنیا ہے:

(الف) بہت قیمتی (ب) بے حیثیت (ج) بڑا خزانہ (د) قیمتی سرمایہ

iii جاہلیت کے زمانے میں لوگ منحوس سمجھتے تھے:

(الف) بوڑھوں کو (ب) بچّوں کو (ج) جانوروں کو (د) عورتوں کو

iv سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:

(الف) نماز کا (ب) روزے کا (ج) حج کا (د) توحید و شرک کا

v رشتوں کی اصل بنیاد ہے:

(الف) خون کا رشتہ (ب) حسب ونسب (ج) قومی رشتہ (د) ایمان اور تقویٰ

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں کیا یاد رکھنا چاہیے؟

v قیامت کا یقینی علم کس کے پاس ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

لَئِنْ	اَلسَّمَآءُ	سُبْحٰنَ	جَعَلَ	بَلْدَةً	سَخَّرَ

4 درج ذیل آیات قرآنی کا با محاورہ ترجمہ لکھیں:

i الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

ii سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ iii وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

5 سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کے تعارف اور مضامین کو مدنظر رکھ کر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کی آیت 13 اور 14 میں سفر کی دعا مذکور ہے۔ اس دعا کو ترجمہ کے ساتھ یاد کیجیے اور کوئی بھی سفر شروع کرتے ہوئے اس دعا کو پڑھیے۔
- قرآنِ مجید میں مال و دولت کمانے، جمع کرنے اور خرچ کرنے کے کیا آداب بیان ہوئے ہیں۔ اس بارے میں تحقیق کیجیے۔
- مال کب تک اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتا ہے اور کب آزمائش بن جاتا ہے؟ اس بارے میں تحقیق کیجیے۔
- بیٹیوں کی اچھی پرورش کی اہمیّت پر ایک مضمون تحریر کیجیے، جس میں کوئی دو احادیث کا حوالہ بھی دیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات، سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ کے منتخب الفاظ اور آیات 09 تا 14 کے با محاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

تعارف:

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مکّی سورت ہے۔اس میں اُنسٹھ (59) آیات ہیں۔

عربی زبان میں دُخان دھوئیں کو کہتے ہیں۔اس سورت میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الدُّخَانِ ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مکّہ مکرّمہ میں اس وقت نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرّمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے ایک شدید قحط میں مبتلا فرمایا۔ اس موقع پر لوگ چمڑا تک کھانے پر مجبور ہوئے اور ابوسفیان کے ذریعے سے کافروں نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دُور ہوگیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرمادی۔ لیکن جب قحط دُور ہوگیا تو یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے۔(صحیح بخاری: 4821)

سُوْرَةُ الدُّخَانِ کا مرکزی موضوع "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَةُ الدُّخَانِ میں بتایا گیا ہے کہ قرآنِ مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمانِ زمین پہ نازل کیا گیا ہے۔ اس سورت کے آغاز میں قرآنِ مجید کی عظمت کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔آلِ فرعون کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے۔ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے۔ سورت کے آخر میں اہلِ جہنّم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہلِ جنّت پر مختلف انعامات کی خوش خبری دی گئی ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. قرآنِ مجید برکت والی رات یعنی شبِ قدر میں آسمانِ زمین پر نازل کیا گیا ہے۔(سُوْرَةُ الدُّخَانِ:3)
2. قیامت کے دن نہ دنیاوی دوستیاں کام آئیں گی اور نہ کہیں سے مدد مل سکے گی۔ہاں مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا،اسے معاف کر دیا جائے گا۔(سُوْرَةُ الدُّخَانِ:41-42)
3. پرہیزگاروں کے لیے باغات، چشمے اور ریشم کا لباس ہو گا۔(سُوْرَةُ الدُّخَانِ:51-53)
4. کسی انسان کو اس کا نیک عمل جنّت میں نہیں لے جائے گا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا کہ وہ نیک لوگوں کو جنّت میں داخل فرمادے۔(سُوْرَةُ الدُّخَانِ:57)
5. اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان یعنی عربی میں آسان فرمادیا ہے۔(سُوْرَةُ الدُّخَانِ:58)

اٰيَاتُهَا ۵۹	(۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴)	رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۃ الدخان مکّی ہے (آیات:۵۹ / رکوع:۳)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ مع ۲

حٰمٓ۔اس واضح کتاب کی قسم۔بے شک ہم نے اس (کتاب) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾

اس (رات) میں ہر مستحکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔(ایسا) حکم جو ہمارے پاس سے (صادر ہوتا) ہے بے شک ہم ہی (رسولوں کو) بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾

(یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے رحمت ہے بےشک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ وقف لازم

جو ربّ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨

اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا اور (وہی) موت دیتا ہے (وہ) تمھارا (بھی) ربّ ہے اور تمھارے پہلے باپ دادا کا (بھی) ربّ ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠

بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دُھواں ظاہر کر دے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک درد ناک عذاب ہے۔ (اُس وقت یہ کہیں گے) اے ہمارے ربّ! ہم سے اس عذاب کو دُور کر دے

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣

بے شک ہم ایمان لاتے ہیں۔ (اب) ان کو نصیحت کہاں فائدہ دے گی حالاں کہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے والے رسول آچکے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

پھر بھی وہ ان سے مُنھ موڑے رہے اور کہنے لگے (یہ) سکھایا ہوا مجنون ہے۔ بے شک ہم عذاب کچھ عرصہ تک ہٹا بھی دیں

وقف لازم

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦

وقف لازم

(تو) بے شک تم لوگ پھر وہی کرو گے (جو پہلے کرتے رہے تھے)۔ جس دن ہم بڑی شدت سے پکڑیں گے بے شک (اس دن) ہم انتقام لیں گے۔

وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول (موسیٰ علیہ السّلام) آئے۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨

(انھوں نے فرمایا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو بے شک میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔

وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٩

اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو بے شک میں تمھارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝٢٠ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝٢١

اور بے شک میں اپنے ربّ اور تمھارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

الثلٰثة

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝٢٢ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

پھر (موسیٰ علیہ السّلام نے) اپنے ربّ سے دُعا کی کہ بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔ تو (اللہ کا حکم ہوا کہ) تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر روانہ ہو جاؤ

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝٢٣ وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝٢٤ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ

بے شک تمھارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور تم سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا بے شک وہ تمام لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ وہ لوگ کتنے ہی باغات

وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ

اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیت اور عمدہ مقامات۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے کر رہے تھے۔(یہ قصّہ) اسی طرح ہوا

وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۲۹ ۱۴

اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ تو آسمان اور زمین ان پر روئے اور نہ ہی اُنھیں مہلت دی گئی۔

وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی ذلّت والے عذاب سے۔(یعنی) فرعون (کے ظلم) سے

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

بے شک وہ بڑا سرکش حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور یقیناً ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو (اپنے) علم کے مطابق چُن لیا تھا

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾

(اس زمانے کی) ساری دنیا پر۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ بے شک وہ لوگ ضرور کہتے ہیں۔

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

کہ یہ ہماری پہلی موت کے سوا کچھ نہیں ہے اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم اور وہ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے اُنھیں ہلاک کر دیا بے شک وہ مجرم لوگ تھے۔

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

اور ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ ہم نے ان کو صرف حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا کیا

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک ان سب کے لیے فیصلہ کا دن مقررہ وقت ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے بے شک وہ بہت غالب

الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ معانقة ۲ ع ۱۳ ۱۵

نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک زقّوم کا درخت۔ گناہ گار کا کھانا ہے۔ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ

جیسے کھولتا ہوا پانی۔(کہا جائے گا) اس (مجرم) کو پکڑ لو تو اسے گھسیٹ کر جہنم کے درمیان لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر ڈالو

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔ (کہا جائے گا عذاب کا مزہ) چکھ بےشک تُو (تو) بڑا معزز و مکرم ہے۔ بےشک یہ وہی ہے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾

جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ بےشک پرہیزگار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ ۛ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾

باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ

وہ وہاں منگوائیں گے ہر قسم کے میوے بڑے اطمینان کے ساتھ۔ وہ اس (جنت) میں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے (دنیا میں) پہلی موت کے

وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا

اور وہ (اللہ) اُنھیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے فضل ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ تو ہم نے

يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ٣ ١٢/٧

آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو آسان فرما دیا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ تو آپ انتظار کیجیے بےشک وہ لوگ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i دُخان کا معنیٰ ہے:

(الف) دھواں (ب) آگ (ج) شعلہ (د) راکھ

ii سُوْرَةُ الدُّخَانِ نازل ہوئی:

(الف) سیلاب کے زمانے میں (ب) جنگ کے زمانے میں (ج) ہجرت کے زمانے میں (د) قحط کے زمانے میں

iii کافروں نے قحط دور کرنے کی دعا کروانے کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا:

(الف) ابوجہل کو (ب) ابوسفیان کو (ج) ابولہب کو (د) اُمیّہ بن خلف کو

iv قرآنِ مجید آسمانِ زمین پر نازل کیا گیا:

(الف) شبِ براءت میں (ب) شبِ معراج میں (ج) شبِ قدر میں (د) شبِ عید میں

v انسان جنّت میں جائے گا:

(الف) خاندان کی وجہ سے (ب) اپنی عبادت سے (ج) مال خرچ کرنے سے (د) اللہ تعالیٰ کے فضل سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv اللہ تعالیٰ نے مکّہ والوں کو قحط سے کیسے نجات عطا فرمائی؟

v سُوْرَۃُ الدُّخَانِ میں کس قوم کی مثال بطور عبرت بیان کی گئی ہے؟

3 سُوْرَۃُ الدُّخَانِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- تحقیق کیجیے کہ دھواں کس طرح انسانی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے؟ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اسلامی شریعت میں ہر ایسا کام ناجائز ہے جس کی وجہ سے ماحول آلودہ ہوتا ہو۔ ہمیں کبھی کوڑا کرکٹ کو آگ نہیں لگانی چاہیے۔
- قرآن مجید میں قیامت کی کون کون سی علامات بیان ہوئی ہیں؟ اس موضوع پر تحقیق کیجیے۔
- ہمیں قیامت کے لیے کیا تیاری کرنی چاہیے؟ اس موضوع پر دس سطریں تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الدُّخَانِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ

سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ مکّی سورت ہے۔ اس میں سینتیس (37) آیات ہیں۔

تعارف:

جاثیۃ عربی زبان میں "گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بَل بیٹھنے" کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بےبسی سے گھٹنوں کے بَل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔ اس سورت میں یہ ذکر آیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ ہے۔

یہ سورت بھی مکّہ مکرّمہ میں زمانۂ قحط میں نازل ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ قرآنِ مجید کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ اور آخرت پر دلائل پیش فرمارہے تھے۔ سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ اور سُوۡرَةُ الدُّخَانِ کے مضامین ملتے جلتے ہیں۔ سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ کا مرکزی موضوع "توحید اور آخرت کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ کے آغاز میں قرآنِ مجید کی طرف دعوت دی گئی ہے اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں کو نظرانداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ قیامت کے حالات کا بیان ہے اس سورت میں نافرمان قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب بیان کیے گئے ہیں۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. جو شخص کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسے ہی پہنچتا ہے اور جو کوئی بُرا عمل کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔ (سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ: 15)
2. ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ (سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ: 19)
3. تکبّر کرنا، آخرت کو بُھلا دینا، بُرے اعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کے بجائے اس کا مذاق اُڑانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب ہیں۔ (سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ: 31 تا 34)

(۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵)

اٰيَاتُهَا ۳۷ — رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۃ الجاثیۃ مکّی ہے (آیات: ۳۷ / رکوع: ۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

حٰمٓ۔ (یہ) کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمینوں میں

لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴ وَاخْتِلَافِ

ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور تمھاری پیدائش میں اور جان داروں میں بھی جنھیں وہ (اللہ) پھیلاتا ہے یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

اور رات دن کے آنے جانے میں اور جو اللہ نے آسمان سے رزق (پانی) نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرمایا

وَ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

اور ہواؤں کے پھیرنے میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنھیں ہم آپ کو حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷

پھر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ہر جھوٹے گناہ گار کے لیے تباہی ہے۔

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا

وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جب اُسے پڑھ کر سنائی جا رہی ہوں پھر وہ تکبّر کرتے ہوئے (کفر پر) اَڑا رہتا ہے گویا کہ اُس نے اُنھیں سُنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا

تو اُسے دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔ اور جب اُسے ہماری آیتوں میں سے کسی (آیت) کا علم ہو جاتا ہے تو اُسے مذاق بنا لیتا ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا

ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلّت والا عذاب ہے۔ اُن کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ انھوں نے کمایا ہے اُن کے کچھ کام نہ آئے گا

وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰ هٰذَا هُدًى

اور نہ وہ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۱۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ ع

اور جن لوگوں نے اپنے ربّ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمھارے کام میں لگا دیا

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَ سَخَّرَ لَكُمْ

تاکہ اُس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور (اللہ نے) تمھارے کام میں لگا دیا

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣

ان سب کو جو کچھ آسمانوں اور (زمینوں) میں ہے اپنی طرف سے۔ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) ان سے فرما دیجیے جو ایمان لائے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ (کی پکڑ) کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو اس کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لیے ہی کرتا ہے

وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ

اور جو کوئی بُرائی کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوگا پھر تم سب اپنے ربّ ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو عطا فرمائی کتاب

وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ ۚ

اور حکومت اور نبوّت اور ہم نے اُنھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا اور ہم نے اُنھیں (اس زمانہ کے) سب جہان (والوں) پر فضیلت بخشی۔

وَ اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ

اور ہم نے اُنھیں دین کے واضح دلائل عطا فرمائے پھر انھوں نے اختلاف کیا اپنے پاس علم کے آجانے کے بعد

بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

آپس کی ضد (اور حسد) کی وجہ سے بے شک آپ کا ربّ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرما دے گا جس میں

يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٧ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک طریقہ پر مقرر فرما دیا تو آپ اس کی پیروی کریں

وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٨ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

اور جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیے۔ بے شک وہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہیں آئیں گے

وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝١٩ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ

اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں ہیں

وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٢٠ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ

اور ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو یقین رکھتے ہیں۔ کیا جنھوں نے بُرے کام کیے وہ یہ خیال کرتے ہیں

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ

کہ ہم اِن کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک اعمال کیے ان سب کی زندگی اور موت برابر ہو جائے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ع ۲/۱۸

بُرا ہے جو یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا فرمایا اور تا کہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے

بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ

جو اس نے کمایا اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش (نفس) کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ نے

عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

(اپنے) علم کی بنیاد پر اُسے گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا پھر کون ہے جو اسے

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا

اللہ کے بعد ہدایت دے؟ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں ہماری تو دنیا ہی کی زندگی ہے ہم (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں

وَ مَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى

اور ہمیں تو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی دلیل یہی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے کہ اللہ ہی تمھیں زندگی عطا فرماتا ہے پھر وہی تمھیں موت دے گا پھر وہی تمھیں قیامت کے دن جمع فرمائے گا

لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ع ۳/۱۹

جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن وہ لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے جو باطل پر ہیں۔

وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

اور آپ دیکھیں گے کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوگا ہر گروہ کو اس کی کتاب (نامۂ اعمال) کی طرف بلایا جائے گا

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ

آج تمھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمھارے بارے میں سچ سچ بیان کرتی ہے

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک ہم وہ سب کچھ لکھتے تھے جو تم کرتے تھے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اورانھوں نے نیک اعمال کیے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟

تو اُن کا ربّ اُنھیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا یہی واضح کامیابی ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

(ان سے کہا جائے گا) کیا تمھیں میری آیات پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم نے تکبّر کیا اور تم مُجرم لوگ تھے۔

وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ

اور جب کہا جاتا تھا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں (تو) تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

ہم تو اسے گمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہم (اس پر) یقین کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کے لیے (ان اعمال کی) بُرائیاں ظاہر ہو جائیں گی

مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

جو انھوں نے کیے اور وہ (عذاب) اُنھیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور کہا جائے گا آج کے دن ہم تمھیں بے سہارا چھوڑ دیں گے جیسا کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بُھلا دیا تھا اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

مددگار نہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور تمھیں دنیا کی زندگی نے دھوکا میں ڈال رکھا تھا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

تو آج یہ اس (آگ) سے نہیں نکالے جائیں گے اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔ تو اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪

جو آسمانوں کا ربّ ہے اور زمینوں کا ربّ ہے (اور) تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمینوں میں بڑائی ہے

ع ۴/۲۰
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

نوٹ:

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیات 01 تا 05 کا بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرہ الفاظ کے معنیٰ جماعت ہشتم کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
یَبُثُّ	وہ پھیلاتا ہے	دَآبَّۃٌ	جانور
یُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں	اَلَّیْلُ	رات
اَلنَّھَارُ	دن	اَنْزَلَ اللّٰہُ	اللہ نے نازل فرمایا
اَحْیَا	اس نے زندہ فرمایا	تَصْرِیْفٌ	پھیرنا
اَلرِّیٰحُ	ہوائیں	یَسْمَعُ	وہ سنتا ہے

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) اہلِ کتاب کی اصلاح (ب) مالِ غنیمت (ج) توحید اور آخرت (د) نماز اور حج

ii قیامت کے دن لوگ خوف اور بے بسی سے بیٹھے ہوں گے:

(الف) زمین پر (ب) چار زانو (ج) ٹیلوں پر (د) گھٹنوں کے بل

iii گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے کو کہتے ہیں:

(الف) جاثیۃ (ب) زخرف (ج) دخان (د) ذاریات

iv سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کے مضامین ملتے جلتے ہیں:

(الف) سورۃ الفاتحہ سے (ب) سورۃ الاخلاص سے (ج) سورۃ الکہف سے (د) سورۃ الدخان سے

(v) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ نازل ہوئی:

(الف) ہجرت کے زمانے میں (ب) قحط کے زمانے میں (ج) جنگ کے زمانے میں (د) شعب ابی طالب میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) پرہیزگاروں کا دوست کون ہے؟

(ii) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اسباب کیا ہیں؟

(iii) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(iv) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

(v) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کے کوئی سے دو علمی و عملی نکات تحریر کیجیے۔

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اَلَّیْلُ | یَبُثُّ | اَحْیَا | اَنْزَلَ اللّٰہُ | یُوْقِنُوْنَ | اَلرِّیٰحُ

4 درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

(i) اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳

(ii) وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝۴

5 سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- احادیث میں بعض ایسے لوگوں کا ذکر آیا ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی اکرام و اعزاز کے مستحق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے۔ ان لوگوں کے ساتھ اس خصوصی سلوک کی وجہ ان کے وہ نیک اعمال ہوں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ ایسی احادیث کو تلاش کیجیے جن میں قیامت کے دن کچھ لوگوں کی خصوصی فضیلت کو بیان فرمایا گیا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات، سورۃ الجاثیۃ کے منتخب الفاظ اور سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ آیات 01 تا 05 کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ قٓ

سُوْرَۃُ قٓ مکّی سورت ہے۔ اس میں پنتالیس (45) آیات ہیں۔

تعارف:

سُوْرَۃُ قٓ ان سورتوں میں سے ہے جن کا آغاز حروفِ مقطّعات سے ہوتا ہے۔ اس سورت کا نام حروفِ مقطّعات میں "قٓ" پر رکھا گیا ہے۔

یہ سورت اس دور میں نازل ہوئی جب حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کُھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ اسلام اور جاہلیت میں کش مکش شروع ہو چکی تھی اور کافروں نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جدّ و جہد کو ناکام بنانے کے لیے طعنے دینے شروع کر دیے تھے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سُوْرَۃُ قٓ سے خاص محبّت تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر جمعہ کے خطبہ اور نمازِ عیدین میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم: 891)

سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی موضوع "قیامت" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ قٓ میں ایسے مضامین بیان کیے گئے ہیں جنھیں سننے سے فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے۔ اس سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ عظیم قدرتوں والا اللہ تعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔

اس سورت میں یاد دہانی کروائی گئی ہے کہ ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ وہ ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے اور ہماری آنکھوں، کانوں اور دل کا جواب ہمیں دینا پڑے گا۔ ہمیں میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے نامۂ اعمال دیے جائیں گے۔ حساب کتاب ہو گا، نیک لوگ جنّت اور بُرے لوگ جہنّم میں داخل کیے جائیں گے۔ اس سورت میں نافرمان قوموں کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے اور صُور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔

عِلمی وعَملی نِکات:

1. اللہ تعالیٰ ہمارے دِل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے، اللہ تعالیٰ ہماری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (سُوْرَۃُ قٓ:16)
2. ہم جو لفظ بھی مُنہ سے نکالتے ہیں اور جو بھی عمل کرتے ہیں، فرشتے (کراماً کاتبین) اُسے لکھتے رہتے ہیں۔ ہماری ہر چھوٹی بڑی بات ہمارے نامۂ اعمال میں محفوظ کی جا رہی ہے۔ (سُوْرَۃُ قٓ:17-18)
3. موت آکر رہے گی، اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ (سُوْرَۃُ قٓ:19)
4. کفر، سرکشی، نیکی سے روکنا، حد سے بڑھنا، دین میں شک کرنا اور شرک کرنا جہنّمی لوگوں کے جرائم ہیں، جن کی وجہ سے انھیں جہنّم میں ڈالا جائے گا۔ (سُوْرَۃُ قٓ:24-26)
5. قرآنِ مجید سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ قٓ:45)

رُكُوْعَاتُهَا ٣	(٥٠) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (٣٤)	اٰيَاتُهَا ٤٥

سورۂ قٓ مکّی ہے (آیات: ۴۵ / رکوع: ۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سچے رسول ہیں)۔ لیکن انھوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣

تو کافر کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹّی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ ہوں گے؟) یہ واپسی (تو ہماری سمجھ سے) دُور ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤

یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ ان (کے جسموں) کو زمین (کھا کھا کر) کتنا کم کرتی جاتی ہے اور ہمارے پاس (ہر چیز) محفوظ (رکھنے والی) کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥

بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) انھوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آچکا تو وہ ایک اُلجھی ہوئی بات میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦

تو کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے کیسے اُسے بنایا اور اُسے سجایا اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍۙ﴿۷﴾

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں پہاڑ جما دیے اور ہم نے اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں (جوڑوں کی شکل میں) اُگائیں۔

تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰی لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ﴿۸﴾ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

بصیرت اور نصیحت کے طور پر ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل فرمایا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِۙ﴿۹﴾ وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌۙ﴿۱۰﴾

پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اُگائے اور کاٹے جانے والے کھیتوں کا اناج۔ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًاؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ﴿۱۱﴾

(یہ سب کچھ) بندوں کی روزی کے لیے ہے اور ہم نے اس (پانی) سے مُردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں) سے نکلنا ہوگا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُۙ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍۙ﴿۱۳﴾

ان سے پہلے جھٹلایا تھا نوح (علیہ السّلام) کی قوم نے اور کنویں والوں اور ثمود نے۔ اور قومِ عاد اور فرعون اور لوط (علیہ السّلام) کی قوم والوں نے بھی۔

وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ﴿۱۴﴾

اور اَیکہ والوں (شعیب علیہ السّلام کی قوم) اور قومِ تُبّع نے بھی ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو (ان پر) میرے عذاب کی وعید ثابت ہو کر رہی۔

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۠﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ ع ١٥ ١٥

تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ (اصل میں) وہ نئے سرے سے پیدا کرنے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یقیناً

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ﴿۱۶﴾

ہم نے ہی انسان کو پیدا فرمایا اور ہم جانتے ہیں جو خیالات اس کے دل میں آتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ

جب (لکھ) لینے والے دو (فرشتے لکھ) لیتے ہیں (ایک) دائیں جانب اور (دوسرا) بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے۔ وہ جو لفظ بھی بولتا ہے

اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ﴿۱۹﴾

اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔ اور موت کی سختی حق کے ساتھ آ پہنچی (اے انسان!) یہ ہے وہ چیز جس سے تم بھاگتے تھے۔

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآىِٕقٌ

اور صُور میں پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ اور ہر شخص آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ) ہانکنے والا

وَّ شَهِیْدٌ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ

اور ایک (اعمال پر) گواہ ہوگا۔ یقیناً تُو اس (دن) سے غفلت میں پڑا رہا تو ہم نے تجھ سے تیرا (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا تو آج تیری

الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ

نگاہ خوب تیز ہے۔ اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ ہے وہ (اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر

كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ

پکے کافر (حق کے) دشمن کو جہنم میں ڈال دو۔ جو بھلائی سے منع کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ

کوئی دوسرا معبود بنا رکھا تھا تو تم دونوں اِسے سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے ربّ! میں نے اِسے گمراہ نہیں کیا تھا

وَ لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾

بلکہ یہ خود ہی راستہ سے دُور بھٹکا ہوا تھا۔ (اللہ) فرمائے گا تم میرے سامنے جھگڑا نہ کرو اور یقیناً میں تو پہلے ہی تمھیں عذاب سے ڈرا چکا تھا۔

ع ٢ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ

میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ اُس دن ہم جہنّم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟

وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا

اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور پرہیزگاروں کے لیے جنّت قریب کر دی جائے گی (وہ ان سے) دُور نہ ہوگی۔ (کہا جائے گا) یہ ہے

مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ

وہ (جنّت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے (اور دین کی) حفاظت کرنے والے کے لیے۔ جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی طرف)

بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا

رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ (اُنھیں کہا جائے گا) اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لیے وہاں

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

(جنّت میں) سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ

قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو وہ (تلاش میں) شہروں میں پھرتے رہے کہ کہیں پناہ کی جگہ ملے۔ یقیناً اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لیے

لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا

جو دل رکھتا ہو یا کان لگا کر سنتا ہو اور وہ (دل و دماغ سے) حاضر ہو۔ اور یقیناً ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور ان کے درمیان جو کچھ ہے

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

چھ دنوں میں اور ہمیں کسی تھکن نے نہیں چھوا۔ تو اس پر صبر کیجیے جو یہ (کفار) کہتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔ اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور سجدوں (نماز) کے بعد بھی۔

وَ اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ

اور توجہ سے سُنیے جس دن پکارنے والا پکارے گا قریب کی جگہ سے۔ جس دن لوگ حق کے ساتھ سخت چیخ (کی آواز) سنیں گے

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ اِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ

وہ (قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا۔ بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔ جس دن زمین

عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

ان پر سے پھٹ جائے گی وہ جلدی جلدی باہر نکل پڑیں گے یہ جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے جو یہ کہتے ہیں

وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع ١٦/٣ ١٧

اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں تو آپ نصیحت کیجیے قرآن کے ذریعہ اُسے جو میرے عذاب کی وعید سے ڈرتا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَۃُ قٓ کا آغاز ہوتا ہے:

(الف) کلمۂ حمد سے (ب) تسبیح سے (ج) حروفِ مقطّعات سے (د) حٰمٓ سے

(ii) سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) قیامت (ب) نماز (ج) حج (د) قربانی

(iii) ہمارے دل میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے:

(الف) جبریل علیہ السّلام (ب) اللہ تعالیٰ (ج) مَلَكُ الْمَوْت (د) منکر نکیر

(iv) سُوْرَۃُ قٓ کے مطابق قیامت کے دن لوگوں کو دیے جائیں گے:

(الف) تحائف (ب) مکانات (ج) باغات (د) نامۂ اعمال

(v) انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:

(الف) منکر نکیر (ب) کِراماً کاتبین (ج) مالک اور رضوان (د) ھاروت اور ماروت

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ قٓ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ قٓ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ قٓ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَۃُ قٓ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

(v) قرآن مجید سے فائدہ کون لوگ اٹھا سکتے ہیں؟

3 سُوْرَۃُ قٓ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اس موضوع پر تحقیق کیجیے کہ اسلام میں عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟ یہ عقیدہ ہماری معاشرتی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟ عقیدۂ آخرت کو نہ ماننے سے معاشرے کو کیا نقصان ہوتا ہے؟ ہمیں قیامت کے لیے کیا تیاری کرنی چاہیے؟
- "دنیا آخرت کی کھیتی ہے" اس موضوع پر ایک تقریر تیار کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سورۃ قٓ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ مکّی سورت ہے۔ اس میں ساٹھ (60) آیات ہیں۔

تعارف:

ذاریات کا معنیٰ ہے: ذرّات اور بخارات اڑانے والی ہوائیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ان ہواؤں کی قسم کھائی گئی ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ ہے۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی موضوع "قیامت اور آخرت" ہے۔

مضامین:

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کی قسموں کا ذکر فرما کر قیامت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ پھر قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمّت بیان کی گئی ہے۔ اہلِ جنّت کی صِفات اور عمدہ انجام کا ذکر ہے۔ پرہیز گاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے، جنھیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ سُرخرُو ہوئے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف دوڑنا چاہیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی مہمان نوازی اور فرشتوں کی طرف سے انھیں ایک صاحبِ علم بیٹے کی بشارت کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نافرمان قوموں یعنی حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم، آلِ فرعون، عاد، ثمود اور حضرت نُوح علیہ السّلام کی قوم کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

پھر بتایا گیا ہے کہ جنّات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ آخر میں نافرمانوں کے لیے ہلاکت کی بُری خبر دی گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں بتایا گیا ہے کہ ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. نیک اعمال کرنا، رات میں عبادت کرنا، مغفرت مانگنا، ضرورت مندوں پر خرچ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا پرہیزگاروں کی صفات ہیں۔ انھی لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنّت کی نعمتوں اور خصوصی عنایات سے مشرف فرمائے گا۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ:15-20)
2. ہمارا اپنا وجود بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ:21)
3. ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ:25)
4. اللہ تعالیٰ نے ہی کائنات کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اسے وسعت عطا فرما رہا ہے۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ:47)
5. ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف دوڑنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ:50)

اٰیَاتُھَا ٦٠	(٥١) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ (٦٧)	رُکُوْعَاتُھَا ٣

سورۃ الذاریات مکّی ہے (آیات: ٦٠ / رکوع: ٣)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿٢﴾ فَالْجٰرِیٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (گرد) اُڑا کر بکھیرنے والی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو (بادلوں کا) بوجھ اُٹھانے والی ہیں۔ پھر اُن (کشتیوں) کی

یُسْرًا ۙ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿٤﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿٥﴾ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿٦﴾

جو آسانی سے چلنے والی ہیں۔ پھر (اُن فرشتوں کی) جو (حکمِ الٰہی سے) کام کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ بے شک (آخرت کا) جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ ضرور سچا ہے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿٧﴾ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿٨﴾ یُّؤْفَكُ

اور بے شک بدلہ (کا دن) ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ اور راستوں والے آسمان کی قسم۔ بے شک تم مختلف باتوں میں ضرور (پڑے ہوئے) ہو۔ اس (حق) سے

عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿١٠﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿١١﴾

وہی پھرتا ہے جسے (روزِ ازل سے) پھیر دیا گیا ہو۔ ہلاک ہو جائیں (جھوٹے) اندازے لگانے والے۔ جو غفلت میں (پڑے حق کو) بھولے ہوئے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ

وہ پوچھتے ہیں بدلہ کا دن کب ہوگا؟ اس دن جب وہ آگ میں جلائے جائیں گے۔(کہا جائے گا) چکھو! اپنے عذاب کا مزہ

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٥﴾

یہ وہی (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔

اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿١٦﴾

جو کچھ اُن کا ربّ اُنھیں عطا فرمائے گا اُسے لے رہے ہوں گے بے شک وہ اس سے پہلے نیک عمل کرنے والے تھے۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾

وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کا حق ہوتا تھا۔ اور یقین رکھنے والوں کے لیے زمین میں نشانیاں ہیں۔

وَ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور تمھارا رزق اور جس (چیز) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (سب) آسمان میں ہے۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ ع

تو آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم یقیناً یہ بات سچی ہے جیسا کہ تم بولتے ہو۔ کیا آپ کے پاس

حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ وقف لازم

ابراہیم (علیہ السّلام) کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ہے؟ جب وہ (فرشتے) اُن کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کہا (ابراہیم علیہ السّلام نے بھی) سلام کہا

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾

(اور دل میں سوچا کہ یہ) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔ پھر خاموشی سے اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک (بھُنا ہوا) موٹا بچھڑا لے آئے۔

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ

پھر اسے اُن (مہمانوں) کے سامنے رکھا فرمایا کیا آپ لوگ کھاتے نہیں؟ پھر انھوں نے اُن (کے نہ کھانے) سے دل میں خوف محسوس کیا

قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ

(تو فرشتوں نے) کہا آپ گھبرائیے نہیں اور انھوں نے ابراہیم (علیہ السّلام) کو ایک علم والے لڑکے کی خوش خبری دی۔ پھر ان کی بیوی زور سے بولتی ہوئی آئیں

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ

تو اس نے (تعجب سے) ہاتھ اپنے چہرے پر مارا اور بولیں (کیا) ایک بانجھ بڑھیا (کے ہاں اولاد ہوگی)؟ وہ (فرشتے) بولے آپ کے ربّ نے اسی طرح فرمایا ہے

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾

بے شک وہی ہے جو بڑی حکمت والا بڑے علم والا ہے۔ (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا پس تمھارا (اصل) مقصد کیا ہے؟ اے بھیجے ہوئے (فرشتو!)۔

قَالُوْٓا إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾

(فرشتوں نے) کہا بے شک ہم (لوط علیہ السّلام کی) مُجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ ہم اِن پر (پکی) مٹّی کے پتھر برسائیں۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾

(جو) آپ کے ربّ کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان زدہ ہیں۔ پھر اس (بستی) میں جو کوئی ایمان والوں میں سے تھا ہم نے اس کو باہر نکال دیا۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَ تَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی اور گھر) نہ پایا۔ اور ہم نے اس میں ایک نشانی چھوڑ دی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَ فِيْ مُوْسٰى

ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ (علیہ السّلام کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے)

إِذْ أَرْسَلْنٰهُ إِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهِ وَ قَالَ سٰحِرٌ أَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾

جب ہم نے اُنھیں ایک واضح دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اپنی قوّت کے زور پر مُنھ موڑ لیا اور کہا (یہ تو) جادوگر یا مجنون ہے۔

فَأَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهُ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کرنے والا تھا۔

وَ فِيْ عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ

اور (قومِ) عاد (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خیر سے خالی آندھی بھیجی۔ (جو) کسی چیز کو نہ چھوڑتی تھی

أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَ فِيْ ثَمُوْدَ إِذْ قِيْلَ لَهُمْ

وہ جس چیز پر بھی گزرتی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح (ریزہ ریزہ) کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور (قومِ) ثمود (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ

تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾

ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ توانھوں نے اپنے ربّ کے حکم سے سرکشی کی تو اُنھیں کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّ مَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ

پھر نہ تو وہ کھڑے ہونے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ ہی بدلہ لینے والے تھے۔ اور اس سے پہلے نوح (علیہ السّلام) کی قوم کو (بھی ہلاک کیا تھا)

إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِأَيْىدٍ وَّ إِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾

ع ٢

بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ اور آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں (اپنی قوّت) سے بنایا اور بے شک ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ ۚ

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ تو تم اللہ کی (اطاعت کی) طرف دوڑو بےشک میں اس کی طرف سے تمھیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ ۚ

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ بےشک میں اس کی طرف سے تمھیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ ۚ

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف جب بھی کوئی رسول آیا توانھوں نے (بھی یہی) کہا (کہ یہ) جادوگر یا مجنون ہے۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

کیا وہ لوگ ایک دوسرے کو اسی (بات) کی وصیت کرتے رہے (نہیں) بلکہ وہ سرکش لوگ تھے۔ تو (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم!) آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ ۫ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

تو آپ پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نصیحت کرتے رہیے پس بےشک نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا

وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾

اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بےشک اللہ ہی سب سے بڑھ کر رزق دینے والا بڑی قوت والا مضبوط ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

توبےشک جنھوں نے ظلم کیا اُن کے لیے (عذاب کا) ویسا ہی حصّہ ہے جیسا کہ ان کے (پچھلے) ساتھیوں کا حصّہ تھا تو وہ مجھ سے (عذاب کی) جلدی نہ کریں۔

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

تو ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لیے جنھوں نے کفر کیا اُن کے اُس دن (کے عذاب) سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ:

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیات 55 تا 60 کا بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرہ الفاظ کے معنیٰ جماعت ہشتم کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
ذَكِّرْ	نصیحت کرتے رہیے	اَلذِّكْرٰى	نصیحت
تَنْفَعُ	فائدہ دیتی ہے	خَلَقْتُ	میں نے پیدا کیا
اَلْاِنْسُ	انسان	فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ	تو وہ مجھ سے جلدی نہ کریں
فَوَيْلٌ	ہلاکت ہے	اَلْمَتِيْنُ	مضبوط

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے شروع میں قسم بیان کی گئی ہے:

(الف) فرشتوں کی (ب) قیامت کے دن کی (ج) متّقین کی (د) ہواؤں کی

ii سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) صحت اور بیماری (ب) غم اور خوشی (ج) قیامت اور آخرت (د) مال و دولت

iii جنّات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد ہے:

(الف) نسل کا ارتقاء (ب) زمین کی آبادی (ج) عبادت (د) عیش و عشرت

iv گفت گو کا آغاز کرنا چاہیے:

(الف) سلام سے (ب) نام سے (ج) شکریہ سے (د) کلام سے

v ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے:

(الف) مال و دولت (ب) اعلیٰ عہدہ (ج) اللہ تعالیٰ کی رضا (د) دوسروں کی خوشی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv انسانوں اور جنّات کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟

v سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ میں کس نبی کی مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

ذَكِّرْ اَلْاِنْسُ اَلذِّكْرٰى تَنْفَعُ فَوَيْلٌ خَلَقْتُ

4 درج ذیل آیات قرآنی کا با محاورہ ترجمہ لکھیں:

i وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

ii وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

iii فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

5 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- تحقیق کیجیے کہ سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے شروع میں ہواؤں کی کیا کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟
- اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے۔ اسلام میں مہمان نوازی کی اہمیّت کی حوالے سے ایک حدیث مبارک تلاش کیجیے۔
- آسمان پر نظر آنے والی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کی ایک فہرست بنائیں۔
- آیاتِ قرآن اور احادیث مبارک کی روشنی میں ملاقات کے آداب سے آگاہی حاصل کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات، سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ کے منتخب الفاظ اور آیات 55تا60 کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ مکّی سورت ہے۔اس میں انچاس (49) آیات ہیں۔

تعارف:

طُور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام فرمایا ہے۔اس سورت کی پہلی آیت میں اُس پہاڑ کی قسم کھائی گئی ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الطُّوْرِ ہے۔

طُور پہاڑ مصر میں ہے۔اس پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام فرمایا تھا اور اپنی تجّلی بھی نازل فرمائی تھی، جس کی وجہ سے یہ پہاڑ جل گیا تھا۔ طور پہاڑ کو کوہِ سینا اور جبلِ موسیٰ بھی کہا جاتا ہے۔قرآنِ مجید کی سورۃ التین میں اس پہاڑ کو "طُوْرِ سِیْنِیْن" کا نام بھی دیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کا مرکزی موضوع "توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آکر رہے گا۔اس دن نافرمان اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جب کہ فرماں بردار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں اور اُنھیں عذاب پہنچنے کی خبر دی گئی ہے۔

عِلمی وعَملی نِکات:

1. اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔(سُوْرَۃُ الطُّوْرِ:8)
2. اللہ تعالیٰ مومن اولاد کو بھی نیک والدین کے ساتھ جنّت کے اعلیٰ درجہ میں ساتھ ملا دے گا اور ان کے مرتبہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔(سُوْرَۃُ الطُّوْرِ:21)
3. قرآنِ مجید نہ شاعری ہے اور نہ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام، بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔(سُوْرَۃُ الطُّوْرِ:29-33)
4. ہمیں صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے رہنا چاہیے۔(سُوْرَۃُ الطُّوْرِ:48)

رُكُوْعَاتُهَا ۲ | (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) | اٰيَاتُهَا ۴۹

سورۃ الطور مکّی ہے (آیات: ۴۹ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الطُّوْرِ (۱) وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ (۲) فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ (۳) وَّ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ (۴) وَ السَّقْفِ

(کوہِ) طور کی قسم۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ جو کھلے صحیفہ میں ہے۔ اور بیتِ معمور کی قسم۔ اور اونچی چھت کی

الْمَرْفُوْعِ (۵) وَ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ (۶) اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (۷) مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ (۸)

قسم۔ اور اُبلتے ہوئے سمندر کی قسم۔ بے شک آپ کے ربّ کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا (۹) وَّ تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا (۱۰) فَوَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ (۱۱)

جس دن آسمان کانپ کر لرز اُٹھے گا۔ اور پہاڑ بڑی تیزی سے چلیں گے۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ (۱۲) یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا (۱۳)

وقفِ لازم

جو بے ہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں۔ جس دن اُنھیں دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا۔

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ (۱۴) اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ (۱۵)

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ہو؟

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ

تم اس (جہنم) میں جھلس جاؤ پھر تم صبر کرو یا صبر نہ کرو تمھارے لیے برابر ہے تمھیں انھی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۶) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ (۱۷) فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ

جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ جو (نعمتیں) اُن کا ربّ

اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ (۱۸) كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

اُنھیں عطا فرمائے گا اُن سے لُطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور اُن کا ربّ اُنھیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے گا۔ (ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ

هَنِیْٓــًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۹) مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ

اور پیو اُن اعمال کے بدلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔ وہ قطاروں میں بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ (۲۰) وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ

اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ ان کا نکاح کر دیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِیءٍۭ بِمَا

تو ہم ان کی اولاد کو انھی کے ساتھ شامل فرما دیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے

كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ

گروی ہے۔ اور ہم اُنھیں خوب عطا کریں گے میوے اور گوشت اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

(دوستانہ) جھپٹ کر (شراب کا) پیالا لے رہے ہوں گے جس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہوگی اور نہ کوئی گناہ ہوگا۔ اور ان (کی خدمت) کے لیے نوجوان لڑکے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

ان کے اردگرد پھر رہے ہوں گے ایسے (خوب صورت) جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔

قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ

وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہواؤں کے عذاب سے

السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع ۴۸/۲

بچالیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے اُسی (اللہ) سے دعائیں مانگا کرتے تھے بے شک وہی خوب احسان فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

تو آپ نصیحت کیجیے پس آپ اپنے ربّ کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ ہی مجنون ہیں۔ کیا وہ (کفار) کہتے ہیں کہ

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

(یہ) شاعر ہیں جن کے بارے میں ہم زمانہ کی گردش (موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجیے تم انتظار کرو تو بے شک میں بھی تمھارے ساتھ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ کیا ان کی عقلیں اُنھیں یہی سکھاتی ہیں یا وہ ہیں ہی سرکش لوگ۔ کیا وہ کہتے ہیں

تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

اس (رسول) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے (نہیں) بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ تو چاہیے کہ وہ اس جیسا کوئی کلام لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ

کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے

بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَّيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

(ہرگز نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے ربّ کے خزانے ہیں یا وہ حاکم بنے ہوئے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ۝٣٨

کیاان کے پاس کوئی سیڑھی ہے (جس پر چڑھ کر) وہ اس (آسمان) میں باتیں سن لیتے ہیں؟ توان میں جوسُننے والا ہے اُسے چاہیے کہ کوئی واضح دلیل لے آئے۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ۝٣٩ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ۝٤٠

کیااس (اللہ) کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمھارے لیے بیٹے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی اُجرت مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جارہے ہیں۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ۝٤١ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کیا ان کے پاس کوئی غیب (کا علم) ہے کہ وہ (اسے) لکھ لیتے ہیں۔ کیا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو جنھوں نے کفر کیا وہ خود ہی چال میں

هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ۝٤٢ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٤٣ وَ اِنْ يَّرَوْا

پھنسنے والے ہیں۔ کیا اُن کے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے اللہ پاک ہے ہر اس چیز سے جسے وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور اگر وہ

كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝٤٤ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو وہ کہیں گے کہ کوئی تہ بہ تہ (جما ہوا) بادل ہے۔ تو ان کو چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جاملیں

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۙ۝٤٥ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ۝٤٦

جس میں وہ بے ہوش کیے جائیں گے۔ جس دن اُن کی کوئی چال اُن کے کام نہیں آئے گی اور نہ اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔

وَ اِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٧

اور جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کے لیے اِس کے علاوہ (دنیا میں) بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَ اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ۝٤٨

اور آپ اپنے ربّ کا حکم آنے تک صبر کیجیے تو بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب بھی آپ اُٹھیں اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔

ع ٢/٢١/٤ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝٤٩ ع

اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور ستاروں کے چھپ جانے کے وقت بھی۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا:

(الف) کوہِ حرا (ب) کوہِ طُور (ج) کوہِ اُحد (د) کوہِ مروہ

(ii) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کے مطابق رب کی تسبیح کی جائے:

(الف) صبح کے وقت (ب) شام کے وقت (ج) صبح شام (د) ہر وقت

(iii) کوہِ طور ہے:

(الف) مکّہ مکرّمہ میں (ب) مدینہ منوّرہ میں (ج) شام میں (د) مصر میں

(iv) کوہِ طور کا ایک اور نام ہے:

(الف) کوہِ صفا (ب) کوہِ مَروہ (ج) کوہِ سینا (د) کوہِ نور

(v) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں:

(الف) منافقین کے (ب) یہودیوں کے (ج) مشرکین کے (د) مسیحیوں کے

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سوْرَۃُ الطُّوْرِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سوْرَۃُ الطُّوْرِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے، اُن کے نام لکھیں۔

(v) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ میں قرآنِ مجید کا کیا تعارف کروایا گیا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الطُّوْرِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کے شروع میں جن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں، ان کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور بنی اسرائیل کے بارے میں مزید مطالعہ کیجیے اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی میں کوہِ طور سے متعلق جو معلومات ہمیں ملتی ہیں، اس بارے میں آگاہی حاصل کیجیے۔
- ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جس سے ہم اور ہمارے والدین جنّت میں ایک دوسرے کے ساتھ ہو جائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الطُّوْرِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ النَّجْمِ

سُوْرَۃُ النَّجْمِ مکّی سورت ہے۔اس میں باسٹھ (62) آیات ہیں۔

تعارف:

نجم عربی زبان میں ستارے کو کہتے ہیں۔اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّجْمِ ہے۔سُوْرَۃُ النَّجْمِ پہلی سورت تھی جس میں آیتِ سجدہ نازل ہوئی۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد اسے ایک ایسے مجمع میں سنایا جس میں مسلمانوں کے ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سجدے کی آیت تلاوت فرمائی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مسلمانوں نے تو سجدہ کیا ہی تھا، اُس وقت جو مشرکین موجود تھے، انھوں نے بھی سجدہ کیا۔اس سورت کے سننے میں وہ ایسا مشغول ہوئے کہ اس سورت کی تاثیر نے انھیں بھی سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا مرکزی موضوع "حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی صداقت کا بیان" ہے۔

مضامین:

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم بیان فرما کر حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی گواہی دی گئی ہے۔

اس سورت میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور قرآنِ مجید کے بارے میں شکوک و شبہات کو دُور کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر جو وحی نازل ہوتی ہے، وہ کسی شک و شبہ کے بغیر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔اس وحی کو حضرت جبریل علیہ السّلام لے کر آتے ہیں۔

سُوْرَۃُ النَّجْمِ میں مشرکین کے باطل عقائد رَد کیے گئے ہیں۔فرماں برداروں اور نافرمانوں کی صِفات بیان کی گئی ہیں اور دین کی بنیادی تعلیمات جو پچھلی آسمانی کتابوں میں تھیں، ان کا بیان ہے۔آخر میں قیامت کے ذکر اور اپنے ربّ کی بندگی بجا لانے پر سورت مکمّل ہوتی ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے وہی سفارش کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔(سُوْرَۃُ النَّجْمِ:26)
2. ہمیں اپنی نیکیوں اور پاکیزگی کا زیادہ اظہار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تقویٰ سے خوب واقف ہے۔ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ:32)
3. جو شخص بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہے، اس کے چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ:32)
4. قیامت کے دن انسان کو بدلے میں وہی کچھ ملے گا جس کے لیے اس نے دنیا میں محنت کی ہو گی۔ (سُوْرَۃُ النَّجْمِ:39)

اٰیَاتُهَا ۶۲	(۵۳) سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ (۲۳)	رُکُوْعَاتُهَا ۳

سورۃ النجم مکّی ہے (آیات: ۶۲ / رکوع: ۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾

قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ غروب ہو۔ تمھارے صاحب (نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نہ (راہِ حق کو) بھولے اور نہ (اس سے) ہٹے۔

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔ انھیں زبردست قوت والے (اللہ) نے سکھایا۔

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

جو بڑا طاقت ور ہے پھر وہ (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا پھر وہ نزدیک ہوا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ تو (اللہ نے) اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے اسے نہیں جھٹلایا

مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾

جو کچھ انھوں نے دیکھا۔ کیا پھر بھی تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو؟ جو انھوں نے دیکھا۔ اور یقیناً انھوں نے اس کو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ اس کے پاس جنّت الماویٰ (آرام سے رہنے کی جنت) ہے۔ جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا

مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ

جو بھی چھا رہا تھا۔ اُن کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً انھوں نے اپنے ربّ کی (قدرت کی)

رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾

بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ تو کیا تم نے لات و عزیٰ پر غور کیا؟ اور تیسری ایک اور (دیوی) منات پر۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ

کیا تمھارے لیے بیٹے ہیں اور اس (اللہ) کے لیے بیٹیاں ہیں؟ تب تو یہ بڑی ناانصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہی ہیں

سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی یہ لوگ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں

وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ

اور جو (اُن کے) نفس چاہتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس آچکی ہے ان کے ربّ کی طرف سے ہدایت۔ کیا

لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ ع ۵

انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کی وہ تمنّا کرتا ہے؟۔ (نہیں) کیوں کہ آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے

لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ

ہیں جن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لیے چاہے اجازت دے دے

وَ يَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

اور پسند فرمائے۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام عورتوں کے نام پر رکھتے ہیں۔

وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾

حالاں کہ اُنھیں اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک گمان حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتا۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

تو آپ اس سے مُنھ پھیر لیجیے جس نے ہمارے ذکر سے مُنھ موڑ لیا اور وہ صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتا ہے۔ ان کے علم کی انتہا یہی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ الربع

بے شک آپ کا ربّ ہی (اسے) خوب جاننے والا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹک گیا اور وہ اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پائی۔

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

اور اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے تاکہ جنھوں نے بُرائیاں کیں وہ اُنھیں اُن کے اعمال کا بدلہ دے

وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ

اور جنھوں نے نیکیاں کیں اُنھیں اچھا بدلہ دے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے بچتے ہیں

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ

سوائے چھوٹے گناہوں کے بےشک آپ کا ربّ وسیع مغفرت والا ہے وہ تمھیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمھیں

مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

زمین (مٹی) سے پیدا فرمایا اور جب تم بچّے تھے اپنی ماؤں کے بطن میں تو تم اپنی پاکیزگی کے دعوے نہ کرو

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۠﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ﴿۳۳﴾ وَ اَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ اَكْدٰى ﴿۳۴﴾

وہ خوب جانتا ہے کس نے پرہیزگاری اختیار کی۔ تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور اس نے تھوڑا سا (مال) دیا اور رُک گیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۙ﴿۳۶﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے؟ کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ کیا اُسے ان باتوں کی خبر نہیں دی گئی؟ جو موسیٰ (علیہ السّلام) کے صحیفوں میں (درج) ہے۔

وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۙ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ﴿۳۸﴾

اور ابراہیم (علیہ السّلام کے صحیفوں میں بھی) جنھوں نے (اپنا عہد) پورا کیا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ﴿۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۠﴿۴۰﴾ ثُمَّ

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ پھر

يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ﴿۴۱﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۙ﴿۴۲﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ۙ﴿۴۳﴾

اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (آخر کار سب کو) آپ کے ربّ ہی کی طرف پہنچنا ہے۔ اور بےشک وہی (ربّ) ہنساتا اور رُلاتا ہے۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ۙ﴿۴۴﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ۙ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ

اور بےشک وہی مارتا اور زندہ فرماتا ہے۔ اور بےشک اسی نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا فرمائے۔ ایک نُطفہ سے

اِذَا تُمْنٰى ۠﴿۴۶﴾ وَ اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ﴿۴۷﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ۙ﴿۴۸﴾

جب وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔ اور بےشک دوبارہ پیدا کرنا اسی پر ہے۔ اور بےشک وہی ہے جس نے غنی کیا اور دولت و ثروت عطا فرمائی۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ۙ﴿۵۰﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ۙ﴿۵۱﴾ وَ قَوْمَ

اور بےشک وہی شعریٰ (ستارے) کا ربّ ہے۔ اور بےشک وہی ہے جس نے عادِ اوّل کو ہلاک کیا۔ اور (قوم) ثمود کو بھی تو (کسی کو) باقی نہ چھوڑا۔ اور (ان سے) پہلے

نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا ہُمۡ اَظۡلَمَ وَ اَطۡغٰی ﴿۵۲﴾ وَ الۡمُؤۡتَفِکَۃَ اَہۡوٰی ﴿۵۳﴾

نوح (علیہ السّلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) بے شک وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے۔ اور اُس نے (لوط علیہ السّلام کی قوم کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو (زمین پر) دے مارا۔

فَغَشّٰہَا مَا غَشّٰی ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی ﴿۵۵﴾

پھر اُس (عذاب) نے اُن (بستیوں) کو ڈھانپ لیا جو ڈھانپ کر ہی رہا۔ تو (اے انسان!) تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرو گے؟

ہٰذَا نَذِیۡرٌ مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰی ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الۡاٰزِفَۃُ ﴿۵۷﴾ لَیۡسَ لَہَا

یہ (رسول اکرم خاتم النّبیّٖن صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) ایک ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں میں سے۔ آنے والی (قیامت کی گھڑی) قریب آ پہنچی۔ اللہ کے سوا

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنۡ ہٰذَا الۡحَدِیۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضۡحَکُوۡنَ

اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں ہے۔ تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور تم ہنستے ہو

وَ لَا تَبۡکُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ وَ اعۡبُدُوۡا ﴿۶۲﴾ ع ۳ السجدۃ ۱۳

اور تم روتے نہیں۔ جب کہ تم (غفلت میں پڑے) کھیل کود رہے ہو۔ تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔

نوٹ:

سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیات 39 تا 45 کا بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرہ الفاظ کے معنٰی جماعت ہشتم کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنٰی
لَیۡسَ	نہیں ہے
اَلۡجَزَآءُ	بدلہ
اَبۡکٰی	وہ رُلاتا ہے
اَلۡاُنۡثٰی	مادہ

لفظ	معنٰی
سَعٰی	اس نے کوشش کی
اَضۡحَکَ	وہ ہنساتا ہے
اَلذَّکَرُ	نر
اَبۡکٰی	وہ رُلاتا ہے

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) نجم کا معنیٰ ہے:

(الف) سورج (ب) چاند (ج) سیارہ (د) ستارہ

(ii) وہ سورت، جسے سُن کر مشرکین بھی بے اختیار سجدہ میں پڑ گئے تھے، ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ (ب) سُوْرَۃُ النَّجْمِ (ج) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ (د) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ

(iii) حضرت جبریل علیہ السّلام کی ذمّہ داری تھی:

(الف) وحی لانا (ب) روح قبض کرنا (ج) صُور پھونکنا (د) بارش برسانا

(iv) قیامت کے دن سفارش صرف وہی کر سکے گا:

(الف) جو متقی ہو گا (ب) جو عادل ہو گا (ج) جو وَلی ہو گا (د) جسے اجازت ملے گی

(v) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے:

(الف) چاند کی (ب) ستارے کی (ج) سورج کی (د) آسمان کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَۃُ النَّجْمِ کے نازل ہونے کے بعد کیا انوکھا واقعہ پیش آیا؟

(v) قیامت کے دن انسان کو بدلے میں کیا ملے گا؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

سَعٰی | لَیۡسَ | الذَّکَرُ | اَضۡحَکَ | الۡجَزَآءُ | الۡاُنۡثٰی

4 درج ذیل آیات قرآنی کا ترجمہ لکھیں:

i وَاَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿۳۹﴾

ii وَاَنَّ سَعۡیَهٗ سَوۡفَ یُرٰی ﴿۴۰﴾

iii وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحۡیَا ﴿۴۴﴾

iv وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی ﴿۴۵﴾

5 سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- واقعۂ معراج حضرت محمد رَسُوۡلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیں۔
- قرآن مجید میں چودہ آیات ایسی ہیں جنھیں آیتِ سجدہ کہا جاتا ہے۔ ان میں سب سے پہلی آیت سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ میں نازل ہوئی تھی۔ آیتِ سجدہ کے احکام کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات، سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ کے منتخب الفاظ اور آیات 39 تا 45 کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ مکّی سورت ہے۔ اس میں پچپن (55) آیات ہیں۔

تعارف:

قمر عربی زبان میں چاند کو کہتے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں شقِ قمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْقَمَرِ ہے۔

ایک مرتبہ مکّہ والوں کے سامنے حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ (صحیح بخاری: 3636)

یہ واقعہ **اللہ** تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک **معجزہ** تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے مکّہ مکرّمہ میں منٰی کے مقام پر پیش آیا تھا۔ اس واقعہ کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔ سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کا مرکزی موضوع "حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صداقت اور انکار کرنے والوں کے انجام کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ پھر پانچ نافرمان قوموں یعنی حضرت نُوح علیہ السّلام کی قوم، عاد، ثمود، حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم اور آلِ فرعون کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس طرح کے بُرے انجام سے بچنے کے لیے اس سورت میں نصیحت حاصل کرنے کی دعوت چار بار دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ ہم نے قرآنِ مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے بہت آسان بنا دیا ہے۔

سورت کے آخری حصّے میں آخرت کے بیان اور نافرمانوں کے عبرت ناک انجام کے ساتھ فرماں برداروں کے اچھّے انجام کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نِکات سامنے آتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. قرآن مجید میں پچھلی قوموں کا ذکر اس لیے ہے کہ ہم ان کے انجام سے سبق حاصل کریں۔ (سُوْرَۃُ الْقَمَرِ: 4)
2. نافرمان قومیں اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتیں اور عذاب سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْقَمَرِ: 5)
3. اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے۔ ہمیں قرآنِ مجید سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ (سُوْرَۃُ الْقَمَرِ: 17)
4. ہمارا ہر چھوٹا اور بڑا عمل ہمارے نامۂ اعمال میں لکھا جا رہا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْقَمَرِ: 52-53)
5. پرہیز گاری اختیار کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں عزّت والا مقام ہے۔ (سُوْرَۃُ الْقَمَرِ: 54-55)

اٰیَاتُهَا ۵۵	(۵۴) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷)	رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۃ القمر مکّی ہے (آیات: ۵۵ / رکوع: ۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

قیامت قریب آ گئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر وہ (کافر) کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو مُنھ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔

وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ

اور انھوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور یقیناً ان کے پاس ایسی خبریں آ چکی ہیں

مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ

وقف لازم

جن میں عبرت ہے۔ (یہ بیان) کامل حکمت کی بات ہے مگر ڈرانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

جس دن بلانے والا ایک (سخت) ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ (تو) وہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے (ایسے) نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸

جیسے وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوں۔ (وہ) پکارنے والے کی طرف دوڑ کر جا رہے ہوں گے کافر کہیں گے یہ بڑا سخت دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ ازْدُجِرَ ﴿۹﴾

ان سے پہلے نوح (علیہ السّلام) کی قوم نے بھی جھٹلایا تو انھوں نے ہمارے بندہ (نوح علیہ السّلام) کو جھٹلایا اور کہا کہ مجنون ہے اور اُنھیں دھمکیاں دی گئیں۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

تو انھوں نے اپنے ربّ سے دُعا کی بے شک میں مغلوب ہوں پس تو ہی بدلہ لے۔ پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے زوردار بارش سے۔

وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَ حَمَلْنٰهُ

اور ہم نے زمین میں چشمے جاری کر دیے تو پانی اس کام کے لیے جمع ہوگیا جو مقرر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے اُنھیں سوار کر لیا

عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔ وہ ہماری نگہبانی میں چلتی تھی (یہ سب) اس (رسول) کا بدلہ لینے کے لیے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔

وَ لَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۱۶﴾

اور یقیناً ہم نے اسے نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا۔

وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا

(قومِ) عاد نے (بھی) جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر بھیجی تیز آندھی والی ہوا

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾

ایک مسلسل نحوست کے دن میں۔ وہ لوگوں کو اُکھاڑ پھینکتی تھی گویا کہ وہ اُکھڑے ہوئے کھجور (کے درخت) کے تنے ہوں۔

فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا

ع ۲۲ ۸

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟۔ (قومِ) ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ تو انھوں نے کہا کیا ایک آدمی جو ہم میں سے ہے

نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا

ہم اس کی پیروی کریں بے شک تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی ہے؟

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾

(نہیں) بلکہ وہ بڑا جھوٹا تکبّر کرنے والا ہے۔ اُنھیں کل (قیامت کے دن) معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا تکبّر کرنے والا ہے۔

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَ نَبِّئْهُمْ

بے شک ہم اونٹنی بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لیے تو (اے صالح) آپ اُن (کے انجام) کا انتظار کریں اور صبر کریں۔ اور ان کو بتا دیں

اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

کہ ان کے (اور اونٹنی کے) درمیان پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ہر ایک (اپنی) باری پر حاضر ہوگا۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھی کو بلایا

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً

تو اس نے ہاتھ بڑھایا پھر اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی

فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو وہ باڑ لگانے والے کے روندے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ لوط (علیہ السّلام) کی قوم نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ بے شک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾

سوائے لوط (علیہ السّلام) کے گھر والوں کے ہم نے اُنھیں سحری کے وقت بچا لیا۔ (یہ) ہماری طرف سے ایک نعمت تھی اسی طرح ہم (اسے) بدلہ دیتے ہیں جو شکر کرے۔

وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَ لَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ

اور یقیناً (لوط علیہ السّلام نے) اُنھیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا تو انھوں نے ڈرانے والوں سے جھگڑا کیا۔ اور یقیناً ان لوگوں نے (لوط علیہ السّلام) سے ان کے مہمانوں کو

فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَ لَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ

(بُرے ارادہ سے) لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ان پر صبح سویرے ہی نہ

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

ٹلنے والا عذاب آ گیا۔ تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَ لَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ع ۲ ۱۸ ۹

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور یقیناً آئے آلِ فرعون کے پاس ڈرانے والے۔ انھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

تو ہم نے اُنھیں ایک بہت غالب صاحب قدرت کی پکڑ (کی طرح) پکڑا۔ کیا تمھارے کفار اُن لوگوں سے اچھے ہیں؟

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

یا تمھارے لیے (آسمانی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے؟ یا وہ کہتے ہیں ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب رہے گی۔ عنقریب وہ جماعت شکست کھائے گی

وقف لازم

ع ۳ ۱۰/۵

وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ

اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ بلکہ ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے۔ بے شک مجرم گمراہی

وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ

اور دیوانگی میں ہیں۔ جس دن وہ اپنے چہروں کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) آگ کے چھونے کا مزہ چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَ مَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْيَاعَكُمْ

ایک مقررہ اندازہ کے مطابق پیدا فرمایا ہے۔ اور ہمارا حکم یک دم ایسے پورا ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ اور یقیناً ہم تمھارے جیسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَ كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور جو کچھ انھوں نے کیا اعمال ناموں میں (درج) ہے۔ ہر چھوٹا اور بڑا (عمل) لکھ دیا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع

بے شک پرہیزگار باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ عزت والے مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i قمر کا معنٰی ہے:

(الف) سورج (ب) ستارہ (ج) چاند (د) زمین

ii قرآنِ مجید کو آسان بنا دیا گیا ہے:

(الف) نصیحت کے لیے (ب) فقہی بحثوں کے لیے (ج) حفظ کے لیے (د) بلاغتی پہلو سے

iii حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا:

(الف) اہلِ مکّہ کے سامنے (ب) یہودیوں کے سامنے (ج) مسیحیوں کے سامنے (د) اہلِ طائف کے سامنے

iv چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزے کا ذکر ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّجْمِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ میں (ج) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ میں (د) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ میں

v سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کے آخر میں اچھا انجام بیان کیا گیا ہے:

(الف) بنی اسرائیل کا (ب) علما کا (ج) شعرا کا (د) فرماں برداروں کا

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) چاند کے ٹکڑے ہو جانے کے واقعے کو اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

(v) اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو کس کام کے لیے آسان بنا دیا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الْقَمَرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزے عطا فرمائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تین ایسے معجزات تلاش کریں جن کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے۔
- چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، چاند سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ تحقیق کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْقَمَرِ کے تعارف، مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مدنی سورت ہے۔ اس میں اٹھہتر (78) آیات ہیں۔

تعارف:

رحمٰن کا معنیٰ ہے: وہ ذات کہ ہر طرح کی رحمت جس کے ساتھ خاص ہو۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہی صفاتی نام موجود ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ ہے۔

یہ سورت قرآنِ مجید کی حسین ترین سورت ہے، جسے عروس القرآن یعنی قرآنِ مجید کی زینت کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں ایک آیت: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اکتیس (31) مرتبہ دہرائی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ کا مرکزی موضوع "دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ وہ واحد سورت ہے جس میں بیک وقت انسانوں اور جنّات دونوں کو بار بار مخاطب کیا گیا ہے۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ بے شمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس سورت میں قرآنِ مجید کی عظمت، اللہ تعالیٰ کی قدرت، جہنّم اور جنّت کا بیان ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو عدل اور توازن کے ساتھ تخلیق فرمایا ہے۔ ہمیں بھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 7-9)
2. ہمیں اللہ تعالیٰ کی کسی بھی نعمت کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 13)
3. انسان اور جنّات دونوں صاحبِ اختیار مخلوق ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 14)
4. نیکی کا بدلہ تو عمدہ اور اچھا ہی ہوتا ہے۔ (سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ: 60)

سورۃ الرحمٰن مدنی ہے (آیات: ۷۸ / رکوع: ۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ

رحمٰن نے۔ (اپنے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو) قرآن سکھایا۔ اسی نے (اس کامل) انسان کو پیدا کیا۔ (اور) اُنھیں بیان سکھایا۔ سورج اور چاند

بِحُسْبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾

ایک مقررہ حساب سے (چل رہے) ہیں۔ اور بیلیں اور درخت (اللہ کو) سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند فرمایا اور اسی نے ترازو قائم فرمائی۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو قائم کرو اور تول میں کمی نہ کرو۔ اور اسی نے زمین کو مخلوق کے لیے بچھا دیا۔

لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّيْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾

اس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ہیں۔ اور بھوسہ والا غلّہ اور خُوش بُو دار پھول بھی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ

تو (اے گروہِ جن وانس) تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس (اللہ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا۔ اور اس نے

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

جنّات کو پیدا فرمایا آگ کے شُعلے سے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (وہی) دونوں مشرقوں کا ربّ

وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ﴿۱۹﴾

اور (وہی) دونوں مغربوں کا ربّ ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ

ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ دونوں (اپنی) حد سے نہیں بڑھتے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں

مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ۚ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

(سمندروں) سے موتی نکلتے ہیں اور مونگے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جہاز بھی اُسی کے ہیں

فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ﴿۲۴﴾ النصف فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ ع كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا النصف ع ۲۵

جو سمندر میں اُونچے کھڑے ہیں پہاڑوں کی طرح۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے

فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

فنا ہونے والا ہے۔ اور آپ کے ربّ کی ذات باقی رہے گی جو جلال والی اور عزّت والی ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾

جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں وہ ہر آن نئی شان میں ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾

ہم عنقریب تمھاری طرف توجہ فرمائیں گے اے (جن وانس کی) دو بھاری جماعتو! تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

اے گروہِ جن وانس! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ باہر نکل سکو آسمانوں اور زمینوں کے کناروں سے تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ

تم (ہماری عطا کردہ) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تم دونوں پر چھوڑا جائے گا

مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

آگ کا شُعلہ اور دُھواں پھر تم دونوں بچ نہیں سکو گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر جب آسمان

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا

پھٹ جائے گا تو وہ (سُرخ) گلاب ہو جائے گا سُرخ چمڑے کی طرح۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تو اس دن

يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

نہ کسی انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ کسی جن سے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ مجرموں کو پہچان لیا

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾

جائے گا ان (کے چہروں) کی علامتوں سے پھر اُنھیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے۔ وہ چکر لگائیں گے اس (جہنم) کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جو شخص اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لیے دو باغ ہوں گے۔ تو تم دونوں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾

اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (باغ) خوب شاخوں والے ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

وقف لازم الربع ٢

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ

ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں ہر پھل کی

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا

دو دو قسمیں ہوں گی۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔ (جنتی لوگ) ایسے بستروں پر تکیہ لگائے ہوں گے

مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور دونوں باغوں کے پھل قریب (جھک رہے) ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾

ان میں نیچی نگاہ والی (حوریں) ہوں گی جنھیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چُھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾

نیکی کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان دو کے علاوہ دو باغ اور بھی ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں گہرے سبز سیاہی مائل ہیں۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

ان میں دو اُبلتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ (پردہ نشین) ہوں گی۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنھیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا

وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

اور نہ کسی جن نے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔ (جنتی لوگ) تکیہ لگائے (بیٹھے ہوں گے) سبز قالینوں اور نہایت نفیس عمدہ بچھونوں پر۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع ٣

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ آپ کے ربّ کا نام بہت برکت والا ہے جو جلال والا اور عزّت والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i قرآنِ مجید کی زینت کہا جاتا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کو (ب) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کو (ج) سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کو (د) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص کو

ii انسانوں اور جنّوں کو مخاطب کیا گیا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ یٰسٓ میں (ب) سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں (ج) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ میں (د) سُوْرَۃُ الْکَوْثَر میں

iii صاحبِ اختیار مخلوق ہیں:

(الف) جانور اور پرندے (ب) پودے اور بیلیں (ج) آبی جانور (د) انسان اور جنّات

iv سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے:

(الف) الرّحیم (ب) الرّحمٰن (ج) الخالق (د) الغفّار

v سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ میں آیت " فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ " دہرائی گئی ہے:

(الف) تیس بار (ب) اکتیس بار (ج) بتیس بار (د) تینتیس بار

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کی کوئی ایک نمایاں خصوصیت تحریر کیجیے۔

v سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کے مطابق نیکی کا بدلہ کیسا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- کسی مشہور قاری کی آواز میں سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کی تلاوت سنیں۔
- جنّات کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟ تحقیق کیجیے۔
- اپنے اردگرد موجود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کیجیے اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہمارا جسم، ماں باپ، بہن بھائی، کھانا پانی، ہوا، بادل، آسمان، زمین، پودے، پھل اور پھول وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں ہیں جن کا شکر ہم ادا کر ہی نہیں سکتے۔ ایسی بیس نعمتوں کے نام کاپی پر لکھیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کے تعارف، مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مکّی سورت ہے۔ اس میں چھیانوے (96) آیات ہیں۔

تعارف:

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کی پہلی آیت میں "واقعہ" کا لفظ آیا ہے، جس سے مُراد قیامت ہے۔ اسی کے نام پر سورت کا نام سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ رکھا گیا ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس نے ہر رات سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی: 8923)

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کا مرکزی موضوع "قیامت اور آخرت کا بیان" ہے۔

مضامین:

اس سورت میں انتہائی تفصیل کے ساتھ قیامت کے حالات بتائے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ آخرت میں تمام انسان اپنے انجام کے لحاظ سے تین مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا ہوگا جو ایمان اور عملِ صالح کے لحاظ سے اعلیٰ ترین مرتبے کے حامل ہیں۔ دوسرا گروہ ان عام مسلمانوں کا ہوگا جنھیں نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تیسرا گروہ کافروں کا ہوگا جنھیں اعمال نامے اُن کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ پھر ان تینوں گروہوں کو جِن حالات سے واسطہ پیش آئے گا، اس کی ایک جھلک بہت مؤثر انداز میں دکھائی گئی ہے۔

اس کے بعد انسان کو خود اس کے اپنے وجود اور ان نعمتوں کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا شکر بجالا کر اس کی وحدانیت یعنی اس کے ایک ہونے کا اعتراف کرے اور توحید پر ایمان لائے۔

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کے آخر میں قرآنِ مجید کی سچّائی کا بیان فرماتے ہوئے انسان کو اس کی موت کا وقت یاد دلایا گیا ہے۔ آدمی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو نہ تو خود اپنی موت سے چھٹکارا پا سکتا ہے نہ ہی اپنے کسی محبوب کو موت سے بچا سکتا ہے۔ لٰہذا جو پروردگار موت اور زندگی کا مالک ہے، وہی مرنے کے بعد انسان کے انجام کا فیصلہ کرنے کا حق بھی رکھتا ہے۔ انسان کا کام یہ ہے کہ اس کی عظمت کے آگے سر جھکا دے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. قیامت واقع ہو کر رہے گی، قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔(سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ:1-2)
2. جنّت میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی اور اہلِ جنّت کوئی بے کار اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔(سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ:12-40)
3. جہنّم میں ہر طرح کے عذاب ہوں گے اور اہلِ جہنّم پانی، سایہ اور راحت کا کوئی سامان نہیں پائیں گے۔(سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ:41-44)
4. قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا بہت شان والا کلام ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے اور اس کا ادب واحترام بھی کرنا چاہیے، ناپاکی اور بے وضو ہونے کی حالت میں اسے چھونا نہیں چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ:77-80)

اٰیَاتُهَا ۹۶ | (۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۴۶) | رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورۃ الواقعہ مکّی ہے (آیات: ۹۶ / رکوع: ۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی۔ اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ (کسی کو) پست کرنے والی (کسی کو) بلند کرنے والی ہوگی۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

جب زمین ایک سخت زلزلہ سے ہلا دی جائے گی۔ اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔ پھر وہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔

وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾

اور تم لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ تو دائیں ہاتھ والے تو کیا (خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے۔

وَ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾

اور بائیں ہاتھ والے تو کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ اور جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾

وہی (اللہ کے) مقرّب ہیں۔ نعمتوں والے باغات میں (ہوں گے)۔ بہت بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہوگی۔

وقف لازم

وَ قَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِـِٕيۡنَ عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ۝١٦

اور تھوڑے بعد کے لوگوں میں سے۔ (یہ لوگ) سونے کی تاروں سے بنے ہوئے اُونچے تختوں پر۔ تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۝١٧ بِاَكۡوَابٍ وَّ اَبَارِيۡقَ ۙ

ان کے آس پاس ایسے (خدمت گار) لڑکے گھومتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ گلاس اور جگ

وَ كَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَ لَا يُنۡزِفُوۡنَ ۝١٩ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ۝٢٠

اور بہتی شراب کے بھرے ہوئے پیالے لے کر۔ اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ اُن کے ہوش اُڑیں گے۔ اور پھل (لے کر) جو وہ پسند کریں گے۔

وَ لَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ۝٢١ وَ حُوۡرٌ عِيۡنٌ ۝٢٢ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ۝٢٣

اور پرندوں کا گوشت (لے کر) جو ان کا دل چاہے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (ہوں گی)۔ ایسی جیسے چُھپا کر رکھے گئے موتی ہوں۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝٢٤ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّ لَا تَاۡثِيۡمًا ۝٢٥ اِلَّا قِيۡلًا

یہ بدلہ ہوگا ان (نیک) اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس میں نہیں سنیں گے کوئی بے کار بات اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ مگر ایک بات ہوگی

سَلٰمًا سَلٰمًا ۝٢٦ وَ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۝٢٧ فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۝٢٨

سلامتی ہی سلامتی کی۔ اور دائیں ہاتھ والے کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے۔ (وہ ہوں گے) بغیر کانٹوں کی بیریوں میں۔

وَّ طَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۝٢٩ وَّ ظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۝٣٠ وَّ مَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ۝٣١ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ۝٣٢

اور تہ بہ تہ کیلوں (کے درختوں) میں۔ اور لمبے لمبے سایوں میں۔ اور بہتے ہوئے پانی میں۔ اور بہت سے پھلوں میں (لطف اُٹھائیں گے)

لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّ لَا مَمۡنُوۡعَةٍ ۝٣٣ وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ۝٣٤

جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ (ان سے) روکے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں (ہوں گے)۔

اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ۝٣٥ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ۝٣٦ عُرُبًا اَتۡرَابًا ۝٣٧

بے شک ہم نے ان (عورتوں) کو خاص طور پر بنایا ہے۔ تو ہم نے اُنھیں کنواریاں بنایا ہے۔ خوب محبّت کرنے والیاں (اور) ہم عمر۔

ع ۳۸/۱۴ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ۝٣٨ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٣٩ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ۝٤٠

دائیں ہاتھ والوں کے لیے۔ (یہ) بڑا گروہ پہلے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور ایک بڑا گروہ بعد کے لوگوں میں سے ہوگا۔

وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۝٤١ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِيۡمٍ ۝٤٢

اور بائیں ہاتھ والے کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ (جو جہنّم کی) سخت گرم ہَوا اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

وَّ ظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍ ۝٤٣ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيۡمٍ ۝٤٤ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ۝٤٥

اور سیاہ دُھویں کے سائے میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بڑے خوش حال تھے۔

وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝٤٦ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا

اور وہ بھاری گناہ پر اَڑے رہتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹّی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٤٧ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝٤٨ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ۝٤٩

(تو) کیا ہم واقعی پھر زندہ کیے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے بے شک پچھلے اور بعد والے سب۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٥٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝٥١

یقیناً جمع کیے جائیں گے ایک معیّن دن کے مقررہ وقت پر۔ پھر بےشک تم اے گمراہو! جھٹلانے والو!

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝٥٢ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝٥٣

تم ضرور زقّوم کے (کانٹے دار) درخت سے کھانے والے ہو۔ پھر اسی سے پیٹ بھرو گے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝٥٤ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝٥٥ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝٥٦

پھر اِس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ پھر ایسے پیو گے جیسے پیاسے اُونٹ پیتے ہیں۔ یہ بدلہ کے دن اُن لوگوں کی مہمان نوازی ہوگی۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ۝٥٧ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝٥٨ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

ہم نے تم سب کو پیدا فرمایا تو تم (قیامت کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ بھلا یہ بتاؤ جو (نطفہ) تم ٹپکاتے ہو۔ کیا تم اُسے پیدا کرتے ہو یا ہم

الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠ عَلٰۤى اَنْ

پیدا فرمانے والے ہیں؟ ہم نے تمھارے درمیان موت کو مقرر فرمایا ہے اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔ کہ ہم تمھارے جیسی

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦١ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى

(اور مخلوق) بدل کر لے آئیں اور تمھیں ایسی صورت میں بنا دیں جسے تم نہیں جانتے۔ اور یقیناً تم پہلی پیدائش (کی حقیقت) کو خوب جانتے ہو

فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤

تو تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو کچھ تم بوتے ہو۔ کیا تم اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧

اگر ہم چاہیں تو اسے چُورا چُورا کر دیں پھر تم افسوس کرتے رہ جاؤ۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا۔ بلکہ ہم ہیں ہی بد نصیب۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩ لَوْ نَشَآءُ

بھلا تم دیکھو جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اُسے بادل سے اُتارا ہے یا ہم اُتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں

جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝٧١ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ

تو ہم اُسے کھارا بنا دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو آگ تم سُلگاتے ہو۔ کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے

اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟ ہم نے اسے بنایا ہے نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز۔ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اپنے ربّ کے نام کی تسبیح کیجیے

۱۵ ع۲۶ الثالثة

الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ
جو بڑی عظمت والا ہے۔ تو مجھے قسم ہے ستاروں کے چھپنے کی جگہوں کی۔ اور اگر تم سمجھو تو بے شک یہ بہت بڑی قسم ہے۔ بے شک یہ بہت عظمت والا

كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾
قرآن ہے۔ (جو) ایک محفوظ کتاب میں (لکھا ہوا ہے)۔ اس کو وہی لوگ چُھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔ (یہ) تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْ لَآ
کیا پھر بھی اس کلام سے تم لا پروائی کرتے ہو؟ اور تم نے (اسی بات کو) اپنا حصّہ بنالیا ہے کہ تم (اسے) جھٹلاتے ہو۔ پھر کیوں نہیں (روح کو لوٹا دیتے)

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ
جب وہ حلق تک آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو؟ اور ہم تم سے زیادہ اس (مرنے والے) کے قریب ہوتے ہیں

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْ لَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
مگر تم نہیں دیکھتے۔ پھر (ایسا) کیوں نہیں (کرتے کہ) اگر تم کسی کے زیرِ اثر نہیں ہو۔ (تو) اس (رُوح) کو واپس لے آؤ اگر تم سچّے ہو۔

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ
پھر اگر وہ (مرنے والا) ہو مقرّب بندوں میں سے۔ تو (اس کے لیے) آرام اور خُوش بُو اور نعمتوں والی جنّت ہے۔ اور اگر وہ ہو

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ
دائیں ہاتھ والوں میں سے۔ تو (کہا جائے گا) تمھارے لیے سلامتی ہے (کہ تم) دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ اور اگر وہ ہو

مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾
جھٹلانے والے گمراہوں میں سے۔ تو (اس کے لیے) مہمان نوازی ہے کھولتے ہوئے پانی سے۔ اور (اس کا انجام) جہنم میں داخل کیا جانا ہے۔

۳ ع۲۲

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾
بے شک (جو بیان ہوا) یہ یقینی حق ہے۔ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اپنے ربّ کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ میں واقعہ سے مراد ہے:

(الف) ایک تاریخی واقعہ (ب) ایک قرآنی واقعہ (ج) ایک سبق آموز واقعہ (د) قیامت

(ii) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کے مطابق قیامت کے دن انسانوں کو تقسیم کیا جائے گا:

(الف) تین گروہوں میں (ب) چار گروہوں میں (ج) پانچ گروہوں میں (د) چھے گروہوں میں

(iii) یہ سورت پڑھنے والا فاقہ کا شکار نہیں ہوتا:

(الف) سُوْرَۃُ الْقَمَرِ (ب) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ (ج) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ (د) سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ

(iv) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں:

(الف) تفصیل کے ساتھ (ب) مختصر طور پر (ج) سرسری طور پر (د) تینوں طرح

(v) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کے آخر میں سچائی کا بیان ہے:

(الف) علماء کی (ب) حاکمِ وقت کی (ج) قرآنِ مجید کی (د) فرشتوں کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کی فضیلت میں ایک حدیث نبوی تحریر کیجیے۔

(v) جنّت والے جنّت میں کیا نہیں سنیں گے؟

3 سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ پر تعارف، پس منظر اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قرآن مجید کی پانچ ایسی سورتوں کے نام لکھیں جن میں قیامت کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔
- پانچ ایسے اعمال لکھیں جن کے ذریعہ قیامت کے دن کامیاب ہوا جاسکتا ہے۔
- سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کی تلاوت کا رات سونے سے قبل خصوصی اہتمام کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مکّی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات ہیں۔

تعارف:

عربی زبان میں مُلْك کا معنیٰ ہے: بادشاہی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ کائنات کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُلْكِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اس کے بارے حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآنِ مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ (سنن ترمذی: 2891)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ اور سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کی تلاوت نہ فرما لیتے۔ (سنن ترمذی: 2892)

حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب کو روکنے والی اور عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچالے گی۔ (سنن ترمذی: 2890)

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کا مرکزی موضوع "توحید، رسالت اور آخرت" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ میں بتایا گیا ہے کہ یہ دنیا ایک دن اپنی انتہا کو پہنچے گی۔ جن لوگوں نے اس کے اندر بالکل اندھے بہرے بن کر زندگی گزاری وہ جہنّم میں جھونک دیے جائیں گے اور جنھوں نے اپنی عقل و فہم سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، وہ اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں گے۔

اس سورت میں کائنات کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا بیان ہے۔ کفر کے ہولناک نتائج سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نافرمان بندوں کو دنیا اور آخرت میں سزا دینے پر قادر ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. زندگی کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا امتحان لے کر واضح کیا جائے کہ کون بہتر اعمال کرنے والا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْمُلْكِ:2)
2. اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔ ہمارے سینوں میں چھپے ہوئے راز بھی اس کے علم میں ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْمُلْكِ:14-13)
3. ہمیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں رہنا چاہیے، جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْمُلْكِ:18-16)
4. قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہمیں قیامت کے دن کامیاب ہونے کی تیاری کرنی چاہیے۔ (سُوْرَۃُ الْمُلْكِ:26)

اٰيَاتُهَا ۳۰ | (۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) | رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ الملک مکی ہے (آیات: ۳۰ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ۝١

بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے دستِ (قدرت) میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۝٢

جس نے موت اور زندگی اس لیے پیدا فرمائی تا کہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے اور وہ بہت غالب بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ

وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو)

هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

کیا تمھیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمھاری طرف ناکام

وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ۝٤ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

پلٹ آئے گی۔ اور یقیناً ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے زینت دی

وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾
اور اُنھیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔
وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾
اور جنھوں نے اپنے ربّ کا انکار کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط
جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے (تو) اس کی خوف ناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ (ایسا لگے گا کہ) وہ غصّہ سے پھٹ پڑے گی
كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾
جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا (تو) اس کے نگران ان سے پوچھیں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟
قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ
وہ کہیں گے کیوں نہیں یقیناً ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا تو ہم نے (اسے) جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾
تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم جہنم والوں میں نہ ہوتے۔
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ج فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
تو وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے تو جہنم والوں کے لیے (اللہ کی رحمت سے) دُوری ہے۔ بے شک جو لوگ بغیر دیکھے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ط اِنَّهٗ
اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور تم لوگ اپنی بات چھپاؤ یا اسے زور سے کہو (اللہ کو علم ہے) بے شک وہ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ ع
سینوں کے رازوں کو (بھی) خوب جاننے والا ہے۔ بھلا وہی نہیں جانے گا جس نے پیدا فرمایا ہے اور وہ نہایت باریک بین (ہر چیز سے) خوب باخبر ہے۔ وہی (اللہ) ہے
لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ط وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾
جس نے تمھارے لیے زمین کو نرم (تابع) بنایا تو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اُس کے (دیے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور اُسی کی طرف (قبروں سے) اُٹھ کر جانا ہے۔
ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ
کیا تم اُس سے بےخوف ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے تو اچانک وہ لرزنے لگے۔ کیا تم بےخوف ہو
مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ط فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾
اُس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہَوا بھیج دے تو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟

وقف لازم / اتفاق
وقف غفران
وقف منزل

وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝١٨ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

اور یقیناً جو لوگ اِن سے پہلے تھے انھوں نے (بھی) جھٹلایا تھا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا

صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝١٩

پَروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے اُنھیں رحمٰن کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بے شک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ۝٢٠

بھلا وہ تمھارا کون سا لشکر ہے جو تمھاری مدد کرے رحمٰن کے سوا کافر تو ہیں ہی دھوکا میں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ۝٢١

بھلا ایسا کون ہے جو تمھیں رزق دے اگر وہ (اللہ) اپنا رزق روک لے بلکہ وہ سرکشی اور (حق سے) نفرت میں اَڑے ہوئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٢

بھلا وہ شخص جو مُنھ کے بَل اَوندھا چل رہا ہے (وہ) زیادہ ہدایت والا ہے یا وہ جو سیدھے راستہ پر صحیح چل رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٢٣

آپ فرما دیجیے وہی تو ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا اور تمھارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٢٤ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

آپ فرما دیجیے وہی تو ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمھیں جمع کیا جائے گا۔ اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢٦

اگر تم سچّے ہو؟ آپ فرما دیجیے بے شک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝٢٧

پھر جب وہ اسے قریب آتا دیکھ لیں گے (تو) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہ ہے وہ چیز جسے تم مانگا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

آپ فرما دیجیے بھلا تم دیکھو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کون ہے جو کافروں کو بچائے گا

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٨ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

دردناک عذاب سے؟ آپ فرما دیجیے وہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسا کیا تو تم عنقریب جان لو گے

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا

کون کھلی گمراہی میں ہے؟ آپ فرما دیجیے بھلا تم دیکھو اگر تمھارا پانی زمین میں بہت نیچے اُتر (کر خشک ہو) جائے تو کون ہے جو تمھیں (زمین پر)

ع ۲

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝۳۰

بہتا ہوا پانی لا کر دے؟

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) مُلک کا معنیٰ ہے:

(الف) ستارہ (ب) آسمان (ج) بادشاہت (د) بادل

(ii) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 20 (ب) 30 (ج) 40 (د) 50

(iii) حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق عذاب کو روکنے والی سورت ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْمُلْكِ (ب) سُوْرَةُ الْقَلَمِ (ج) سُوْرَةُ الْحَاۗقَّةِ (د) سُوْرَةُ النَّجْمِ

(iv) قیامت کے آنے کا یقینی علم ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کو (ب) فرشتوں کو (ج) انبیاءِ کرام علیہم السلام کو (د) جنّات کو

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سونے سے پہلے سے سُوْرَةُ الْمُلْكِ کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے:

(الف) سورۃ السجدۃ کی (ب) سورۃ الرحمٰن کی (ج) سورۃ یوسف کی (د) سورۃ المائدۃ کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَةُ الْمُلْكِ کی فضیلت تحریر کیجیے۔

(v) سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الْمُلْكِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کی تلاوت کی عادت بنائیں۔ خاص طور پر رات کو سونے سے پہلے سُوْرَۃُ الْمُلْكِ پڑھنے کا اہتمام کیجیے۔
- رات کو تاروں بھرے آسمان کا مشاہدہ کیجیے اور اس منظر کو دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ کی قدرت آپ کے ذہن میں آتی ہے وہ اپنے گھر والوں سے بیان کیجیے۔ یہ مشاہدہ آپ کی ذہانت میں اضافہ کرے گا۔
- سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کی فضیلت کا چارٹ بنائیں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مکّی سورت ہے۔اس میں باون(52)آیات ہیں۔

تعارف:

اس سورت کی پہلی آیت میں قلم کی قسم بیان کی گئی ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْقَلَمِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ کا مرکزی موضوع "حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت اور دشمنوں کے انجام کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ کے شروع میں قلم کی قسم 'ذکر' فرما کر علم کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا نہایت بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے خود جواب دیا ہے۔مکّہ مکرّمہ کے مشرک سردار آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دین کی تبلیغ سے روکنا چاہتے تھے۔اس سورت میں ان سرداروں کی بُرائیاں بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں میں ایسی بُرائیاں موجود ہوں ان سے بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔جو لوگ بھی ایسے کرداروں کے پیچھے چلیں گے ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

اس سورت میں باغ والوں کا واقعہ بیان ہوا ہے جنھوں نے کنجوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔ ان لوگوں کے آخرت کے انجام کا بیان ہے۔

اس سورت کے آخر میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دل جوئی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. قلم، سیاہی اور کتاب علم کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ہمیں ان کی عزّت کرنی چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْقَلَمِ:1)
2. حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔(سُوْرَۃُ الْقَلَمِ:4)
3. حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بے ادبی دنیا اور آخرت میں تباہ کر دیتی ہے۔(سُوْرَۃُ الْقَلَمِ:8-13)
4. ہمیں کسی کام کا ارادہ کرتے ہوئے ان شاءاللہ ضرور کہنا چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْقَلَمِ:17)
5. کنجوسی کی وجہ سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔(سُوْرَۃُ الْقَلَمِ:17-20)

(۶۸) سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَکِّیَّۃٌ (۲)

اٰیَاتُھَا ۵۲ | رُکُوْعَاتُھَا ۲

سورۃ القلم مکّی ہے (آیات: ۵۲ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَکَ

نٓ۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔(اے محبوب خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) اپنے ربّ کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں۔ اور بے شک آپ کے لیے

لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾

کبھی نہ ختم ہونے والا اَجر ہے۔ اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔ تو عنقریب آپ (بھی) دیکھیں گے اور وہ (کافر بھی) دیکھ لیں گے۔

بِاَیِّیْکُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۠

کہ تم میں سے کون مجنون ہے؟ بے شک آپ کا ربّ خوب جانتا ہے اسے جو اس کے راستہ سے بھٹک گیا

وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ

اور وہ (ان کو بھی) خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو آپ جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں۔ وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ آپ نرمی اختیار کریں

فَیُدْھِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِیْنٍ ۙ﴿۱۰﴾

تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اور آپ بات نہ مانیں کسی ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا بہت گھٹیا ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ

(جو) بڑا ہی عیب نکالنے والا چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا سخت گناہ گار ہے۔ بدمزاج

بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿١٤﴾

اس کے علاوہ بد اصل بھی ہے۔(وہ سرکش) اس لیے ہے کہ وہ بڑا مال دار اور اولاد والا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾

جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں (تو) کہتا ہے کہ یہ (تو) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا

بے شک ہم نے اُنھیں (اسی طرح) آزمایا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انھوں نے قسم کھائی تھی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ لَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾

کہ ہم صبح ہوتے ہی ضرور اس (باغ) کا پھل توڑ لیں گے۔ اور استثناء نہیں کیا (ان شاءاللہ نہ کہا)۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾

تو (رات کے وقت) اس (باغ) پر ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا آپ کے ربّ کی طرف سے جب کہ وہ سو رہے تھے۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾

تو (صبح کو) وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گیا۔ پھر صبح ہوتے ہی وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾

کہ صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چل پڑو اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو۔ تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے یہ کہتے جاتے تھے۔

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّ غَدَوْا

کہ آج تمھارے پاس اس (باغ) میں ہرگز کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے۔ اور وہ صبح سویرے (یہ سمجھتے ہوئے) نکل پڑے

عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾

کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں۔ تو جب انھوں نے اس (ویران باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یقیناً ہم ضرور (راستہ) بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

(جب غور سے دیکھا تو پکار اُٹھے) بلکہ ہم تو محروم ہو گئے ہیں۔ اُن میں جو سب سے بہتر تھا اُس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟۔ (تب) وہ کہنے لگے ہمارا ربّ پاک ہے بےشک ہم ہی ظالم تھے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ انھوں نے کہا ہائے افسوس ہم پر! بے شک ہم ہی سرکش تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾

امید ہے کہ ہمارا ربّ اس (باغ) کے بدلہ میں ہمیں اس سے بہتر عطا فرمائے بے شک ہم اپنے ربّ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع

١ع ١٣ وقف لازم

اسی طرح عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ ط

بے شک پرہیز گاروں کے لیے ان کے ربّ کے پاس نعمتوں والے باغات ہیں۔ تو کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟

مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾ ج اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ لا

تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم (یہ) پڑھتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ ج اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ لا

کہ اس میں تمھارے لیے وہ کچھ (لکھا) ہے جو تم پسند کرتے ہو۔ یا تمھارے لیے ہمارے ذمہ کچھ قسمیں ہیں جو قیامت تک باقی رہنے والی ہیں

اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ ج سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ ج اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ ج

۵م ع

کہ تمھارے لیے وہ کچھ ہوگا جس کا تم فیصلہ کرو گے۔ ان سے پوچھیے کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے؟ یا ان کے اور (بھی) شریک ہیں؟

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچّے ہیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور اُنھیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ لا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط وَ قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلّت چھا رہی ہوگی اور حالاں کہ وہ (دنیا میں) سجدے کے لیے بلائے جاتے تھے

وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَ مَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ط سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

اور جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔ تو آپ مجھے اور اُسے چھوڑ دیں جو اس کلام کو جھٹلا رہا ہے ہم اُنھیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف) لے جائیں گے

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ لا وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾

اس طرح کہ اُنھیں معلوم بھی نہیں ہوگا۔ اور میں اُنھیں مہلت دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ ج اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾

کیا آپ ان سے کوئی اجر مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ (جسے) وہ لکھ رہے ہیں۔

وقفِ لازم

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى

توآپ اپنے ربّ کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) مچھلی والے (یونس علیہ السّلام) کی طرح نہ ہوجائیے جب انھوں نے (اللہ کو) پکارا تھا

وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ ؕ لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ

اس حال میں کہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔ اگر اُنھیں نہ سنبھالا ہوتا ان کے ربّ کے فضل نے تو وہ یقیناً چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے

وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

اس حال میں کہ وہ الزام دیے ہوئے ہوتے۔ پھران کے ربّ نے اُنھیں چُن لیا تو اُنھیں (قرب خاص کے ساتھ) صالحین میں شامل فرمالیا۔

وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا (ایسا لگتا ہے) کہ وہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) کو اپنی (تیز) نگاہوں سے پھسلا دیں جب وہ قرآن کو سنتے ہیں

وقفِ لازم — الربع — ع ۲

وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ ۘ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ع

اور وہ کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو مجنون ہے۔ حالاں کہ وہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے:

(الف) دوات کی (ب) تختی کی (ج) سیاہی کی (د) قلم کی

ii) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کے مطابق نعمت چھین لی جاتی ہے:

(الف) فضول خرچی کی وجہ (ب) سُستی کی وجہ سے (ج) کنجوسی کی وجہ سے (د) زیادہ سونے کی وجہ سے

iii) کسی بھی کام کا ارادہ کرتے ہوئے کہنا چاہیے:

(الف) ان شاء اللہ (ب) ما شاء اللہ (ج) سُبْحَانَ اللّٰہِ (د) جزاك اللہ خیرا

iv) سُوْرَةُ الْقَلَمِ میں واقعہ بیان ہوا ہے:

(الف) ھاروت اور ماروت کا (ب) باغ والوں کا (ج) غار والوں کا (د) ہابیل و قابیل کا

v) سُوْرَةُ الْقَلَمِ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کو تلقین کی گئی ہے:

(الف) صبر کی (ب) حج کی (ج) قربانی کی (د) جہاد کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَةُ الْقَلَمِ میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

(v) سُوْرَةُ الْقَلَمِ کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

3 سُوْرَةُ الْقَلَمِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قلم کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ علم کی عظمت کی طرف اشارہ فرماتے ہیں، تحقیق کیجیے کہ اسلام میں علم کا کیا مقام ہے؟
- سیرتِ طیّبہ کی کتابوں سے مطالعہ کریں کہ بچّوں کے ساتھ حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کیسے تھے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَةُ الْقَلَمِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ مکّی سورت ہے۔اس میں باون (52) آیات ہیں۔

تعارف:

حاقّہ کا معنٰی ہے: وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے جس کا تذکرہ اس سورت میں آیا ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ کا مرکزی موضوع "قیامت و آخرت کے مناظر اور قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کے معیار کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ کے شروع میں آخرت کا انکار کرنے والی پچھلی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان ہوا ہے۔ قومِ ثمود کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ خوف ناک آواز سے ہلاک کیے گئے، جب کہ قومِ عاد پر آندھی کا عذاب بھیجا گیا۔ قومِ لوط کی بستی کو الٹا دیا گیا اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا گیا۔

پھر قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صُور پھونکتے ہی زمین و آسمان پر عظیم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جن لوگوں کو اس دن نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ نعمتوں بھری جنّت میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنّم میں ہوں گے۔

اس سورت میں قرآنِ مجید کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والا کلام ہے جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ربُّ العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اس سورت کے مطابق قرآنِ مجید متّقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. قیامت کے دن ہمارے تمام راز ظاہر کر دیے جائیں گے۔ (سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ:18)
2. قیامت کے دن کامیاب ہونے والوں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں اور ناکام ہونے والوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ:19-25)
3. اللہ تعالیٰ پر یقین نہ رکھنے والے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دلانے والے کا قیامت کے دن کوئی ساتھی نہ ہو گا۔ (سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ:33-35)
4. قرآنِ مجید متّقی لوگوں کے لیے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لیے حسرت ہے۔ (سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ:48)

رُكُوعَاتُهَا ۲ | (٦٩) سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ (٧٨) | اٰيَاتُهَا ۵۲

سورۃ الحاقۃ مکّی ہے (آیات: ۵۲ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾

یقیناً واقع ہونے والی۔ یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟ اور آپ کو کیا معلوم یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾

ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ تو بہر حال (قومِ) ثمود تو خوف ناک آواز سے ہلاک کیے گئے۔

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

اور رہے (قومِ) عاد تو وہ ہلاک کیے گئے (ایسی) تیز آندھی سے جو انتہائی سرد (اور) بے قابو تھی۔ (اللہ نے) اس (آندھی) کو ان پر مسلّط رکھا

سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ

سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار پس (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت موجود ہوتا تو) دیکھتا کہ وہ لوگ وہاں اس طرح گرے ہوئے پڑے تھے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ

جیسے کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ تو کیا تُو ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ اور فرعون

وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اوراس سے پہلے لوگوں نے اور (لوط علیہ السّلام کی) اُلٹی ہوئی بستیوں (کے لوگوں) نے بھی بڑی خطائیں کی تھیں۔ پس انھوں نے اپنے ربّ کے رسول کی نافرمانی کی

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝۱۱

تو (اللہ نے) اُنھیں بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ جب پانی طغیانی پر آیا (تو) ہم نے تمھیں سوار کر دیا کشتی میں۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ

تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمھارے لیے نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے (سن کر) یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں

نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴

ایک بار پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔

وَّ الْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آپ کے ربّ کے عرش کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے آٹھ (فرشتے)۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

اس دن تم (حساب کے لیے) پیش کیے جاؤ گے تمھاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝۱۹ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝۲۰

تو وہ (خوش ہو کر) کہے گا لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ بے شک مجھے میرا حساب ملنا ہے۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ عالی شان جنّت میں۔ جس کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو

هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ

ان (اعمال) کے بدلہ جو تم آگے بھیج چکے ہو گذشتہ (زندگی کے) ایام میں۔ اور رہا وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝۲۵ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷

تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا گیا ہوتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! وہی (موت میرا) کام تمام کر چکی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝۲۸ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝۲۹ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝۳۰ ثُمَّ

(آج) میرے کچھ بھی کام نہ آیا میرا مال۔ میری سلطنت مجھ سے جاتی رہی۔ (حکم ہوگا کہ) اِسے پکڑو اور اِسے (گلے میں) طوق پہنا دو۔ پھر

الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

اِسے جہنم میں ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اسے جکڑ دو۔ بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾

رکھتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا تھا۔ تو آج یہاں اس کا کوئی گرم جوش دوست نہیں ہے۔

ع ١ ٣٧ ٥ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾

اور نہ کوئی کھانا ہے سوائے پیپ کے۔ جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ تو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

اور جنھیں تم نہیں دیکھتے۔ بے شک یہ (قرآن) یقیناً ایک معزز رسول کا قول ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (مگر) تم بہت ہی کم ایمان لاتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾

اور نہ ہی (یہ) کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (یہ) تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

اور اگر (بالفرض) وہ کوئی بات گھڑ کر ہم پر کہہ دیتے۔ تو یقیناً ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ

مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اِس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ (قرآن) تو پرہیز گاروں کے لیے ضرور نصیحت ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

اور یقیناً ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بے شک یہ (جھٹلانا) کافروں کے لیے حسرت (کا سبب) ہے۔

ع ٢ ١٥ ٦ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

اور بے شک یہ (قرآن) یقینی حق ہے۔ تو آپ تسبیح کیجیے اپنے ربّ کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ میں حاقّہ سے مراد ہے:

(الف) عورت　(ب) قیامت　(ج) موت　(د) تجارت

(ii) قومِ عاد پر عذاب بھیجا گیا:

(الف) آندھی کا (ب) زلزلے کا (ج) سیلاب کا (د) خوف ناک آواز کا

(iii) جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جائیں گے:

(الف) جنّت میں (ب) جہنّم میں (ج) اعراف میں (د) عالمِ برزخ میں

(iv) قیامت کے دن زمین و آسمان میں تبدیلیاں رونما ہوں گی:

(الف) حساب و کتاب کے بعد (ب) میزان لگتے ہی (ج) جنّت اور جہنم کا فیصلہ ہوتے ہی (د) صور پھونکتے ہی

(v) آلِ فرعون کا کیا انجام ہوا:

(الف) بستی الٹ دی گئی (ب) غرق کر دیا گیا (ج) چہرے مسخ کر دیے گئے (د) آندھی کا شکار ہوئے

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) قیامت کے دن کس کا کوئی ساتھی نہیں ہوگا؟

(v) سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ میں قیامت کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اپنا جائزہ لیجیے اور اپنے ایک دن کے تمام اچھے کاموں کی فہرست بنائیں۔
- اس سورت میں جن چار قوموں کا ذکر آیا ہے، ان کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ مکّی سورت ہے۔ اس میں چوالیس (44) آیات ہیں۔

تعارف:

معارج کا معنیٰ ہے: سیڑھیاں۔ اس سورت میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ ہے۔ سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کا مرکزی موضوع "قیامت، جنّت اور دوزخ کے احوال کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کے شروع میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہے۔ اہلِ جہنّم کے جرائم اور اہلِ جنّت کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت میں اہلِ جنّت کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں:

- نماز قائم کرنا
- قیامت پر یقین رکھنا
- اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا
- امانتوں کی حفاظت کرنا
- گواہی پر قائم رہنا

اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کی بدحالی کا بیان ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. جب اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے تو کوئی اسے ٹال نہیں سکتا۔ (سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ: 1-2)
2. قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ایک بہت طویل دن ہوگا۔ (سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ: 4)
3. لوگ قیامت کو دُور سمجھتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے۔ (سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ: 6-7)
4. حقیقت کو نہ ماننا، مال جمع کرنا، بے صبری کرنا اور کنجوسی کرنا جہنّم میں لے جانے کے اسباب ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ: 17-21)

سورۃ المعارج مکّی ہے (آیات: ۴۴ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ ﴿۲﴾

ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا اس عذاب کے بارے میں جو واقع ہونے والا ہے۔ (یعنی) کافروں پر اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِؕ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ

اس اللہ کی طرف سے (واقع ہوگا) جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السّلام) اس کی طرف چڑھتے ہیں (اور وہ عذاب ایسے) دن میں

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًاۙ ﴿۶﴾

(ہوگا) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پس آپ صبر کریں بہترین صبر۔ بے شک وہ لوگ اُس (قیامت) کو دُور دیکھتے ہیں۔

وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًاؕ ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِۙ ﴿۸﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِۙ ﴿۹﴾

اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ (دُھنکی ہوئی) رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَ لَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًاۚۖ ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِیْ

اور کوئی پکا دوست کسی گہرے دوست کو نہیں پوچھے گا۔ (حالاں کہ) وہ ایک دوسرے کو دکھا دیے جائیں گے (اُس دن) مجرم چاہے گا کہ کاش وہ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِۙ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِۙ ﴿۱۲﴾ وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِيْهِۙ ﴿۱۳﴾

اس دن عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔

وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًاۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِۙ ﴿۱۴﴾ كَلَّاؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ ﴿۱۵﴾

اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب (فدیہ میں دے دے) پھر اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىۚۖ ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰىۙ ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

جو کھال تک اُتار دینے والی ہے۔ وہ پکارے گی اس شخص کو جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور مُنہ موڑ لیا۔ اور (مال) جمع کیا پھر اسے سنبھال کر رکھا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًاۙ ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًاۙ ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًاۙ ﴿۲۱﴾

بے شک انسان بہت کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔ اور جب خوش حالی ملتی ہے تو کنجوس بن جاتا ہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَۙ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَۙ ﴿۲۳﴾ وَ الَّذِيْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ

سوائے (ان کے جو) نماز ادا کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کے مالوں میں

حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝۲۴ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۝۲۵ وَ الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۲۶

ایک مقرر حصّہ ہے۔ مانگنے والے اور محروم کا۔ اور وہ لوگ جو تصدیق کرتے ہیں بدلہ کے دن کی۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۲۷ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝۲۸

اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے ربّ کا عذاب ایسا نہیں جس سے بےخوف ہوا جائے۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۲۹ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۳۰ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۳۱ وَ الَّذِيْنَ هُمْ

تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پھر جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۳۲ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝۳۳ وَ الَّذِيْنَ هُمْ

اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

ع ۱ ۳۵ ۷ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۳۴ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝۳۵ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز ہوں گے۔ تو کافروں کو کیا ہوگیا ہے

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝۳۶ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝۳۷ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔ دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے گروہ کے گروہ۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے

اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝۳۸ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۹ فَلَآ اُقْسِمُ

کہ داخل کردیا جائے گا نعمتوں والی جنّت میں؟۔ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا!) بے شک ہم نے اُنھیں پیدا فرمایا اس چیز سے جسے وہ جانتے ہیں۔ تو مجھے قسم ہے

بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝۴۰ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا

مشرقوں اور مغربوں کے ربّ کی (کہ) بے شک ہم ضرور قادر ہیں۔ اس (بات) پر کہ ہم بدل لائیں ان سے بہتر (مخلوق) اور ہم

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝۴۱ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ

(اس سے) عاجز نہیں ہیں۔ تو آپ اُنھیں چھوڑ دیجیے وہ بےکار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کودیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا

يُوْعَدُوْنَ ۝۴۲ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝۴۳

ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے جیسا کہ وہ (مقرر کی گئی) نشانی کی طرف دوڑے جارہے ہوں۔

ع ۲ ۹ ۸ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝۴۴

ان کی آنکھیں جُھکی ہوں گی ان پر ذلّت چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i معارج کا معنیٰ ہے:

(الف) چھت (ب) آسمان (ج) بادل (د) سیڑھیاں

ii ہمیں ضرورت منداور محروم لوگوں کے لیے حصہ رکھنا چاہیے:

(الف) اپنے مال میں (ب) اپنے کھانے میں (ج) اپنی جائیداد میں (د) تینوں میں

iii قیامت کا ایک دن برابر ہوگا:

(الف) ایک سال کے (ب) ایک صدی کے (ج) پچاس ہزار سال کے (د) ایک لاکھ سال کے

iv سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ میں احوال بیان کیے گئے ہیں:

(الف) دنیا کے (ب) قبر کے (ج) قیامت کے (د) بازار کے

v سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ میں آسمان کو سیڑھی قرار دیا گیا ہے:

(الف) انسانوں کی (ب) فرشتوں کی (ج) جنّات کی (د) انبیائے کرام علیہم السّلام کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ میں اہلِ جنّت کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

v سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کے آخر میں کس کی بدحالی کا بیان ہے؟

3 سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃ اور سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ میں قیامت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ میں اہلِ جنّت کی جو صفات بیان ہوئی ہیں انھیں اپنانے کی کوشش کیجیے۔
- اہلِ علم سے پوچھیں کہ قیامت کے قریب ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ نُوْح

سُوْرَۃُ نُوْح مکّی سورت ہے۔ اس میں اٹھائیس (28) آیات ہیں۔

تعارف:

حضرت نُوح علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم پیغمبر تھے۔ سُوْرَۃُ نُوْح میں انھی کے حالات کا بیان ہوا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ نُوْح ہے۔

سُوْرَۃُ نُوْح کا مرکزی موضوع "حضرت نُوح علیہ السّلام کی زندگی کا بیان" ہے۔

مضامین:

حضرت نُوح علیہ السّلام نے نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔ انھوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے افراد کو اکیلے اکیلے بھی سمجھایا اور مجمع میں بھی۔ دن میں بھی سمجھایا اور رات میں بھی، لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ قوم نے آپ علیہ السّلام کی دعوت سن کر انگلیاں کانوں میں ڈال لیں۔ آپ علیہ السّلام کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں اور مذاق اُڑایا۔

حضرت نُوح علیہ السّلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین کی اور انھیں استغفار کی برکات بھی بتائیں، لیکن قوم شرک سے باز نہ آئی۔ قوم کی مسلسل نافرمانی اور ان کے عذاب طلب کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کافر قوم کو انجام تک پہنچانے کا ارادہ فرما لیا پھر حضرت نُوح علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ علیہ السّلام کی قوم میں سے مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور آپ علیہ السّلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔

جب کافروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نُوح علیہ السّلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں، ایمان والوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین سے پانی نکلنے لگا اور آسمان سے پانی برسنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی طوفان بن گیا اور پہاڑ جیسی موجیں اٹھنے لگیں۔

جب طوفان کے اختتام کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو اپنا پانی نگلنے کا حکم دیا اور آسمان کو پانی برسانے سے روکا۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے طوفان تھم گیا اور طوفان کا پانی خشک ہو گیا۔ حضرت نُوح علیہ السّلام کی کشتی ایک

پہاڑ "جودی" پر جاکر رک گئی۔ کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔

سُوْرَۃُ نُوْحٍ میں حضرت نُوح علیہ السّلام کی دعوت کے مراحل، ان کے طویل صبر و انتظار اور بالآخر ان کی قوم کے عذاب میں مبتلا ہونے کا واقعہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ مقصود اس سے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قوم کے سامنے ایک ایسا آئینہ رکھ دینا ہے جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے صبر و انتظار کے کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نُوح علیہ السّلام کو ان کے صبر کی وجہ سے اپنی مدد عطا فرمائی تھی۔

عِلمی و عَمَلی نِکات:

1. اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے والے کے نہ صرف گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے بلکہ دنیا میں بھی خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ نُوْحٍ: 10-12)
2. ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ نُوْحٍ: 28)

اٰیَاتُہَا ۲۸ | (۷۱) سُوْرَۃُ نُوْحٍ مَّکِّیَّۃٌ (۷۱) | رُکُوْعَاتُہَا ۲

سورۂ نوح مکّی ہے (آیات: ۲۸ / رکوع: ۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ

بے شک ہم نے نوح (علیہ السّلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ آپ اپنی قوم کو ڈرائیں اس سے پہلے کہ اُن پر دردناک عذاب

اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲﴾ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ

آجائے۔ (نوح علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم! بے شک میں تمھارے لیے واضح ڈرانے والا ہوں۔ یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو

وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۳﴾ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ

اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں مقررہ وقت تک مہلت

وقف لازم

مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

عطا فرمائے گا بے شک جب اللہ کا (مقرر) وقت آجائے تو تاخیر نہیں کی جاتی کاش کہ تم جانتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ

(نوح علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات اور دن دعوت دی۔ لیکن میری دعوت نے ان کے لیے اضافہ نہ کیا

اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

سوائے بھاگنے کے۔ اور بے شک جب بھی میں نے اُنھیں دعوت دی تاکہ تُو اُنھیں بخشے تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں

وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾

اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لیے اور وہ اَڑے رہے اور بہت تکبّر کیا۔ پھر بے شک میں نے اُنھیں بلند آواز سے دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ

پھر بے شک میں نے اُنھیں علانیہ (بھی) سمجھایا اور میں نے اُنھیں چپکے چپکے بھی سمجھایا۔ تو میں نے کہا تم اپنے ربّ سے مغفرت مانگو

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ

بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا۔ اور وہ مال اور اولاد کے ذریعے تمھاری مدد فرمائے گا

وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾

اور تمھارے لیے باغات اُگائے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری فرمائے گا۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔

وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾

حالاں کہ اس نے تمھیں مختلف حالتوں سے (گزار کر) پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے پیدا فرمائے۔

وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اور اس (اللہ) نے ان میں چاند کو روشن فرمایا اور اس نے سورج کو چراغ بنایا۔ اور اللہ نے تمھیں زمین سے سبزے کی طرح (خاص اہتمام سے)

نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ

پیدا فرمایا۔ پھر وہ تمھیں اسی (زمین) میں واپس لے جائے گا اور تمھیں (اسی زمین سے دوبارہ) باہر نکالے گا۔ اور اللہ نے تمھارے لیے

الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ

زمین کو فرش بنایا۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو۔ نوح (علیہ السّلام) نے عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک انھوں نے میری نافرمانی کی

وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾

اور ان (سرداروں) کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے خسارے ہی میں اضافہ کیا۔ اور انھوں نے بڑی بڑی چالیں چلیں۔

ع

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ

اور وہ کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ وَد اور سُواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث اور یعوق

وَ نَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

اورنسرکو (چھوڑنا)۔ اور یقیناً انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور (اے اللہ!) تُو بھی ان ظالموں کے لیے سوائے گمراہی کے (کسی اور چیز میں) اضافہ نہ کر۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے پھر اُنھیں آگ میں داخل کیا گیا تو انھوں نے اپنے لیے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پایا۔

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

اور نوح (علیہ السّلام) نے عرض کیا اے میرے ربّ! زمین پر باقی نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔ بے شک اگر تُو نے اُنھیں چھوڑ دیا

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ

تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور وہ بدکار سخت کافر کو ہی جنم دیں گے۔ اے میرے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے

وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور (سب) مومن مردوں اور (سب) مومن عورتوں کو بھی

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔

۸۰ ع ۲
النصف

نوٹ:

سُوْرَۃُ نُوْحٍ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیات 10 تا 20 کا بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرہ الفاظ کے معنٰی جماعت ہشتم کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنٰی	لفظ	معنٰی
اَطْوَارًا	مختلف حالتوں سے گزار کر	طِبَاقًا	اوپر نیچے
بِسَاطًا	فرش	سُبُلًا فِجَاجًا	کھلے راستے

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) حضرت نُوح علیہ السّلام نے اپنی قوم کو دعوت دی:

(الف) 900سال (ب) 950 سال (ج) 970سال (د) 1000 سال

(ii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی:

(الف) حضرت آدم علیہ السّلام نے (ب) حضرت نُوح علیہ السّلام نے (ج) حضرت ھود علیہ السّلام نے (د) حضرت صالح علیہ السّلام نے

(iii) حضرت نُوح علیہ السّلام کی کشتی جس پہاڑ کے پاس رُکی اس کا نام تھا:

(الف) طور (ب) مَروہ (ج) جودی (د) صفا

(iv) حضرت نُوح علیہ السّلام کی دعوت سن کر قوم کا رِدّعمل تھا:

(الف) انگلیاں چبالیں (ب) آنکھیں بند کرلیں (ج) سر پیٹ لیا (د) انگلیاں کانوں میں ڈال لیں

(v) ایمان والوں کو مشکلات میں اختیار کرنا چاہیے:

(الف) شکر (ب) سکوت (ج) صبر (د) بددلی

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ نُوْحٍ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ نُوْحٍ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ نُوْحٍ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) حضرت نوح علیہ السّلام کا مختصر تعارف پیش کیجیے۔

(v) ہمیں کس کس کے لیے دعائے مغفرت کرنی چاہیے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اَطْوَارًا | طِبَاقًا | بِسَاطًا | سُبُلًا فِجَاجًا

4 درج ذیل آیات قرآنی کا با محاورہ ترجمہ لکھیں:

i) وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾

ii) وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

5 سُوْرَۃُ نُوْحٍ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت نُوح علیہ السّلام کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیں۔ ان کے حالاتِ زندگی سے حاصل ہونے والے فوائد کی ایک فہرست بنائیں۔
- استغفار کی اہمیّت کے بارے میں کم از کم دو احادیث نبویہ تلاش کیجیے۔ سُوْرَۃُ نُوْحٍ میں استغفار کرنے کے جو فوائد آئے ہیں انھیں ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ نُوْحٍ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات، سُوْرَۃُ نُوْحٍ کے منتخب الفاظ اور آیات 10 تا 20 کے با محاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوۡرَۃُ الۡجِنّ

سُوۡرَۃُ الۡجِنّ مکّی سورت ہے۔ اس میں اٹھائیس (28) آیات ہیں۔

تعارف:

اس سورت میں جنّات کے اسلامی دعوت کو سننے اور قبول کرنے کا بیان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ الۡجِنّ ہے۔

جنّات اللہ تعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جنّات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنّات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جنّات میں بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جنّات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ جنّات میں بھی مرد اور عورت ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جنّات پر حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کو ماننا اور آپ کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ جنّات عموماً دکھائی نہیں دیتے اور ان کی رسائی آسمانوں تک ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡجِنّ کا مرکزی موضوع "جنّات کے توحید کی دعوت قبول کرنے اور اس دعوت کو پھیلانے کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوۡرَۃُ الۡجِنّ کے شروع میں جنّات کے قرآن مجید سننے اور ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ شرک سے منع کیا گیا ہے اور توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

سورت کے آخر میں فریضۂ رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا بیان ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡجِنّ میں مکّہ مکرّمہ کے متکبّر سرداروں کو آئینہ دکھایا جا رہا ہے کہ جس قرآنِ مجید سے وہ اس درجہ بیزار ہیں کہ اس کو سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے، مُنہ نوچتے اور دامن جھاڑ کے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اسی کو سن کر

جنّوں کی ایک جماعت اس قدر متاثر ہوتی ہے کہ وہ فوراً اپنی قوم کے اندر اس کی دعوت پھیلانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

1. انسانوں کی طرح جنّات بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں، قیامت کے دن ان سے بھی سوال و جواب ہوگا۔
(سُوْرَۃُ الْجِنّ:1-2)
2. جنّات میں بھی بعض نیک اور ایمان والے ہیں، بعض بُرے اور ظالم ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْجِنّ:11-15)
3. مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْجِنّ:18)
4. غیب کا مکمل علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ اپنے رسولوں میں سے جسے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔
(سُوْرَۃُ الْجِنّ:26-27)

رُكُوْعَاتُهَا ٢	(٧٢) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (٤٠)	اٰيَاتُهَا ٢٨

سورۃ الجن مکّی ہے (آیات:۲۸ / رکوع:۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا

آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ اس (قرآن) کو جنّات کی ایک جماعت نے غور سے سنا تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ

کہ بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی (کے راستہ) کی طرف ہدایت کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے

وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿٢﴾ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿٣﴾

اور ہم ہرگز اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ ہمارے ربّ کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔

وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿٤﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ

اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف اللہ کے بارے میں خلافِ حق بات کہا کرتے تھے۔ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾

جِنّات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیتے تھے تو ان لوگوں نے ان (جِنّات) کی سرکشی اور بڑھا دی۔

وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

اور یہ کہ وہ (انسان) بھی ایسا ہی گمان کرنے لگے جیسا گمان تم (جِنّات) نے کیا کہ ہرگز اللہ کسی کو (دوبارہ زندہ کرکے) نہیں اُٹھائے گا۔

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے پایا کہ وہ بھرا ہوا ہے سخت پہرہ داروں اور انگاروں سے۔

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

اور یہ کہ ہم اس (آسمان) میں بعض مقامات پر (باتیں) سننے کے لیے بیٹھ جایا کرتے تھے پس اب کوئی سننا چاہے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ

تو وہ اپنے لیے گھات میں لگے ہوئے شُعلہ کو پائے گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اہل زمین کے بارے میں کسی بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے

اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ

یا ان کے ربّ نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ نیک ہیں اور کچھ ہم میں سے اس کے علاوہ (بُرے) ہیں

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

ہم مختلف طریقوں پر چل رہے تھے۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا کہ ہم اللہ کو ہرگز نہ زمین میں (رہ کر) عاجز کر سکتے ہیں

وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ

اور نہ ہی (کہیں اور) بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی) ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے

فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

تو جو شخص اپنے ربّ پر ایمان لاتا ہے تو وہ نہ نقصان سے ڈرتا ہے اور نہ ظلم سے۔ اور یہ کہ بعض ہم میں سے مسلمان ہیں

وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

اور بعض ظالم بھی ہیں تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کا راستہ تلاش کر لیا۔ اور رہے وہ جو ظالم ہیں

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾

تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور یہ (وحی بھی مجھے کی گئی ہے) کہ اگر وہ سیدھے راستہ پر قائم رہیں تو یقیناً ہم اُنھیں بہت سا پانی پلائیں گے۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾

تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے ربّ کے ذکر سے مُنھ موڑے گا وہ (اللہ) اسے سخت (چڑھتے ہوئے) عذاب میں داخل کرے گا۔

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اور یہ کہ جب وہ اللہ کے (خاص) بندے (نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کھڑے ہوئے

يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ ع ۱۹

کہ وہ اس (اللہ) کی عبادت کریں قریب تھا کہ وہ (کفار) آپ (ﷺ) پر ٹوٹ پڑتے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ میں اپنے ربّ ہی کی عبادت کرتا ہوں

وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (آپ ﷺ) فرما دیجیے بے شک میں (اذنِ الٰہی کے بغیر) تمھارے لیے نہ کسی نقصان کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾

آپ (ﷺ) فرما دیجیے بے شک مجھے اللہ سے ہرگز کوئی بھی نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس (اللہ) کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاؤں گا۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

(میرا کام تو) صرف اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے احکامات اور اس کے پیغامات کو پہنچا دینا ہے اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا

تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے

مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا

اس (عذاب) کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو عنقریب وہ جان لیں گے کہ کون ہے جس کا مددگار کمزور ہے

وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

اور تعداد میں کم ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ﴿۲۶﴾

یا اس کے لیے میرا ربّ کوئی لمبی مدّت مقرر فرمائے گا۔ (اللہ کُل) غیب کا جاننے والا ہے تو وہ آگاہ نہیں فرماتا اپنے غیب پر کسی کو۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (جنھیں اللہ نے غیب کی بات بتانے کے لیے پسند فرمایا) تو وہ مقرر فرماتا ہے اس (رسول) کے آگے

وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

اور اس کے پیچھے محافظ (فرشتے)۔ تاکہ وہ (اللہ) ظاہر فرما دے کہ انھوں نے پہنچا دیے اپنے ربّ کے پیغامات

وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیۡهِمۡ وَ اَحۡصٰی کُلَّ شَیۡءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۹ ۱۲

اور اس (اللہ) نے اس کا احاطہ فرما رکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور اس (اللہ) نے ہر چیز کو گن کر شمار فرما رکھا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ نے جنّات کو پیدا فرمایا ہے:

(الف) مٹی سے (ب) نور سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(ii) قیامت کے دن سوال و جواب ہوگا:

(الف) صرف انسانوں سے (ب) صرف جنّات سے (ج) صرف فرشتوں سے (د) انسانوں اور جنّات سے

(iii) غیب کا مکمل علم ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کے پاس (ب) فرشتوں کے پاس (ج) جنّات کے پاس (د) رسولوں کے پاس

(iv) انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا:

(الف) فرشتوں کو (ب) جنّات کو (ج) پرندوں کو (د) کسی کو نہیں

(v) قیامت کے دن انسانوں کی طرح سوال کیا جائے گا:

(الف) فرشتوں سے (ب) جانوروں سے (ج) پرندوں سے (د) جنّات سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) جِنّات کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

(v) سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ میں علمِ غیب کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

3 سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مسجد میں جانے کے آداب اپنے اساتذہ کرام اور والدین سے سیکھیں۔
- تحقیق کر کے بتائیے کہ انسانوں اور جنّات میں کیا باتیں مشترک ہیں؟
- شرارتی جنّات کے شر سے بچنے کے لیے آیۃ الکرسی اور معوّذتین کا اہتمام کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوۡرَۃُ الۡجِنِّ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مکّی سورت ہے۔اس میں بیس (20) آیات ہیں۔

تعارف:

مزّمّل حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کا معنٰی ہے: چادر میں لپٹنے والے۔اس سورت میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسی نام سے مخاطب کیا گیاہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ ہے۔

یہ سورت بالکل ابتدائی زمانہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے۔اس سے پہلے صرف سُوْرَةُ الْعَلَق اور سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر کی ابتدائی آیات نازل ہوئی تھیں۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کا مرکزی موضوع "اسلام کی دعوت اور اہم اسلامی عبادات کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے شروع میں اسلام کی دعوت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بارے میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی احکام عنایت فرمائے گئے ہیں۔جن میں رات کو تہجّد کی نماز میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا شامل ہے۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ایک بڑی تعداد بھی عمل کرتی رہی۔

سورت کے دوسرے حصے میں تہجّد میں یہ رعایت دی گئی ہے کہ جتنا قرآنِ مجید پڑھنا آسانی سے ممکن ہو، پڑھ لیا جائے۔ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے آخر میں نماز، زکوٰۃ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا گیاہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. رات کو نیند سے اٹھ کر نمازِ تہجّد میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا نفس کی اصلاح کا بہترین طریقہ ہے۔(سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ:6)
2. ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کو ترجیح دینی چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ:8)
3. قیامت کی ہولناکی اس قدر شدید ہو گی کہ بچوں کو بھی بوڑھوں جیسا کر دے گی۔(سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ:17)
4. ہم اپنے لیے جو نیک اعمال آگے بھیجیں گے، ہمیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بہترین اجر ملے گا۔(سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ:20)

اٰیَاتُھَا ۲۰ | (۷۳) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃٌ (۳) | رُکُوْعَاتُھَا ۲

سورۃ المزمل مکّی ہے (آیات: ۲۰ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَہٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۙ﴿۳﴾

اے چادر میں لپٹنے والے (محبوب ﷺ)! آپ رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا۔ اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لیجیے۔

اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ

یا اس پر کچھ زیادہ کر لیجیے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے۔ بے شک ہم عنقریب آپ پر نازل فرمائیں گے ایک بھاری کلام۔ بے شک رات کا اُٹھنا

ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ﴿۷﴾

(نفس کو) خوب قابو میں رکھتا ہے اور بات بھی بہت ٹھیک نکلتی ہے۔ بے شک آپ (ﷺ) کے لیے دن میں طویل مصروفیات ہوتی ہیں۔

وَ اذْکُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰہَ

اور اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیجیے اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ (وہ) ربّ ہے مشرق اور مغرب کا اس کے سوا

اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ﴿۹﴾ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا ﴿۱۰﴾

کوئی معبود نہیں تو اسی کو کارساز بنا لیجیے۔ اور جو کچھ وہ (کافر) کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور خوب صورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جائیے۔

وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَ مَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾

اور آپ جھٹلانے والے خوش حال لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے اور اُنھیں تھوڑی سی مہلت دیجیے۔

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا ۗ﴿۱۳﴾

بے شک ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

جس دن زمین اور پہاڑ لرز اُٹھیں گے اور پہاڑ بکھری ہوئی ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ ﴿۱۵﴾

بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السّلام کو) فرعون کی طرف ایک رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ

تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے بڑی سختی سے پکڑا۔ اگر تم نے کفر کیا تو تم اُس دن کیسے بچو گے

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا اس (اللہ) کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع ۱۹ ۱۳

بےشک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے ربّ کی طرف راستہ اختیار کر لے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ

بے شک آپ کا ربّ جانتا ہے کہ آپ قیام کرتے ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) نصف رات اور (کبھی) ایک تہائی رات

وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ

اور ان لوگوں کی ایک جماعت بھی (قیام کرتی ہے) جو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے ساتھ ہیں اور اللہ ہی رات اور دن کی مقدار مقرر فرماتا ہے اس (اللہ) کے علم میں ہے

اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ

کہ تم ہرگز اس (مقررہ مقدار) کو پورا نہیں کر سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی فرمائی تو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن میں سے پڑھ لیا کرو

عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

اسے معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے اور کچھ دوسرے (لوگ) زمین میں سفر کر رہے ہوں گے

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ

اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرتے ہوئے اور کچھ اللہ کی راہ میں قتال کر رہے ہوں گے تو جتنا آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو عمدہ قرض دو اور جو کچھ تم اپنے لیے بھلائی میں سے آگے بھیجو گے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ

اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے وہی بہتر اور اجر میں بہت زیادہ ہے اور اللہ سے مغفرت مانگو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰

بےشک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) تہجّد کی نماز کا ذکر ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْجِنّ میں (ب) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ میں (ج) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ میں (د) سُوْرَةُ الدَّهْرِ میں

(ii) مزّمّل کا معنیٰ ہے:

(الف) چادر میں لپٹنے والے (ب) خوبصورت چہرہ والے (ج) تروتازہ چہرہ والے (د) عمدہ اخلاق والے

(iii) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ نازل ہوئی:

(الف) ہجرتِ مدینہ کے بعد (ب) حجۃ الوداع کے موقع پر (ج) ابتدائی زمانے میں (د) فتحِ مکہ کے بعد

(iv) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ میں نفل نماز کا ذکر آیا ہے:

(الف) اشراق (ب) چاشت (ج) اوّابین (د) تہجّد

(v) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ میں خصوصی بیان ہے:

(الف) حج کا (ب) جہاد کا (ج) قربانی کا (د) اسلام کی دعوت کا

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) اصلاحِ نفس کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟

(v) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ کب نازل ہوئی؟

3 سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- پانچوں نمازوں کا اہتمام کیجیے اور تہجّد کی نماز پڑھنے کی بھی کوشش کیجیے۔
- اپنے اساتذہ کرام اور والدین سے تہجّد کی نماز پڑھنے کے فائدے معلوم کیجیے۔
- آپ کو قرآنِ مجید کی جتنی سورتیں زبانی یاد ہیں، انھیں مختلف نمازوں میں پڑھنے کا اہتمام کیجیے۔
- رزقِ حلال کی اہمیت پر معلومات جمع کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ مکّی سورت ہے۔اس میں چھپن(56) آیات ہیں۔

تعارف:

مدّثّر کے معنیٰ ہیں: چادر یا لحاف اوڑھنے والے۔ یہ حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔اس سورت میں آپ کو اس نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ ہے۔

اس سورت کی ابتدائی سات آیات **سُوْرَۃُ الْعَلَق** کی ابتدائی پانچ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔ پہلی وحی میں صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوّت و رسالت کے اعلان کا وقت آ گیا ہے اور سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کی ابتدائی آیات میں آپ کو فرائضِ نبوّت سے آگاہ کیا گیا اور ان کے ادا کرنے کے لیے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی موضوع "اسلامی دعوت کی ابتدائی تفصیل کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ میں حضرت **محمد** رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو فریضۂ رسالت سے متعلق اہم احکام دیے گئے ہیں۔اس کے ساتھ آخرت کا انکار کرنے والوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔

جہنّم کی ہولناکی کا بیان ہے اور اہلِ جہنّم کے اہم جرائم بیان کیے گئے ہیں جس کے مطابق وہ نماز نہیں پڑھتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، فضول بحثوں اور دین کا مذاق اڑانے میں مشغول رہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

سورت کے آخر میں قرآنِ مجید کو نظر انداز کرنے کی سزا کا بیان ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. ہمیں اپنے لباس اور کردار دونوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر:4-6)
2. کسی غرض کے بغیر دوسروں سے حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے اور صرف اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھنی چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر:6)
3. نماز ادا نہ کرنا، مسکینوں کو کھانا نہ کھلانا، بے کار باتوں میں مشغول رہنا اور آخرت کا انکار کرنا جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔(سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر:43-46)

اٰیَاتُھَا ۵۶ (۷۴) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ مَکِّیَّۃٌ (۴) رُکُوْعَاتُھَا ۲

سورۃ المدثر مکّی ہے (آیات: ۵۶ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿۳﴾

اے چادر اوڑھنے والے (محبوب خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)! اُٹھیں پھر (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈر سنائیں۔ اور اپنے ربّ کی بڑائی (بیان) کریں۔

وَ ثِیَابَكَ فَطَھِّرْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ الرُّجْزَ فَاھْجُرْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾

اور اپنے کپڑوں کو (حسبِ سابق) پاک رکھیں۔ اور بتوں سے الگ رہیں (جس طرح کہ اب تک الگ رہے ہیں)۔ اور زیادہ (بدلہ) لینے کے لیے احسان نہ کریں۔

وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ

اور آپ اپنے ربّ کے لیے صبر کریں۔ پھر جب صُور میں پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن بہت دشوار دن ہوگا۔ کافروں کے لیے

غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیْنَ

آسان نہیں ہوگا۔ اس شخص کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں جسے میں نے اکیلا پیدا فرمایا۔ اور میں نے اسے بہت زیادہ مال دیا۔ اور حاضر رہنے والے

شُھُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَھَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۙۗ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ

بیٹے دیے۔ اور میں نے اُسے (ہر شے میں) خوب وسعت دی۔ پھر بھی وہ لالچ کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بے شک

كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ؕ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ

وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے۔ عنقریب میں اسے (جہنم کی) مشکل گھاٹی پر چڑھاؤں گا۔ بے شک اس نے سوچا اور بات بنائی۔ تو وہ ہلاک کیا جائے

كَيۡفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ

اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر اس نے دیکھا۔ پھر ماتھے پر بل لایا اور مُنہ بگاڑا۔ پھر اس نے پیٹھ پھیری

وَ اسۡتَكۡبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ يُّؤۡثَرُ ﴿٢٤﴾ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ﴿٢٥﴾

اور تکبر کیا۔ پھر کہنے لگا یہ (قرآن) صرف ایک جادُو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ (پھر بولا) یہ (قرآن) تو صرف انسان کا کلام ہے۔

سَاُصۡلِيۡهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبۡقِيۡ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلۡبَشَرِ ﴿٢٩﴾

عنقریب میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ اور آپ کو کیا معلوم جہنم کیا ہے؟ وہ (ایسی آگ ہے جو) نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔ وہ کھالوں کو جُھلسا دینے والی ہے۔

عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَ مَا جَعَلۡنَاۤ اَصۡحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّ مَا جَعَلۡنَا عِدَّتَهُمۡ

اس پر اُنّیس (فرشتے مقرر) ہیں۔ اور ہم نے فرشتوں کو ہی جہنم کا داروغہ بنایا اور ہم نے ان کی یہ تعداد صرف کافروں کی

اِلَّا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۙ لِيَسۡتَيۡقِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَ يَزۡدَادَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِيۡمَانًا

آزمائش کے لیے مقرر کی ہے تاکہ اہلِ کتاب یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو جائے

وَّ لَا يَرۡتَابَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ وَ لِيَقُوۡلَ الَّذِيۡنَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡكٰفِرُوۡنَ

اور اہلِ کتاب اور مومن شک میں نہ پڑیں اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کفار

مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَ يَهۡدِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ

یہ کہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ فرمایا ہے؟ اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے

ع ۱۵ وَ مَا يَعۡلَمُ جُنُوۡدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ مَا هِيَ اِلَّا ذِكۡرٰى لِلۡبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَ الۡقَمَرِ ﴿٣٢﴾

اور آپ کے ربّ کے لشکروں کو اس (اللہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ (جہنم کا بیان) انسان کی نصیحت کے لیے ہی ہے۔ ہرگز (جہنم کا انکار ممکن) نہیں! قسم ہے چاند کی۔

وَ الَّيۡلِ اِذۡ اَدۡبَرَ ﴿٣٣﴾ وَ الصُّبۡحِ اِذَاۤ اَسۡفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحۡدَى الۡكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيۡرًا لِّلۡبَشَرِ ﴿٣٦﴾

اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ بے شک وہ (جہنم) بہت بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔ انسانوں کو ڈرانے والی ہے۔

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ

اس شخص کے لیے جو تم میں سے (نیکیوں میں) آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص ان (اعمال) کے بدلہ گروی ہے جو اس نے کما رکھے ہیں۔ سوائے دائیں

مع ۲ الۡيَمِيۡنِ ﴿٣٩﴾ فِيۡ جَنّٰتٍ ۛؕ يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمۡ فِيۡ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ

(ہاتھ) والوں کے۔ (وہ) جنتوں میں (ہوں گے اور) سوال کرتے ہوں گے۔ مجرموں سے۔ تمھیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ وہ کہیں گے

مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ﴿٤٣﴾ وَ لَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ﴿٤٤﴾ وَ كُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ﴿٤٥﴾ وَ كُنَّا

ہم نماز ادا کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور ہم (بھی) فضول بحث کرنے والوں کے ساتھ مشغول رہتے تھے۔ اور ہم

نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ

بدلہ کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم پر یقینی بات (موت) آ گئی۔ تو اُنھیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ تو اُنھیں کیا ہوا ہے

عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ

کہ یہ نصیحت سے مُنھ موڑے ہوئے ہیں۔ گویا وہ بِدکے ہوئے (وحشی) گدھے ہیں۔ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگے ہوں۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ

یہ چاہتا ہے کہ اسے کُھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دیے جائیں۔ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں! بے شک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔

ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَ مَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع ۲ ۲۵ ۱۶ المدثر

تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے وہ (اللہ) ہی حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اسی کی شان ہے کہ مغفرت فرمائے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i مدثر کے معنیٰ ہیں:

(الف) خوب صورت (ب) باوقار (ج) چادر اوڑھنے والے (د) روشن چراغ

ii سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کے بعد آیات نازل ہوئیں:

(الف) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ کی (ب) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کی (ج) سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کی (د) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کی

iii ہمیں پاک وصاف رکھنا چاہیے:

(الف) صرف لباس کو (ب) صرف کردار کو (ج) صرف جسم کو (د) تینوں کو

iv سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) اسلام کی دعوت (ب) جہاد (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

v سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کے مطابق اہلِ جہنم دنیا میں کھانا نہیں کھلاتے تھے:

(الف) والدین کو (ب) دوستوں کو (ج) اساتذہ کو (د) مسکینوں کو

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ میں جہنّم میں لے جانے والے کون سے گناہ بتائے گئے ہیں؟

(v) سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کب نازل ہوئی؟

3 سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کم از کم دس اسماء مبارکہ ترجمہ کے ساتھ یاد کیجیے۔
- وضو اور نماز کا درست طریقہ سیکھنے کی کوشش کیجیے۔
- بے کار اور فضول باتوں میں مشغول ہونا ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ اچھا مسلمان وہ ہے جو بے کار باتوں اور بے کار کاموں سے دور رہتا ہے۔ آپ اپنی روز مرّہ کی مصروفیات کا جائزہ لے کر ان چیزوں کو ترک کر دیں جن کا نہ دنیا میں فائدہ ہے نہ آخرت میں۔

عِلمی و عَملی نِکات:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مکّی سورت ہے۔اس میں چالیس(40) آیات ہیں۔

تعارف:

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور پہلی آیت میں قیامت کے دن کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کا مرکزی موضوع "قیامت اور آخرت کی تفصیل کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے شروع میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ پھر قیامت کے برپا ہونے کی کیفیات اور نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یہ فکر نہ کریں کہ اس کلام کا کوئی حصّہ بھول جائے گا یا کوئی حکم پوری طرح سمجھا نہ جائے گا۔آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صرف غور سے سنتے جائیں،اس کلام کو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارک میں جمع کرنا اور پھر ہر آیت اور آیت کے ہر لفظ کو سمجھانا ہمارا کام ہے۔

اس سورت میں موت کی سختی کا ذکر کیا گیا ہے۔اس کے بعد آخرت کے انکار کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔آخر میں اس بات کی دلیل دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مر جانے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے،کیوں کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی تو وہی پیدا کرتا ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ صرف انسان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا بلکہ اس کی انگلیوں کے پور پور تک درست فرمادے گا۔(سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ :3-4)
2. انسان مانے یانہ مانے لیکن وہ اپنے حال سے خوب واقف ہے۔(سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ :14)
3. انسان جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبّت کرتا ہے اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی چیز سمجھ کر اس سے غفلت برتتا ہے۔(سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ :20-21)
4. قیامت کے دن متّقی لوگوں کے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہے ہوں گے، جب کہ گناہ گاروں کے چہرے اُداس ہوں گے اور ڈرے ہوئے ہوں گے۔(سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ :22-25)

اٰيَاتُهَا ۴۰ — (۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱) — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۃ القیامۃ مکّی ہے(آیات: ۴۰ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ

مجھے قیامت کے دن کی قسم۔اور مجھے (بُرائیوں پر) ملامت کرنے والے نفس کی قسم (کہ قیامت ضرور آئے گی)۔کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم

اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝٤

ہرگز اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں! (ضرور جمع کریں گے اور) ہم اس پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پور پور کو درست کر دیں۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝٥ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَاِذَا بَرِقَ

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آیندہ بھی گناہ کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ تو جب آنکھیں

الْبَصَرُ ۝٧ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۝٩ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ

چُندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نُور ہو جائے گا۔ اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں گے۔ اس دن انسان کہے گا کہاں ہے

اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ

بھاگنے کی جگہ؟ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! (کیوں کہ) پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔ اس دن آپ کے ربّ کے پاس ہی ٹھکانا ہوگا۔ اس دن انسان کو

يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾

بتا دیا جائے گا جو (عمل) اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ بلکہ انسان اپنے حال سے خوب واقف ہے۔ اگرچہ وہ اپنے (کتنے ہی) بہانے پیش کرے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

(اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم!) آپ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو (اس لیے) حرکت نہ دیں تاکہ اسے جلد یاد کر لیں۔ بے شک (آپ کے سینہ میں) اس کا جمع کرنا

وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا

اور اس کا پڑھانا ہمارے (ذمۂ کرم) پر ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس (کے معانی) کا بیان کرنا بھی

بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾

ہمارے (ذمۂ کرم) پر ہے۔ (اے کافرو!) ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلد ملنے والی (دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾

کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے ربّ کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور کئی چہرے اس دن اُداس ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ

وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔ (دنیا محبوب بنانے اور آخرت بھلا دینے کے قابل) ہرگز نہیں!

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَ قِيْلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾

جب جان حلق تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ کوئی ہے جھاڑ پھونک کرنے والا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ بے شک یہ جدائی (کا وقت) ہے۔

وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ ع ۱۷

اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ اس دن آپ کے ربّ ہی کی طرف جانا ہوگا۔ تو نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

بلکہ اس نے جھٹلایا اور مُنہ پھیر لیا۔ پھر وہ چل دیا اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا۔ بربادی ہے تیرے لیے پس بربادی ہے۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر (سُن لے کہ) بربادی ہے تیرے لیے تو بربادی ہے۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اُسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾

کیا وہ ایک قطرہ نہ تھا (اس) مَنی کا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔ پھر وہ جما ہُوا خون ہو گیا تو (اللہ نے) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۱۸

پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت۔ تو کیا وہ اس (بات) پر قادر نہیں کہ مُردوں کو (پھر سے) زندہ فرما دے؟

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کی پہلی آیت میں قسم بیان فرمائی گئی ہے:

(الف) عید کے دن کی (ب) پیدائش کے دن کی (ج) موت کے دن کی (د) قیامت کے دن کی

(ii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے مطابق قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے:

(الف) سب لوگ (ب) متّقی لوگ (ج) امیر لوگ (د) غریب لوگ

(iii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے مطابق قیامت کے دن گناہ گاروں کے چہرے ہوں گے:

(الف) بھیانک (ب) سرخ (ج) اُداس (د) جلے ہوئے

(iv) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے شروع میں دلائل دیے گئے ہیں:

(الف) قیامت کے (ب) توحید کے (ج) رسالت کے (د) تقدیر کے

(v) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں خصوصی حفاظت کا ذکر ہے:

(الف) بچوں کی (ب) قرآنِ مجید کی (ج) بوڑھوں کی (د) احادیثِ مبارکہ کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

(iii) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کیا تسلی دی گئی ہے؟

(v) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ میں آخرت کی کیا دلیل دی گئی ہے؟

3 سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کا چہرہ تروتازہ اور خوش ہو، اسے اس دنیا میں اچھے اعمال کرنے ہوں گے۔ قرآنِ مجید کی روشنی میں دس ایسے اعمال جمع کریں جن کی وجہ سے قیامت کے دن سُرخرو ہوا جاسکتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مدنی سورت ہے۔ اس میں اکتیس (31) آیات ہیں۔

تعارف:

دھر کا معنیٰ ہے: زمانہ یا وقت۔ اس سورت کی پہلی آیات میں یہ لفظ آیا ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الدَّھْرِ ہے۔ اس سورت کا ایک نام سُوْرَۃُ الْاِنْسَان بھی ہے۔

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی موضوع "دنیا کی زندگی کی حقیقت اور جنّت کی نعمتوں کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔ اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے اور پھر جنّت میں ان پر جو نوازشات ہوں گی، انھیں بیان کیا گیا ہے۔ نیک لوگ جنّت میں اعلیٰ خوشبو والے مشروب سے لطف اندوز ہوں گے، وہ خود بھی پئیں گے اور دوسروں کو بھی پلائیں گے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صبر اور ذکر فرمانے کی تلقین کی گئی ہے۔

اس سورت کے آخر میں قرآنِ مجید اور اس کو نازل کرنے والے اللہ ربُّ العزّت کی عظمت کا بیان ہے۔

عِلمی وعَملی نِکات:

1. اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ:2)
2. نیک بندے اللہ تعالیٰ کی محبّت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ:8)
3. حقیقی نیکی وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے، جس میں آدمی نہ کسی سے کوئی بدلہ چاہے اور نہ ہی شکریہ طلب کرے۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ:9)
4. دنیا کی محبّت انسان کو آخرت کے بھاری دن کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ:27)
5. نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا ارادہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔ (سُوْرَۃُ الدَّھْرِ:30)

سورۃ الدّھر مدنی ہے (آیات: ۳۱ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝١ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے

مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝٢ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا

نُطفہ سے پیدا فرمایا تاکہ ہم اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ بے شک ہم نے اسے راستہ دکھایا اب چاہے شکر گزار بنے

وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝٣ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝٤ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ

اور چاہے ناشکرا بنے۔ بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔ بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پئیں گے

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝٥ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝٦

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے اور وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

یہ لوگ (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ اس کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں

مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً

مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) بے شک ہم تمھیں اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں

وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠

اور نہ کوئی شکریہ۔ بے شک ہم اپنے ربّ سے خوف رکھتے ہیں اس دن کا جو چہروں کو بگاڑ دینے والا بہت سخت ہوگا۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

تو اللہ اُنھیں اس دن کی سختی سے بچالے گا اور اُنھیں تروتازگی اور خوشی سے نوازے گا۔ اور جو انھوں نے صبر کیا اس کے بدلے اُنھیں عطا فرمائے گا

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣

جنّت اور ریشمی لباس۔ وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جہاں نہ وہ دُھوپ (کی تپش) دیکھیں گے اور نہ سردی (کی شدّت)۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

اور اس (جنّت کے درختوں) کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور ان (درختوں) کے پھل بہت قریب کر دیے جائیں گے۔ اور اُن پر پھرائے جائیں گے

بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَاۡ ﴿۱۵﴾ قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾

چاندی کے برتن اور شیشے کے گلاس۔ (یہ) شیشے (جیسے برتن) چاندی کے ہوں گے جنھیں (پلانے والوں نے) ٹھیک اندازے سے بھرا ہوگا۔

وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾ عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾

اور اُنھیں وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) اس (جنت) میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے۔

وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

اور اُن کے پاس (خدمت کے لیے) گھومتے ہوں گے ایسے لڑکے جو ہمیشہ (جنّت میں ہی) رہیں گے جب تم اُنھیں دیکھو گے تو بکھرے ہوئے موتی خیال کرو گے۔

وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ

اور جب تم دیکھو گے تو وہاں دیکھو گے (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنت۔ ان کے اوپر کپڑے ہوں گے باریک سبز ریشم کے

وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا

اور موٹے ریشم کے اور اُنھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا ربّ اُنھیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔ بے شک یہ

كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ ج

تمھارے لیے بدلہ ہے اور تمھاری کوشش قبول ہوئی۔ بے شک ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

تو آپ اپنے ربّ کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور اُن میں سے کسی نافرمان اور ناشکرے کی بات نہ مانیے۔ اور صبح و شام اپنے ربّ کے نام کا

وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

ذکر کیجیے۔ اور کچھ حصّہ رات میں بھی اس کے لیے سجدہ کیجیے اور رات کے طویل وقت میں اس کی تسبیح کیجیے۔ بے شک یہ لوگ جلد ملنے والی (دنیا) سے

یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ یَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ

محبت کرتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم ہی نے اُنھیں پیدا فرمایا ہے اور ہم ہی نے ان کے جوڑ مضبوط کیے ہیں

وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ

اور جب ہم چاہیں (ان کی جگہ) ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں۔ بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے تو جو چاہے اختیار کر لے

اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾ ۗ

اپنے ربّ کی طرف (پہنچنے کا) راستہ۔ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہتا ہے بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾ ع

وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے اور اس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

قرءِ حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i دھر کا معنیٰ ہے:

(الف) قہر (ب) شہر (ج) زمانہ (د) بلبلہ

ii آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے:

(الف) تجارت (ب) دنیا کی محبّت (ج) اولاد (د) مال و دولت

iii اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے:

(الف) علم حاصل کرنے (ب) سفر کرنے کے لیے (ج) نسل بڑھانے کے لیے (د) امتحان کے لیے

iv سُوْرَۃُ الدَّھْرِ میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلقین کی گئی ہے:

(الف) جہاد کی (ب) حج کی (ج) صبر اور ذکر کی (د) تبلیغ کی

v سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے مطابق اہلِ جنّت لطف اندوز ہوں گے:

(الف) خوش بودار مشروب سے (ب) ٹھنڈے پانی سے (ج) قہوہ سے (د) دودھ سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv حقیقی نیکی کون سی ہے؟

v سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الدَّھْرِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔ آپ اسلامی تاریخ سے ایسے واقعات جمع کیجیے جن سے معلوم ہو کہ ہمارے اسلاف اور مشاہیرِ اسلام کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے جیب خرچ میں سے کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی عادت اپنائیں۔
- اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں کم از کم دو احادیث مبارکہ لکھیں۔
- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ میں بیان کی گئی جنّت کی نعمتوں کی ایک فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الدَّھْرِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَاتِ

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مکّی سورت ہے۔اس میں پچاس(50) آیات ہیں۔

تعارف:

مُرْسَلٰتِ کا معنیٰ ہے: بھیجی ہوئی ہوائیں۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں ہواؤں کی قسمیں کھا کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی موضوع "قیامت کے دن کے احوال کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کے شروع میں ہواؤں کی قسموں کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے جسے قیامت کے واقع ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جو اللہ ہواؤں کو چلانے، انھیں قابو میں رکھنے، ان کے ذریعہ بادلوں کو پھیلانے اور سفر کروانے اور ان کے ذریعہ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے، وہ اللہ قیامت کے دن کو قائم کرنے اور اس دن حساب و کتاب برپا کرنے پر بھی قادر ہے۔

اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے اور یہ ایک آیت دس مرتبہ دہرائی گئی ہے:

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

ترجمہ: "اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے"

اس سورت میں اہلِ جہنّم کی سزاؤں اور نیک لوگوں کے لیے جنّت کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ جہنّم میں جانے کی ایک بڑی وجہ آخرت کا انکار ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. ہوائیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی دلاتی ہیں اور اس کے عذاب سے ڈراتی بھی ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ: 1-6)
2. انسان، زمین، پہاڑ اور پانی جیسی عظیم چیزوں کو پیدا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ: 20-27)
3. قرآنِ مجید سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو انسان کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے۔ (سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ: 50)

اٰیَاتُھَا ۵۰	(۷۷) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۳۳)	رُکُوْعَاتُھَا ۲

سورۃ المرسلات مکّی ہے (آیات: ۵۰ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو مسلسل بھیجی جاتی ہیں۔ پھر زور سے چلنے والی ہواؤں کی۔ اور (بادلوں کو) اُٹھا کر پھیلانے والی ہواؤں کی۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾

پھر (بادلوں کو) پھاڑ کر جُدا جُدا کرنے والی ہواؤں کی۔ پھر (دلوں میں اللہ کا) ذکر ڈالنے والے فرشتوں کی۔ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لیے۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَ اِذَا

جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً واقع ہونے والی ہے۔ تو جب ستارے بے نُور کر دیے جائیں گے۔ اور جب

الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾

آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے) اُڑا دیے جائیں گے۔ اور جب رسول مقررہ وقت پر جمع کیے جائیں گے۔

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾

(آخر) کس دن کے لیے مدت مقرر کی گئی ہے؟ فیصلہ کے دن کے لیے۔ اور تمھیں کیا معلوم فیصلہ کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

اَلَمْ نُھْلِکِ الْاَوَّلِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُھُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر ہم بعد والوں کو (ہلاکت میں) اُنھی کے ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے تمھیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا۔ ایک مقررہ وقت تک۔ پھر ہم نے ایک اندازہ مقرر فرمایا

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

تو ہم کیا خوب اندازہ مقرر فرمانے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو نہیں بنایا سمیٹنے والی۔

اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

زندوں اور مُردوں کو۔ اور ہم نے اس میں جمے ہوئے بلند پہاڑ بنا دیے اور ہم نے تمھیں میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ (کہا جائے گا) تم اس (جہنم) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾

تم اس سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ جو نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ شعلوں سے بچانے والا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾

بے شک وہ (جہنم) محل جیسی چنگاریاں پھینکے گی۔ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اُونٹ ہوں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

یہ (وہ) دن ہے کہ نہ وہ بول سکیں گے۔ اور نہ ہی اُنھیں اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر پیش کر سکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا دن ہے ہم نے تمھیں اور پچھلے لوگوں کو جمع فرما لیا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۲۱

تو اگر تمھارے پاس کوئی چال ہے تو مجھ پر چلالو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا

بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں جو وہ چاہیں گے۔ (کہا جائے گا) تم مزے سے کھاؤ اور پیو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

ان (اعمال) کے بدلہ جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

(اے جھٹلانے والو!) تم تھوڑا عرصہ کھالو اور فائدہ اُٹھالو بے شک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

پھر وہ اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

ع ۲ ۲۲

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں مرسلات سے مراد ہیں:

(الف) ہوائیں (ب) فرشتے (ج) انبیائے کرام علیہم السّلام (د) جنات

(ii) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) نبوّت کے احوال (ب) غزوات کے احوال (ج) قیامت کے احوال (د) ہجرت کے احوال

(iii) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ میں ہواؤں کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے:

(الف) قیامت کی (ب) جنّت کی (ج) جہنّم کی (د) موت کی

(iv) انسان کو ایمان پر آمادہ کرنے والی سب سے بڑی دلیل ہے:

(الف) ہوائیں (ب) فرشتے (ج) زمین و آسمان (د) قرآنِ مجید

(v) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ کے مطابق دوزخ میں جانے کی ایک بڑی وجہ انکار ہے:

(الف) آخرت کا (ب) انبیائے کرام علیہم السّلام کا (ج) اولیا کرام کا (د) علما کرام کا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ii. سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کا مرکزی موضوع تحریر کیجیے۔

iii. سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

iv. سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ میں کون سی آیت دس مرتبہ آئی ہے؟

v. اس آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں: وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

3 سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- تحقیق کیجیے کہ قرآنِ مجید میں ہواؤں کے لیے کون کون سے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔
- قرآنِ مجید کی ایسی پانچ سورتوں کے نام تلاش کیجیے جن کے شروع میں قسم بیان کی گئی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

سُوْرَۃُ یُوْسُف

سُوْرَۃُ یُوْسُف مکّی سورت ہے۔اس میں ایک سو گیارہ (111) آیات ہیں۔

تعارف:

سُوْرَۃُ یُوْسُف قرآنِ مجید کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔اس سورت میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے۔اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین قصّہ قرار دیا ہے۔اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ یُوْسُف رکھا گیا ہے۔

یہود نے مشرکینِ مکّہ کے ذریعہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے پہنچے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ یُوْسُف نازل فرمائی۔ سُوْرَۃُ یُوْسُف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام کا پورا واقعہ ایک ہی تسلسل میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ یُوْسُف کا مرکزی موضوع "حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی زندگی کے مشکل دور اور عُروج کے زمانے کا بیان" ہے۔

مضامین:

سُوْرَۃُ یُوْسُف میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کیسے کنعان سے نکل کر مصر پہنچے۔ مصر میں بنی اسرائیل کئی سالوں تک عیش و آرام سے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی زندگی کو اتنی تفصیل کے ساتھ بیان فرما کر کافروں پر ایک حُجّت قائم فرما دی جو حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوّت کا انکار کرتے تھے۔ان پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اس واقعہ کا علم ہونے کا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا، لہٰذا یہ تفصیل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو وحی کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور بُرے لوگوں کی چالیں اور سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے واقعہ میں زندگی کے بہت سے گوشوں مثلاً ایمانیات، ذکر، صبر، شکر، حیا، اخلاق، حسنِ سلوک، ہمدردی، درگزر، گھریلو زندگی، تجارت اور حکومت وغیرہ تک کے بارے میں رہ نمائی عطا کی گئی ہے۔

عِلمی و عَملی نِکات:

1. سُوْرَۃُ یُوْسُفَ میں بتایا گیا ہے کہ حسد ایک ایسی بُرائی ہے جو انسان کو بڑے بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 8 تا 17)
2. ہمیں حادثات اور نقصانات پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 18)
3. اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر بُرائیوں سے بچنا ممکن نہیں۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 33)
4. مہمان نوازی انبیا کرام علیہم السّلام کی سنّت ہے۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 59)
5. ہمیں اپنی تدبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت پر بھروسا کرنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 67)
6. اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السّلام کو اپنے پاس سے خصوصی علم عطا فرماتا ہے، جو دیگر لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 86)
7. جو لوگ ہمارے ساتھ بُرا سلوک کریں ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ان کو معاف کر دیں۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 92)
8. ہمیں اپنے والدین کی عزّت اور احترام کرنا چاہیے، جو انبیا کرام علیہم السّلام کا مبارک طریقہ ہے۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 99)
9. اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا راستہ ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے والوں کا طریقہ ہے۔ (سُوْرَۃُ یُوْسُفَ: 108)

اٰيَاتُهَا ١١١ | (١٢) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (٥٣) | رُكُوْعَاتُهَا ١٢

سورۂ یوسف مکّی ہے (آیات: ۱۱۱ / رکوع: ۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝١ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢

الٓرٰ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے اس کو ایسا قرآن (بناکر) نازل فرمایا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

ہم آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) سے ایک بہترین قصّہ بیان فرماتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعہ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی طرف وحی فرمایا ہے

وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝٣ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ

اور یقیناً آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اس سے پہلے (اس قصّے سے) واقف نہ تھے۔ جب یوسف (علیہ السّلام) نے اپنے والد سے کہا

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝٤

اے میرے ابا جان! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

(یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تم اپنے خواب کا ذکر نہ کرنا اپنے بھائیوں سے ورنہ وہ تمھارے خلاف کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٥ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تمھارا ربّ تمھیں منتخب فرما لے گا اور تمھیں باتوں (خوابوں) کی تعبیر (کا علم) سکھائے گا

وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ

اور وہ تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت پوری فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے پہلے تمھارے باپ دادا ابراہیم (علیہ السّلام)

ع ۱ وَ اِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ

اور اسحاق (علیہ السّلام) پر اسے پورا فرمایا تھا بے شک تمھارا ربّ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ یقیناً یوسف (علیہ السّلام) اور اُن کے بھائیوں (کے قصّے) میں

وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا

پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جب (بھائیوں نے) کہا کہ یوسف (علیہ السّلام) اور اس کا بھائی ہمارے والد کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں

وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝٨ ۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ

حالاں کہ ہم ایک (طاقت ور) جماعت ہیں یقیناً ہمارے باپ ضرور (ان کی محبت میں) کھلی غلط فہمی میں ہیں۔ (تو حل یہی ہے کہ) تم یوسف (علیہ السّلام) کو قتل کر دو

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾

یا اُسے کسی سرزمین میں پھینک آؤ (اس طرح) تمھارے والد کی ساری توجہ تمھاری طرف ہو جائے گی اور تم اس کے بعد نیک لوگ بن جانا۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف (علیہ السّلام) کو قتل نہ کرو اور اُسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو (تاکہ) کوئی قافلہ اُسے اُٹھا کر لے جائے

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ

اگر تمھیں کچھ کرنا ہی ہے۔ (اس مشورہ کے بعد) وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ یوسف (علیہ السّلام) کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿١٢﴾

حالاں کہ یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے (تاکہ) خوب کھائے پیے اور کھیلے کودے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ

(یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا یقیناً مجھے (یہ بات) ضرور غمگین کرتی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے جب کہ تم

غٰفِلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا

اس سے غافل ہو۔ وہ کہنے لگے اگر اسے (ہماری موجودگی میں) بھیڑیا کھا جائے جب کہ ہم ایک (طاقت ور) جماعت ہیں یقیناً تب تو ہم ضرور

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

خسارہ پانے والے ہوں گے۔ پھر جب وہ اُنھیں لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ اُنھیں گہرے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ ط

کہ تم (وقت آنے پر) ضرور اُنھیں ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے جب کہ ان کو کچھ خبر نہ ہو گی۔ اور وہ اپنے والد کے پاس رات کے وقت روتے ہوئے آئے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

کہنے لگے اے ابّا جان! بے شک ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف تھے اور ہم نے یوسف (علیہ السّلام) کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔ اور وہ اُن کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا

(یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا (ایسا نہیں ہے) بلکہ تمھارے دلوں نے (یہ) بات بنا لی ہے تو صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے

تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى

مدد چاہتا ہوں۔ اور ایک قافلہ آیا تو انھوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا تو اُس نے (کنوئیں میں) اپنا ڈول ڈالا اُس نے کہا خوش خبری ہو!

الثلثة

هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

یہ تو (بڑا خوب صورت) لڑکا ہے اور اُن لوگوں نے اُنھیں تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ کو خوب علم تھا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۴ ۱۲

اور اُن لوگوں نے اُن کو بیچ ڈالا بہت کم قیمت میں گنتی کے چند درہموں کے بدلہ اور اُن لوگوں کو اُن میں کوئی دل چسپی نہ تھی۔

وَ قَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ

اور جس شخص نے ان کو مصر میں خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا اِسے عزّت سے رکھو اُمید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں

وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۫ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ

اور اِس طرح ہم نے یوسف (علیہ السّلام) کو سرزمین (مصر) میں جگہ عطا فرمائی اور تاکہ ہم اُنھیں باتوں کی حقیقت تک پہنچنا (خوابوں کی تعبیر) سکھائیں

وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے (تو)

اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ

ہم نے اُنھیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم اسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور جس عورت کے گھر میں

هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ

وہ تھے اُس نے اُنھیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا اور اُس نے دروازے بند کر دیے اور وہ کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

(یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اللہ کی پناہ بے شک وہ میرا آقا ہے جس نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

اور یقیناً اُس (عورت) نے ان کے ساتھ (بُرائی کا) ارادہ کیا اور وہ بھی اِس کا ارادہ کر لیتے اگر اپنے ربّ کی نشانی کو نہ دیکھتے

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾

ایسا اِس لیے (کیا گیا) تاکہ ہم ان سے بُرائی اور بے حیائی کو ہٹا دیں بے شک وہ ہمارے چُنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے ان کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دونوں نے اُس کے شوہر (عزیزِ مصر) کو دروازے کے پاس پایا

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ

عورت بولی اُس کی کیا سزا ہے جو تمھاری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے سوائے اس کے کہ وہ قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔ (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا

هِيَ رَاوَدَتۡنِيۡ عَنۡ نَّفۡسِيۡ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ

اسی نے میرے نفس (کی حفاظت) سے مجھے پھسلانا چاہا اور (اس موقع پر) اُس (عورت) کے خاندان میں سے ایک گواہ نے گواہی دی (کہ) اگر اُن کی قمیص

قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ وَ هُوَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ

آگے سے پھٹی ہے تو یہ سچی ہے اور وہ (یوسف علیہ السّلام) جھوٹوں میں سے ہیں۔ اور اگر ان کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے

فَكَذَبَتۡ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيۡصَهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ

تو یہ جھوٹی ہے اور وہ (یوسف علیہ السّلام) سچوں میں سے ہیں۔ پھر جب (عزیزِ مصر نے) ان کی قمیص دیکھی (تو) وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی

قَالَ اِنَّهٗ مِنۡ كَيۡدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ ﴿۲۸﴾ يُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ٜ

اُس نے کہا بے شک یہ تم عورتوں کا فریب ہے بے شک تمھارے فریب بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اے یوسف! اِس بات سے درگزر کرو

وَ اسۡتَغۡفِرِيۡ لِذَنۡۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـِٕيۡنَ ﴿۲۹﴾ ع ۳ ۹ ۱۴

اور (زلیخا) تم اپنے گناہوں کی بخشش مانگو ، بےشک تم ہی خطاکاروں میں سے ہو۔

وَ قَالَ نِسۡوَةٌ فِي الۡمَدِيۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ ۚ

اور شہر میں عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی بیوی اپنے نوجوان (غلام) کو اُس کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہتی ہے

قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۰﴾

یقیناً اُس (نوجوان) کی محبت اِس کے دل میں گھر کر گئی ہے یقیناً ہم اُسے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَيۡهِنَّ وَ اَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَاً

جب اُس (عزیز کی بیوی) نے اُن کی ملامت سنی تو اُن (عورتوں) کی طرف (دعوت کا) پیغام بھیجا اور اُن کے لیے تکیوں والی نشست تیار کی

وَّ اٰتَتۡ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِكِّيۡنًا وَّ قَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَيۡهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيۡنَهٗۤ اَكۡبَرۡنَهٗ

اور اُن میں سے ہر ایک کو چھری دی اور (یوسف علیہ السّلام سے) کہا کہ اُن کے سامنے باہر آؤ پھر جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کو بڑا (حسین) پایا

وَ قَطَّعۡنَ اَيۡدِيَهُنَّ وَ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيۡمٌ ﴿۳۱﴾

اور (ان کے حُسن سے متاثر ہوکر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انھوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے یہ آدمی نہیں بلکہ کوئی معزز فرشتہ ہے۔

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيۡ لُمۡتُنَّنِيۡ فِيۡهِ ؕ وَ لَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ

(عزیزِ مصر کی بیوی نے) کہا یہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور یقیناً میں نے اسے اِس کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا

فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَ لَئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَ لَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ﴿۳۲﴾

مگر یہ بچا رہا اور اگر اس نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو اسے ضرور قید کر دیا جائے گا اور ضرور بےعزت ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡهِ ۚ

(یوسف علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے اِس کے مقابلہ میں قید زیادہ پسند ہے جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں

وَ اِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ کَیۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡهِنَّ وَ اَکُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۳۳﴾

اور اگر تُو نے اِن (عورتوں) کا فریب مجھ سے نہ ہٹایا تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ کَیۡدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۴﴾

تو ان کے ربّ نے ان کی دُعا قبول فرمالی پھر ان سے اُن (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا بےشک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰیٰتِ لَیَسۡجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۳۵﴾ ع

ع ۴ ۱۳ ۴

پھر انھوں نے (یوسف علیہ السّلام کی پاکیزگی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد (یہی مناسب سمجھا کہ) کچھ عرصہ کے لیے اُنھیں ضرور قید کر دیں۔

وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ

اور ان کے ساتھ دو جوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے اُن میں سے ایک نے کہا بےشک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَ قَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ

کہ میں (انگور سے) شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا بےشک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا تَاۡکُلُ الطَّیۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ ۚ

کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اُس میں سے پرندے کھا رہے ہیں ہمیں اِس کی تعبیر بتائیے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاۡتِیۡکُمَا طَعَامٌ تُرۡزَقٰنِهٖۤ

بےشک ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔ (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا جو کھانا تمھیں دیا جاتا ہے وہ آنے نہ پائے گا

اِلَّا نَبَّاۡتُکُمَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمَا ؕ ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ ؕ

کہ میں تم دونوں کو تمھارے پاس اس کے آنے سے پہلے اس کی تعبیر بتادوں گا یہ (تعبیر) ان (علوم) میں سے ہے جو میرے ربّ نے مجھے سکھائے ہیں

اِنِّیۡ تَرَکۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

بےشک میں نے اس قوم کا طریقہ (شروع ہی سے) چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی انکار کرنے والے ہیں۔

وَ اتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِکَ

اور میں نے تو اپنے باپ دادا کے طریقہ کی پیروی کی ہے (یعنی) ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السّلام) کی ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم کسی چیز کو بھی

بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ

اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں یہ (توحید) ہم پر اللہ کے فضل میں سے ہے اور لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ؕ

نہیں کرتے۔ اے (میرے) قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا الگ الگ بہت سے معبود بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر چند ناموں کی جو (اپنے پاس سے) رکھ لیے ہیں خودتم نے اور تمھارے باپ دادا نے

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی حکم کا اختیار صرف اللہ کے لیے ہے اسی نے حکم فرمایا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا

یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

تو اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور رہا دوسرا تو وہ پھانسی دیا جائے گا پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ کر) کھائیں گے

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ؕ وَ قَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

فیصلہ کر دیا گیا جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو۔ اور (یوسف علیہ السّلام نے) جسے اُن دونوں میں سے رہائی پانے والا سمجھا اُس سے فرمایا

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ؕ ع ۵/۱۵

کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کر دینا مگر شیطان نے اسے اپنے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو (یوسف علیہ السّلام) کئی سال تک قید خانے میں رہے۔

وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

اور بادشاہ نے کہا میں نے (خواب میں) سات موٹی گائیں دیکھی ہیں اُنھیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں

وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور دوسرے (سات) خشک ہیں اے درباریو! مجھے میرے خواب کا مطلب بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو۔

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا

انھوں نے کہا یہ تو پریشان خواب ہیں اور ہم (ایسے) خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور جس شخص نے ان دونوں میں سے رہائی پائی (تھی) وہ بولا

وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

اور (اب) اسے (یوسف علیہ السّلام) ایک مدّت کے بعد یاد آئے کہ میں تمھیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس تم مجھے (یوسف علیہ السّلام کے پاس) بھیج دو۔

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

(اس نے جا کر کہا) اے بہت ہی سچّے یوسف! آپ ہمیں (اس خواب کی) تعبیر بتائیے کہ سات موٹی گائیں ہیں

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

جنھیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور دوسرے (سات) خشک ہیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٤٦ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ

شاید وہ (حقیقت) جان لیں۔ (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا تم اُگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے سات سال لگاتار

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝٤٧

پھر جو (غلّہ) کاٹو تو اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا سوائے تھوڑے سے غلّہ کے جو تم کھاؤ۔

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا

پھر اس کے بعد آئیں گے (قحط کے) سات سخت (سال) جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے اس تھوڑے کے سوا

ع ٦/١٣

مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝٤٨ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝٤٩

جو تم محفوظ رکھو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش ہوگی اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ اُنھیں میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد ان کے پاس گیا (تو یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝٥٠

پھر ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے بے شک میرا ربّ ان کے فریبوں سے خوب واقف ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے (یوسف علیہ السّلام) کو ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا سب بول اٹھیں اللہ پاک ہے

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ

ہم نے ان میں کوئی بُرائی نہیں پائی عزیز کی بیوی نے کہا اب تو سچی بات ظاہر ہو گئی ہے

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٥١ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

(دراصل) میں نے ہی اُنھیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا اور بے شک وہ سچّوں میں سے ہیں۔ یہ اس لیے تاکہ وہ (عزیزِ مصر) جان لے

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝٥٢

کہ بے شک میں نے (اس کی) غیر موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو نہیں چلنے دیتا۔

الجزء ١٣

وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور میرا دعویٰ نہیں کہ میرا نفس بالکل پاک ہے بے شک نفس تو بُرائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾

سوائے اس کے جس پر میرا ربّ رحم فرما دے بےشک میرا ربّ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ

اور بادشاہ نے حکم دیا اُنھیں میرے پاس لاؤ میں اُنھیں اپنے لیے خاص کر لوں پھر جب بادشاہ نے ان سے بات کی (تو) کہنے لگا

اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

بےشک آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے مرتبہ والے (اور) اعتبار والے ہیں۔ (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے

اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ

بےشک میں خوب حفاظت کرنے والا (اور) خوب جاننے والا ہوں۔ اور اس طرح ہم نے (یوسف علیہ السّلام) کو سرزمین (مصر) میں اقتدار عطا فرمایا

یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا

(تاکہ) وہ اس میں رہیں جہاں چاہیں ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے عطا فرماتے ہیں اور ہم

نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع ۸

نیک لوگوں کے اَجر ضائع نہیں کرتے۔ اور آخرت کا اَجر بہت بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور (جب قحط پڑا تو) یوسف (علیہ السّلام) کے بھائی (مصر) آئے پھر وہ آپ کے پاس پہنچے تو یوسف (علیہ السّلام) نے اُنھیں پہچان لیا اور وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ

اور جب (یوسف علیہ السّلام نے) ان کا سامان تیار کر دیا (تو) فرمایا کہ (آئندہ) میرے پاس اپنے بھائی کو لانا جو تمھارے والد کی طرف سے ہے

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نواز ہوں۔ پھر اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے

فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

تو تمھارے لیے میرے پاس نہ (غلّے کا) کوئی پیمانہ ہوگا اور نہ تم میرے قریب آنا۔ انھوں نے کہا ہم اُس کے بارے میں اُس کے والد کو آمادہ کرنے کی

اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ

کوشش کریں گے اور بےشک ہم (ایسا) ضرور کریں گے۔ اور (یوسف علیہ السّلام نے) اپنے خادموں سے فرمایا ان کی رقم رکھ دو ان کے سامان میں

لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

تاکہ وہ اسے پہچان لیں جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف جائیں (تو) شاید کہ وہ (اس طرح) دوبارہ آ جائیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

پھر جب وہ اپنے والد کی طرف واپس آئے (تو) کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! (آئندہ) ہم پر (غلّے کا) پیمانہ بند کر دیا گیا ہے

فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٦٣

تو ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے (تاکہ) ہم غلّہ لے آئیں اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ

(یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا کیا میں اِس کے بارے میں تم پر (اُسی طرح) اعتماد کروں جیسا کہ میں نے اس کے بھائی (یوسف علیہ السّلام) کے بارے میں تم پر اعتماد کیا تھا؟

مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حِفْظًا ۪ وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٦٤

اِس سے پہلے تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ

اور جب انھوں نے اپنا سامان کھولا (تو) دیکھا کہ ان کی رقم اُنھیں واپس کر دی گئی ہے۔ وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! ہمیں (اور) کیا چاہیے

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَ نَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا

(دیکھیے) یہ ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور اب ہم اپنے اہل و عیال کے لیے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے

وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝٦٥

اور ایک اُونٹ جتنا (غلّے کا) پیمانہ زیادہ لائیں گے (غلّے کا) یہ پیمانہ (جو ہم لائے ہیں) بہت تھوڑا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ

(یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا میں اسے ہرگز تمھارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک تم اللہ کا عہد نہ دو کہ تم اسے ضرور میرے پاس لاؤ گے

اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝٦٦

مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ تو جب انھوں نے آپ سے عہد کر لیا (تو یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا کہ ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور (یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازہ سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا

وَ مَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

اور میں تمھیں اللہ (کے فیصلہ) سے کچھ نہیں بچا سکتا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا میں نے اسی پر بھروسا کیا ہے

وَ عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝٦٧ وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

اور بھروسا کرنے والوں کو اُسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ اور جب وہ اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے جیسے ان کے والد نے اُنھیں حکم دیا تھا

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ

تو (یہ تدبیر) اُنھیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ بچا نہیں سکتی تھی مگر یہ یعقوب (علیہ السّلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے انھوں نے پورا کیا

وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ ع ۸

اور یقیناً وہ بڑے علم والے تھے کیوں کہ ہم نے ان کو علم عطا فرمایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ (یوسف علیہ السّلام) کے پاس پہنچے

اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

تو آپ نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا کہ بے شک میں ہی تمھارا بھائی (یوسف) ہوں لہٰذا جو وہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ

پھر جب آپ نے ان لوگوں کا سامان تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے سامان میں (بادشاہ کا) پیالا رکھ دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلے والو!

اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

تم تو یقیناً چور ہو۔ وہ (قافلے والے) ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمھاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ وہ (خادم) بولے ہمیں بادشاہ کا پیالا نہیں مل رہا

وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

اور جو کوئی اسے لے آئے (اس کے لیے) ایک اُونٹ جتنا (غلّہ انعام) ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو

مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

ہم اس لیے نہیں آئے کہ ہم زمین میں فساد کریں اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ وہ (خادم) بولے تو اس (چور) کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلے۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

(بھائیوں نے) کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ پایا جائے وہ خود ہی اس کا بدلہ ہے ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ

پھر (یوسف علیہ السّلام نے) ان کے تھیلوں کی تلاشی لینا شروع کی اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے پھر اس (پیالے) کو نکال لیا اپنے بھائی کے تھیلے میں سے

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السّلام) کے لیے تدبیر فرمائی وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ

ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ انھوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

تو یقیناً اس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے تو یوسف (علیہ السّلام) نے یہ بات اپنے دل میں چھپائے رکھی اور اسے ان پر ظاہر نہ ہونے دیا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝٧٧ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ

(دل میں) کہا کہ تم تو کہیں زیادہ بُرے ہو اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ (بھائی) کہنے لگے کہ اے عزیز! بے شک

اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٧٨ قَالَ

اس کے والد بہت بوڑھے ہیں تو اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے بے شک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والوں میں سے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا

مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝٧٩ ع ١١ ٣

اللہ کی پناہ کہ ہم اِس کے سوا (کسی اور کو) پکڑ لیں جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے یقیناً تب تو ہم بے انصاف ہوں گے۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ

پھر جب وہ لوگ آپ سے مایوس ہو گئے (تو) الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے اُن کے سب سے بڑے (بھائی) نے کہا کیا تم نہیں جانتے بے شک تمھارے والد نے

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

یقیناً تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو میں اس سرزمین سے ہرگز نہیں جاؤں گا

حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨٠ اِرْجِعُوْۤا

جب تک کہ میرے والد (صاحب) مجھے حکم نہ دیں یا اللہ میرے لیے کوئی فیصلہ فرما دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ تم اپنے

اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا

والد کے پاس واپس جاؤ پھر کہو کہ اے ہمارے ابّا جان! بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے اسی بات کی گواہی دی جس کا ہمیں

عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝٨١ وَ سْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

علم تھا اور ہم غیب (کی باتوں) کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔ اور پوچھ لیجیے بستی (والوں) سے جس میں ہم تھے

وَ الْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٨٢ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ

اور اس قافلے (والوں) سے جس میں ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم ضرور سچے ہیں۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا (ایسا نہیں) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنالی ہے تو صبر

جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝٨٣

ہی بہتر ہے قریب ہے اللہ اُن سب کو میرے پاس لے آئے بے شک وہ خوب جاننے والا خوب حکمت والا ہے۔

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝٨٤

اور (یعقوب علیہ السلام نے) اُن سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے ہائے افسوس! یوسف (علیہ السلام کی جدائی) پر اور آپ کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں پس وہ (اپنا) غم ضبط کیے ہوئے تھے۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

(بیٹے) کہنے لگے اللہ کی قسم! آپ یوسف کو (اسی طرح) ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (یا تو) بیمار ہو جائیں گے

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ

یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا بے شک میں فریاد کرتا ہوں اللہ سے اپنی پریشانی اور غم کی

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسف (علیہ السّلام) اور اس کے بھائی کو

وَ لَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ

پھر جب وہ لوگ یوسف (علیہ السّلام) کے پاس پہنچے (تو) کہنے لگے کہ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو سخت تکلیف پہنچی ہے

وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ

اور ہم معمولی سرمایہ لائے ہیں تو آپ ہمیں (غلّے کا) پیمانہ پورا پورا دے دیجیے اور ہم پر کچھ صدقہ کیجیے

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ

بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو اجر عطا فرماتا ہے۔ (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا کیا تمھیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا

اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِيْ ز

جب تم نادان تھے۔ انھوں نے کہا کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ آپ (علیہ السّلام) نے فرمایا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

یقیناً اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے بے شک جو (اللہ سے) ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اَجر ضائع نہیں فرماتا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔ (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا

اللہ تمھیں معاف فرما دے اور وہی رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ یہ میری قمیص لے جاؤ

فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

پھر اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو ان کی بینائی واپس آجائے گی اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد (گھر والوں سے) فرمانے لگے کہ یقیناً میں یوسف (علیہ السّلام) کی خوش بُو پا رہا ہوں

الربع

لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

اگر تم مجھے ناقص العقل (کمزور عقل) خیال نہ کرو۔ وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً آپ اپنی پُرانی محبت میں ہیں۔ پھر جب خوش خبری دینے والا آ پہنچا

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ

(تو) اس نے وہ (قمیص) ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ پھر سے دیکھنے والے ہو گئے (یعقوب علیہ السّلام) فرمانے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

بے شک میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ وہ بولے اے ہمارے ابّا جان! آپ ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی مغفرت مانگیے

اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

بے شک ہم ہی خطا کار تھے۔ (یعقوب علیہ السّلام نے) فرمایا میں اپنے ربّ سے تمھارے لیے مغفرت مانگوں گا بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

پھر جب وہ سب یوسف (علیہ السّلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنے ماں باپ کو (ادباً) اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا آپ مصر میں داخل ہو جائیں

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ؕ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ

اگر اللہ نے چاہا (تو سب) امن کے ساتھ (رہیں گے)۔ اور انھوں نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ان کے لیے سجدہ میں جھک گئے

وَ قَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ

اور (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا اے میرے ابّا جان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا یقیناً میرے ربّ نے اسے سچ کر دکھایا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

اور یقیناً اس نے مجھ پر احسان فرمایا جب مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے جھگڑا ڈالا

بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بے شک میرا ربّ جس کے لیے چاہے خوب تدبیر فرماتا ہے بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟

اے میرے ربّ! یقیناً تُو نے مجھے حکومت سے حصّہ عطا فرمایا اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے!

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے (دنیا سے) مسلمان اُٹھا اور مجھے (اپنے خاص مقرّب) نیک بندوں کے ساتھ ملا۔ (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم!)

الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) کی طرف وحی فرماتے ہیں اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) اُن (برادران یوسف) کے پاس نہ تھے جب انھوں نے اپنی بات پر اتفاق کیا

وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ

اور وہ سازش کر رہے تھے۔ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اگرچہ آپ کتنی ہی خواہش کریں۔ اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) ان (مشرکینِ مکہ) سے

مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ع ۱۱ ۵

اس (تبلیغ) پر کوئی اُجر (تو) نہیں مانگتے یہ (قرآن) سب جہاں والوں کے لیے نصیحت ہے۔ اور آسمانوں و زمینوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں

يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان پر توجہ نہیں کرتے۔ اور ان (مشرکین) میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر مشرک ہوتے ہوئے۔

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

کیا وہ اس (بات) سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذابوں میں سے کوئی چھا جانے والا (عذاب) آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے

وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ وقف النبی علیہ السلام

اور اُنھیں خبر بھی نہ ہو۔ (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم!) آپ فرما دیجیے یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پوری بصیرت کے ساتھ

اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

میں (بھی) اور (وہ بھی) جنھوں نے میری پیروی کی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

مردوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے (مختلف) بستیوں والوں میں سے کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ

تو وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا اور یقیناً آخرت کا گھر بہت بہتر ہے ان کے لیے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ یہاں تک کہ جب رسول (نافرمان قوم سے) مایوس ہونے لگے اور (نافرمانوں نے) یہ خیال کیا کہ اُن سے (عذاب کے بارے میں) جھوٹ بولا گیا ہے

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

تو اُن (رسولوں) کو ہماری مدد آپہنچی پھر جسے ہم نے چاہا اسے نجات ملی اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى

یقیناً اُن کے قصّہ میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو گھڑ لی گئی ہو

وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ع ۱۲ ۲

بلکہ یہ اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

نوٹ:

سُوْرَةُ يُوْسُفَ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی وعملی نکات، آیات 01 تا 06 کا بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنیٰ جماعت ہشتم کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ
تِلْكَ	یہ، وہ
اِنَّا	بے شک ہم
لَعَلَّكُمْ	تاکہ تم
نَقُصُّ	ہم بیان فرماتے ہیں
اِلَيْكَ	آپ کی طرف
اِذْ	جب
اَحَدَ عَشَرَ	گیارہ
اَلشَّمْسُ	سورج
اِخْوَتُكَ	آپ کے بھائی
رَبُّكَ	آپ کا ربّ
كَمَا	جیسا کہ
عَلِيْمٌ	خوب جاننے والا

لفظ	معنیٰ
اَلْمُبِيْنُ	واضح
اَنْزَلْنٰهُ	ہم نے اس کو نازل کیا
نَحْنُ	ہم
عَلَيْكَ	آپ پر
هٰذَا	یہ
رَاَيْتُ	میں نے دیکھا
كَوْكَبًا	ستارے
اَلْقَمَرُ	چاند
عَدُوٌّ	دشمن
يُتِمُّ	پوری فرمائے گا
مِنْ قَبْلُ	اس سے پہلے
حَكِيْمٌ	بڑی حکمت والا

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) یہود نے بنی اسرائیل کے بارے میں سوال کیا تھا:

(الف) رومیوں کے ذریعے (ب) مسیحیوں کے ذریعے (ج) مسلمانوں کے ذریعے (د) مشرکین کے ذریعے

(ii) قرآنِ مجید میں سب سے احسن قصّہ قرار دیا گیا ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ (ب) حضرت اسحاق علیہ السلام کا واقعہ

(ج) حضرت یُوسُف علیہ السلام کا واقعہ (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

(iii) نیکی کرنا ممکن نہیں:

(الف) دولت کے بغیر (ب) تسبیح کے بغیر (ج) اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر (د) وضو کیے بغیر

(iv) بُرا سلوک کرنے والوں کے ساتھ ہمارا ردِّ عمل ہونا چاہیے:

(الف) بدزبانی کرنی چاہیے (ب) انتقام لینا چاہیے (ج) بدلہ لینا چاہیے (د) معاف کر دینا چاہیے

(v) حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت یُوسُف علیہ السلام کے حالات معلوم ہوئے:

(الف) وحی کے ذریعے (ب) تورات کے ذریعے (ج) انجیل کے ذریعے (د) خواب کے ذریعے

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ یُوْسُفَ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(ii) سُوْرَۃُ یُوْسُفَ کا خلاصہ کیا ہے؟

(iii) سُوْرَۃُ یُوْسُفَ کے علمی و عملی نِکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) سُوْرَۃُ یُوْسُفَ سے حسد کے بارے میں کیا رہ نمائی ملتی ہے؟

(v) ہمیں اپنی تدبیر کے ساتھ ساتھ کس چیز پر بھروسا رکھنا چاہیے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

تِلْكَ | نَحْنُ | اَلشَّمْسُ | اَحَدَ عَشَرَ

عَدُوٌّ | اَلْقَمَرُ | رَبُّكَ

4 درج ذیل آیات قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

i. نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ii. يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝

5 سُوْرَۃُ یُوْسُفَ پر تعارف اور مضامین کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ یُوْسُفَ میں جو معاشرتی اخلاق بیان ہوئے ہیں ان پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں۔
- سُوْرَۃُ یُوْسُفَ میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی دعا تلاش کیجیے اور اسے یاد کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ یُوْسُفَ کے تعارف، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات، سورۃ یوسُف کے منتخب الفاظ اور آیات 01 تا 06 کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام

(حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی زندگی کا تکلیف دہ دَور)

حضرت یعقوب علیہ السّلام کے والد حضرت اسحاق علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام کے والد حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام کا لقب اسرائیل تھا، اسرائیل کا معنیٰ ہے: اللہ کا بندہ۔

حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد کو "بنی اسرائیل" کہا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام اپنے خاندان کے ساتھ کنعان میں آباد تھے، پھر حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے ذریعے مصر پہنچے۔ پھر ان کی کئی نسلیں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے تک مصر میں آباد رہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے عطا فرمائے، جن میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور حضرت یعقوب علیہ السّلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام خوب صورت بھی تھے اور خوب سیرت بھی۔ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السّلام ان سے بہت محبّت کرتے تھے۔

ایک دن حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان! میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک سورج، چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے یُوسُف علیہ السّلام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں خوابوں کی تعبیر بتانے اور باتوں کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیت دینے والا ہے۔ ساتھ ہی حضرت یعقوب علیہ السّلام نے انھیں یہ تلقین فرمائی کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے دس بڑے بھائیوں کا خیال تھا کہ ہم جوان ہیں اور اپنے والد کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے والے ہیں لیکن ہمارے والد کو ہم سے زیادہ یُوسُف سے محبّت ہے۔ بھائیوں نے مشورہ کیا کہ ہمیں یُوسُف کو قتل کر دینا چاہیے یا کہیں دور پھینک آنا چاہیے تاکہ ہمارے والد کی توجّہ یُوسُف سے ہٹ کر ہماری طرف ہو جائے۔ اپنے فیصلے پر عمل کرنے کے لیے بھائی اپنے والد کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ کل ہم سیر و تفریح کے لیے جنگل جا رہے ہیں۔ آپ یُوسُف کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ بھی کھیلے کُودے اور ہمارے ساتھ کھائے پیے۔ ہم اس

کی حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم کھیل کود میں نہ لگ جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔ بھائیوں نے کہا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے ہوتے ہوئے بھیڑیا ہمارے بھائی کو کھا جائے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے بالآخر اجازت دے دی۔ بھائی حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو لے کر جنگل پہنچ گئے۔ بڑے بھائی یہودا نے سب کو مشورہ دیا کہ یُوسُف کو قتل نہ کرو انھیں ایک گہرے کنویں میں ڈال دو۔ لٰہذا انھوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے جنگل میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو ایک گہرے کنویں میں پھینک دیا۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے بھائی رات کے وقت حضرت یعقوب علیہ السّلام کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم کھیل میں لگ گئے اور یُوسُف کو اپنے سامان کے پاس بٹھا دیا۔ اسے ایک بھیڑیے نے کھا لیا۔ بھائی حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی قمیص پر جھوٹا خون لگا لائے۔ انھوں نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی قمیص کو ثبوت کے طور پر حضرت یعقوب علیہ السّلام کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام سمجھ گئے کہ یُوسُف ابھی زندہ ہے اور یُوسُف کے بھائی صحیح نہیں کہہ رہے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ تمھاری بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے، لٰہذا میں صبر کرتا ہوں اور اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کنویں میں تنہا تھے۔ ایک قافلے کا جنگل سے گزر ہوا۔ قافلے والوں نے اپنے ایک آدمی کو پانی لانے کے لیے بھیجا۔ اس شخص نے پانی بھرنے کے لیے کنویں میں ڈول ڈالا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام ڈول میں بیٹھ گئے۔ اس شخص نے جب ڈول اوپر کھینچا تو ایک خوب صورت لڑکے کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ خوشی میں پکارنے لگا کہ یہ تو نہایت خوب صورت لڑکا ہے۔ قافلے والوں نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو فروخت کرنے کے لیے چھپا لیا۔

قافلے والے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو مصر لے گئے۔ عزیزِ مصر نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو مہنگی قیمت میں خریدا۔ عزیزِ مصر نے اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ یُوسُف کو عزّت و اکرام سے رکھو شاید کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔

جب حضرت یُوسُف علیہ السّلام اپنی جوانی کو پہنچے تو خوب صورتی میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ایک دن زلیخا نے محل کے تمام دروازے بند کر دیے اور حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو بُرائی کی دعوت دی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور دروازے کی طرف دوڑے۔ جب دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو وہاں انھوں نے عزیزِ مصر کو

کھڑا ہوا پایا۔ شوہر کو دیکھتے ہی زلیخا نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام پر بُرائی کا الزام لگایا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے فوراً انکار کیا اور فرمایا یہ عورت مجھے بُرائی کی دعوت دے رہی تھی۔ عزیزِ مصر کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ اس پر زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ یُوسُف کی قمیص کو دیکھا جائے اگر وہ سامنے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور یُوسُف جھوٹے ہیں اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یُوسُف سچے ہیں۔ جب ان کی قمیص کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ اس پر عزیزِ مصر نے زلیخا کو ڈانٹا اور کہا کہ تم ہی گناہ گار ہو لہٰذا اپنے گناہ کی معافی مانگو۔

زلیخا کا یہ واقعہ لوگوں میں عام ہو گیا۔ امیر گھرانوں کی عورتیں زلیخا کو بُرا بھلا کہنے لگیں کہ وہ ایک معمولی غلام پر عاشق ہو گئی۔ جب زلیخا تک یہ باتیں پہنچیں تو اس نے تمام عورتوں کو دعوت پر بلایا اور ان کی مہمان نوازی پھلوں سے کی۔ ہر ایک کو پھل کاٹنے کے لیے چُھری دی۔ پھر زلیخا نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو حکم دیا کہ ان عورتوں کے سامنے سے گزریں۔ عورتیں حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی خوب صورتی کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ انھوں نے پھل کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے اور کہا کہ یہ انسان نہیں بلکہ ایک نہایت معزّز فرشتہ ہے۔ زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ ساتھ ہی زلیخا نے یہ بھی کہا کہ اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اسے جیل میں ڈلوا دوں گی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے بُرائی کی بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ عزیزِ مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ یُوسُف علیہ السّلام کو کچھ عرصہ کے لیے جیل بھیج دیا جائے۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے ساتھ دو نوجوان بھی جیل میں داخل کیے گئے۔ یہ دونوں مصر کے بادشاہ کے ملازم تھے۔ ان میں سے ایک بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا اور دوسرا روٹی پکانے والا تھا۔ ان دونوں پر بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ بادشاہ کو شراب پلانے والے نے خواب دیکھا کہ بادشاہ کے لیے شراب بنا رہا ہے، جب کہ دوسرے نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ کے لیے روٹیاں پکا کر سر پر رکھے ہوئے ہے اور پرندے اس کے سر پر سے نوچ کر کھا رہے ہیں۔ دونوں نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو اپنے خواب سنائے اور ان کی تعبیر پوچھی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے ان نوجوانوں کو تسلّی دی کہ میں جلد تمھیں تمھارے خوابوں کی تعبیر بتاتا ہوں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے دونوں نوجوانوں کو توحید یعنی ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے اور شرک سے بچنے کی دعوت دی۔ پھر حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے خوابوں کی تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ کو شراب پلانے والا آزاد کر دیا جائے گا اور وہ

دوبارہ بادشاہ کی خدمت کرے گا۔ جب کہ روٹی پکانے والے کو سُولی دے دی جائے گی اور پرندے اس کے سر کو نوچ کر کھائیں گے۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے بادشاہ کو شراب پلانے والے سے فرمایا کہ وہ ان کا ذکر اپنے بادشاہ سے کرے۔ وہ اپنی نوکری پر بحال ہو گیا لیکن وہ حضرت یُوسُف علیہ السّلام کا ذکر بادشاہ سے کرنا بھول گیا۔ اس طرح حضرت یُوسُف علیہ السّلام جیل میں کئی سال رہے۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی زندگی کا اب تک جو دَور ہم نے پڑھا ہے، وہ تکلیفوں سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ان تکلیفوں میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے صبر سے کام لیا، اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اس کے حکموں کو پورا کرتے رہے۔ وہ کبھی زبان پر شکایت نہ لائے، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انھیں زبردست عُروج عطا فرمایا۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(i) حضرت یعقوب علیہ السّلام کے والد ہیں:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام (ب) حضرت اسماعیل علیہ السّلام (ج) حضرت اسحاق علیہ السّلام (د) حضرت نوح علیہ السّلام

(ii) حضرت یعقوب علیہ السّلام کے دادا ہیں:

(الف) حضرت صالح علیہ السّلام (ب) حضرت اسحاق علیہ السّلام (ج) حضرت اسماعیل علیہ السّلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السّلام

(iii) حضرت یعقوب علیہ السّلام کو کہا جاتا ہے:

(الف) اسرائیل (ب) میکائیل (ج) بنیامین (د) میخائیل

(iv) حضرت یعقوب علیہ السّلام کے کل بیٹے تھے:

(الف) دس (ب) گیارہ (ج) بارہ (د) تیرہ

(v) حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے خواب میں ستارے دیکھے:

(الف) نو (ب) دس (ج) گیارہ (د) بارہ

vi حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو کنویں میں ڈالا:

(الف) دشمنوں نے　(ب) دوستوں نے　(ج) بھائیوں نے　(د) قافلے والوں نے

vii حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو کنویں سے نکالا:

(الف) بڑے بھائی نے　(ب) بنیامین نے　(ج) عزیزِ مصر نے　(د) قافلے والوں نے

viii حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو غلام بنا کر لے جایا گیا:

(الف) کنعان　(ب) مصر　(ج) اُردن　(د) بحرین

ix عزیزِ مصر کی بیوی نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو دعوت دی:

(الف) کھانے کی　(ب) بُرائی کی　(ج) شراب کی　(د) اچھائی کی

x حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے ساتھ جیل میں داخل کیے گئے:

(الف) دو بھائی　(ب) دو نوجوان　(ج) دو وزیر　(د) دو تاجر

2 مختصر جواب دیجیے۔

i بنی اسرائیل کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

ii حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے والد کو کیا خواب سنایا؟

iii حضرت یُوسُف علیہ السّلام مصر کیسے پہنچے؟

iv حضرت یُوسُف علیہ السّلام جیل میں کیوں ڈالے گئے؟

v حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے تکلیف کا زمانہ کیسے گزارا؟

3 حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی زندگی کے تکلیف دہ دَور پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے ابتدائی حصّہ سے ہمیں جو علمی اور عملی نِکات معلوم ہوتے ہیں، انھیں استاد صاحب سے پوچھ کر کاپی میں لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کی روشنی میں بتائیں کہ حالات جتنے بھی دُشوار ہوں، ہمیں ہمّت نہیں ہارنی چاہیے، مایوس نہیں ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل کے بعد آسانی رکھی ہے۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام

(حضرت یُوسُف علیہ السّلام کا عروج)

حضرت یُوسُف علیہ السّلام ابھی جیل میں ہی تھے کہ مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز خوشے ہیں اور سات خُشک خوشے ہیں۔ بادشاہ نے اپنے وزیروں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ انھوں نے کہا یہ پریشان کر دینے والا خواب ہے اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یُوسُف علیہ السّلام یاد آ گئے۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں ایسے شخص کو جانتا ہوں جو اس خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے۔ پھر وہ حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے پاس جیل میں پہنچا اور انھیں بادشاہ کا خواب سنایا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال خوب کھیتی باڑی کرو گے، خوب غلّہ ہوگا اور خوش حالی رہے گی۔ ساتھ ہی حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے تدبیر بھی بتائی کہ جو غلّہ کاٹو، تھوڑا استعمال کرو باقی خوشوں میں رہنے دو تاکہ اناج دیر تک محفوظ رہے۔ پھر فرمایا کہ خوش حالی کے ان سات سالوں کے بعد قحط کے سات سال آئیں گے۔ جس میں یہ بچا ہوا اناج کام آئے گا۔ ان سات سالوں کے بعد دوبارہ بارشیں ہوں گی اور قحط دور ہو جائے گا۔

خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ جب بادشاہ کا پیغام لے کر قاصد حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے پاس پہنچا تو حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے فرمایا کہ پہلے بادشاہ سے کہو کہ وہ معلوم کرے کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنھوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے۔

بادشاہ نے ان عورتوں کو بُلا کر پوچھ گچھ کی تو زلیخا نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ اس نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی پاکیزگی کا اعتراف کیا۔ تب حضرت یُوسُف علیہ السّلام بادشاہ کے پاس تشریف لائے۔ بادشاہ نے آپ کو بہت پسند کیا اور معتمدِ خاص بنانا چاہا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں کا ذمہ دار بنا دو کیونکہ میں علم بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ بادشاہ نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو اپنا خاص وزیر بنا لیا۔ یوں رفتہ رفتہ حضرت یُوسُف علیہ السّلام مصر کی ایک صاحبِ اختیار شخصیت بن گئے۔

کچھ ہی عرصہ میں خوش حالی کے سات سال گزر گئے اور قحط والے سال شروع ہو گئے۔ یہ قحط بڑے علاقہ تک پھیل گیا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی عمدہ تدبیر سے مصر میں بڑی مقدار میں غلّہ موجود تھا۔ جلد ہی نہ صرف مصر بلکہ دُور دراز کے علاقوں تک حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی رحم دلی اور سستی قیمت میں غلّہ دینے کی شہرت ہو گئی۔ جب یہ شہرت حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے بھائیوں تک پہنچی کہ عزیزِ مصر سستی قیمت میں لوگوں کو غلّہ دے رہے ہیں تو آپ کے بھائی بھی غلّہ خریدنے کے ارادہ سے مصر پہنچے۔ جب بھائی حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے پاس پہنچے تو حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے انھیں دیکھتے ہی پہچان لیا لیکن بھائی انھیں نہ پہچان سکے۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے بھائیوں پر اپنی حقیقت ظاہر نہ ہونے دی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے بھائیوں سے ان کے گھر والوں کی خیریت معلوم کی۔ ان کی اچھی مہمان نوازی کی اور ان کے سامان کے ساتھ ہی ان کی رقم بھی واپس رکھوا دی۔ جب بھائی رخصت ہونے لگے تو حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگلی مرتبہ اپنے بھائی بنیامین کو بھی اپنے ساتھ لے کر آنا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے بھائیوں کو تنبیہ کی کہ اگر تم اپنے بھائی بنیامین کو نہ لائے تو پھر میں تمھیں غلّہ نہیں دوں گا۔

بھائی جب گھر واپس پہنچے تو اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السّلام سے کہنے لگے کہ اگر ہم بنیامین کو ساتھ لے کر نہیں گئے تو ہمیں غلّہ نہیں دیا جائے گا۔ جب انھوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم کو موجود پایا۔ وہ پکار اٹھے ابا جان دیکھیں ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب تو ہم ضرور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر جائیں گے اور اپنے گھر والوں کے لیے غلّہ لے کر آئیں گے اور ہم سب مل کر بنیامین کی حفاظت کریں گے ۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں تم پر اسی طرح بھروسا کروں، جیسا کہ میں نے یُوسُف کے بارے میں تم پر بھروسا کیا تھا۔ اصل بھروسا کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں۔ تم سب مجھ سے وعدہ کرو کہ تم بنیامین کو میرے پاس ضرور واپس لاؤ گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کچھ اور معاملہ فرما دے۔ بھائیوں نے اپنے والد سے وعدہ کیا اور خوشی خوشی مصر جانے کی تیاری کرنے لگے۔

حضرت یعقوب علیہ السّلام کو اندیشہ ہوا کہ گیارہ جوان بھائیوں کو ایک ساتھ مصر میں داخل ہوتا دیکھ کر کوئی ان سے حسد نہ کرے یا کوئی انھیں نقصان نہ پہنچا دے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم حاصل تھا اس کی بنا پر آپ علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب مصر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف

دروازوں سے داخل ہونا۔ بیٹوں نے اپنے والد کے حکم کی تعمیل کی اور الگ الگ دروازوں سے مصر میں داخل ہوئے۔ جب بھائی بنیامین کو ساتھ لے کر حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے پاس آئے تو حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس بٹھایا اور رازداری سے فرمایا کہ میں تمھارا بھائی یُوسُف ہوں۔ اب تم میرے پاس ہی رہو گے۔ تم بھائیوں کی بدسلوکی پر افسوس نہ کرو۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس مصر میں روکنا چاہتے تھے لیکن بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کو ایک تدبیر سجھائی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے بھائی کے تھیلے میں اپنا قیمتی پیالہ جس سے ناپ کر غلّہ دیا جارہا تھا رکھوا دیا۔ پھر بادشاہ کے محافظوں میں سے ایک نے آکر بھائیوں سے کہا تم چور ہو اور تم نے بادشاہ کا پیالہ چُرایا ہے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم یہاں چوری کرنے نہیں آئے اور نہ ہی کوئی فساد چاہتے ہیں۔ محافظوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو تمھاری سزا کیا ہو گی؟ بھائیوں نے کہا کہ ہمارے ہاں چور کی سزا یہ ہے کہ ہم چور کو غلام بنا لیتے ہیں۔ پھر حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے تلاشی لینا شروع کی۔ پہلے اپنے بڑے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ آخر میں بنیامین کے سامان کی تلاشی لی اور اس کے تھیلے سے پیالہ نکال لیا۔ جب بھائیوں نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی یُوسُف نے بھی چوری کی تھی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں کی اس الزام تراشی پر صبر کیا اور دل میں کہا کہ جو تم باتیں بناتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ بھائیوں نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام سے درخواست کی ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں اور وہ بنیامین کی جدائی برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں اور اسے چھوڑ دیں۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تو ناانصافی ہے کہ ہمارا سامان کسی کے پاس سے نکلے اور اس کے بدلے میں ہم اپنے پاس کسی اور کو رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

جب بھائی بنیامین کو لے جانے میں کامیاب نہ ہوئے تو آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ انھوں نے کہا کہ اب ہم والد صاحب کو کیا جواب دیں گے۔ بڑے بھائی نے کہا میں تو والد صاحب کا سامنا نہیں کر سکتا۔ ہم سے پہلے بھی یُوسُف کے بارے میں غلطی ہو چکی ہے۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں یا پھر اللہ تعالیٰ

خود ہی میرے لیے فیصلہ فرمادے اور حقیقت حال واضح ہو جائے۔ لہٰذا باقی نو بھائی واپس اپنے والد کے پاس چلے آئے۔ بھائیوں نے گھر آتے ہی والد صاحب سے کہا کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی جس کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ نہ آسکا۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے فرمایا کہ پھر میں تو صبر ہی کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے باقی تینوں بیٹوں کو واپس میرے پاس لے آئے گا۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام اپنے بیٹے کی یاد میں اتنے غم زدہ رہتے تھے کہ ان کی آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، انھیں حکم دیا کہ جاؤ اور ایک مرتبہ پھر یُوسُف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور دیکھو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

بھائی دوبارہ مصر آئے اور حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے سامنے درخواست کی کہ ہمارے خاندان والوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمارے پاس رقم بھی پوری نہیں ہے۔ ہمیں تھوڑی قیمت کے بدلہ میں پورا غلّہ عطا فرمادیں۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام سے اپنے بھائیوں کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اب حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں کو حقیقت سے آگاہ فرمایا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے فرمایا کہ تمھیں یاد ہے کہ تم نے اپنی نادانی میں اپنے بھائی یُوسُف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے جب یہ سنا تو حیرت سے بولے تو کیا آپ ہی یُوسُف ہیں؟ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے فرمایا ہاں! میں یُوسُف ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا اور یقیناً اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

بھائیوں پر جب حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی حقیقت واضح ہو گئی تو انھوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور بڑے شرمندہ ہوئے۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے بھائیوں کے لیے بخشش کی دعا مانگی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ میری قمیص لے جاؤ اور اس کو میرے والد محترم کے چہرے پر ڈال دو۔ اس سے ان کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے گی۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے بھائیوں سے فرمایا کہ والدین اور تمام گھر والوں کو لے کر آپ سب میرے پاس مصر آجائیں۔

قافلے والے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی قمیص اور بھائیوں کے ساتھ ابھی مصر سے روانہ ہی ہوئے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کو میلوں دُور کنعان میں حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی خوشبو آنا شروع ہو گئی۔ وہ گھر والوں

سے فرمانے لگے کہ مجھے تو یُوسُف کی خوشبو آرہی ہے۔ گھر والوں نے کہا یقیناً آپ تو اپنی اسی پرانی محبّت میں ہیں۔ یُوسُف کے غم میں آپ نے اپنی بینائی کھو دی ہے۔ بہر حال کچھ ہی دنوں میں قافلہ کنعان پہنچ گیا۔ بھائیوں نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السّلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کی بینائی لوٹا دی۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے گھر والوں سے فرمایا کہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ بیٹوں نے کہا ابّا جان! ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں معاف فرما دے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام نے فرمایا میں اپنے ربّ سے تمھارے لیے مغفرت طلب کروں گا۔

جب قافلہ مصر کے قریب آیا تو حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے مصر سے باہر نکل کر اپنے گھر والوں کا استقبال کیا اور فرمایا کہ امن و سکون کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیں۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔ اس وقت حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے ماں باپ اور گیارہ بھائی سب کے سب حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے لیے سجدہ میں چلے گئے۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام پکار اٹھے کہ ابّا جان! اللہ تعالیٰ نے میرے خواب کو سچ کر دکھایا۔

حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا رکھیں۔ دنیا والوں کی سازشیں بہت معمولی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طاقت و قدرت بہت بڑی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو ساری دنیا مل کر بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کامیابی آخر کار انھیں ملتی ہے جو حق پر کھڑے رہتے ہیں۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت یُوسُف علیہ السّلام آہستہ آہستہ مصر میں بن گئے:

(الف) بڑے تاجر (ب) بڑے عالم (ج) با اختیار شخصیت (د) سماجی رہنما

ii حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی تدبیر سے بڑی مقدار میں غلّہ موجود تھا:

(الف) شام میں (ب) فلسطین میں (ج) عراق میں (د) مصر میں

iii. حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے بھائی مصر گئے تھے:

(الف) غلّہ لینے (ب) سیر کرنے (ج) تجارت کرنے (د) اپنے بھائی سے ملنے

iv. حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے مصر میں اپنے بھائیوں سے سلوک کیا:

(الف) مہمان نوازی کی (ب) سزا دلوائی (ج) قید میں ڈال دیا (د) خالی ہاتھ بھیج دیا

v. حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے چھوٹے بھائی کا نام تھا:

(الف) یہودا (ب) کنعان (ج) میخائیل (د) بنیامین

vi. حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے چھوٹے بھائی کو روکنے کے لیے چھپادیا:

(الف) قیمتی موتی (ب) قیمتی پیالہ (ج) قیمتی ہیرا (د) قیمتی لباس

vii. حضرت یعقوب علیہ السّلام نے حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی جدائی میں کھودی:

(الف) یادداشت (ب) دولت (ج) بینائی (د) صحت

viii. حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے حضرت یعقوب علیہ السّلام کے لیے بھجوائی:

(الف) اپنی چادر (ب) اپنی جائے نماز (ج) اپنی قمیص (د) اپنی پگڑی

ix. اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں:

(الف) اہلِ ایمان (ب) منافق (ج) کافر (د) امیر لوگ

x. مصر آمد پر حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے اپنے والدین کو بٹھایا:

(الف) فرش پر (ب) کرسی پر (ج) قالین پر (د) تخت پر

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. حضرت یُوسُف علیہ السّلام جیل سے کیسے نکالے گئے؟

ii. حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں کو الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کو کیوں کہا؟

iii. حضرت یُوسُف علیہ السّلام نے بنیامین کو اپنے پاس کیسے روکا؟

iv. حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بینائی کیسے واپس آئی؟

v. مصر میں کتنے سال قحط اور کتنے سال خوش حالی رہی؟

3 حضرت یُوسُف علیہ السّلام کے زمانۂ عروج پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت یوسف علیہ السّلام کی مبارک زندگی کا جو پہلو آپ کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے اسے کلاس میں بیان کیجیے۔
- حضرت یوسف علیہ السّلام کی زندگی کے زمانۂ عروج سے ہمیں جو علمی اور عملی نِکات معلوم ہوتے ہیں، انھیں استاد صاحب سے پوچھ کر کاپی میں لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- قرآنِ مجید میں انبیاء کرام علیہم السّلام کی زندگیوں کے بیان کا مقصد نصیحت ہے۔ قرآنِ مجید سے انبیاء کرام علیہم السّلام کے اندازِ دعوت، طریقۂ زندگی اور آدابِ گفتگو سے متعلق جو باتیں معلوم ہوتی ہیں، انھیں نکات کی صورت میں طلبہ کے سامنے رکھیں۔ اس مقصد کے لیے خاص طور پر حضرت یوسُف علیہ السّلام کی زندگی کو بطورِ نمونہ پیش کیجیے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان پیغمبر ہیں۔ آپ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔ آپ علیہ السلام فلسطین میں بیت المقدس کے قریب پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام "مریم بنت عمران" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب "مسیح" اور "عبداللہ" ہے۔ آپ علیہ السلام کی کنیت "ابن مریم" ہے۔ آپ کا ایک لقب "روح اللہ" بھی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام انتہائی نیک خاتون تھیں۔ وہ اکثر تنہائی میں عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔ ایک دن وہ لوگوں کی نگاہوں سے دُور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھیں۔ اچانک حضرت جبُریل علیہ السلام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے اور کہا "میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں، میں آپ کو بیٹے کی خوش خبری دینے آیا ہوں۔"

حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ بشارت دینے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام پر پھُونکا، جس کے باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت مریم علیہا السلام اس مبارک ننھے بچّے کو لے کر بیت المقدس آئیں تو لوگوں نے پوچھا کہ تمھارا یہ بچّہ کیسے ہوا؟ حضرت مریم علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بچّے کی طرف اشارہ کیا کہ جو پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو، میں نے آج نہ بولنے کا روزہ رکھا ہے۔ لوگوں نے کہا ہم اس دودھ پیتے بچّے سے کیا پوچھیں اور کیا کہیں؟ ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں بول پڑے اور کہا:

> "بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھّا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔"

(سورۃ مریم، آیت: 30-32)

لوگوں نے جب ایک ننھے بچّے کی زبان سے یہ حکیمانہ کلام سنا تو حیران رہ گئے اور ان کو یقین ہو گیا کہ حضرت مریم علیہا السلام پاک دامن ہیں اور اس بچّے کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوّت عطا فرمائی اور انھیں ہر طرح کی بُرائی اور گناہ سے دور رکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی آمد سے پہلے بنی اسرائیل ہر قسم کی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر، رَسولوں پر، آخرت پر، فرشتوں پر، تقدیر پر اور آسمانی کتابوں پر ایمان صادق رکھنے کی دعوت دی۔ آپ علیہ السلام نے انھیں اچھے اخلاق اختیار کرنے اور بُری عادتوں کو چھوڑنے پر آمادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رغبت اور دنیا میں انہماک سے بچنے کی تلقین کی۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو مخلوقِ خدا سے محبّت کرنے اور ان سے حسنِ سلوک کا درس دیا۔

ان اعلیٰ تعلیمات کو چند لوگوں نے قبول کیا۔ ان لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے "حواری" کہا جاتا ہے۔ یہودی اپنی ضد اور بدبختی کی وجہ سے آپ کے دشمن بنتے چلے گئے۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی اور آپ علیہ السلام کے خلاف سازشیں بھی کیں۔ جب چند یہودیوں کی شرارتیں حد سے گزر گئیں اور انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کا منصوبہ بنالیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زِندہ حالت میں آسمانوں کی طرف اٹھالیا اور یہودی آپ علیہ السلام کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

قرآنِ مجید میں بہت سے مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ کسی جگہ آپ کو آپ کے نام عیسیٰ (علیہ السلام) سے یاد کیا گیا، کسی جگہ مسیح اور عبداللہ کے لقب سے اور کسی مقام پر کنیت "ابنِ مریم" سے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے، جن میں سے درج ذیل چار معجزات کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے:

1. اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا۔
2. پیدائشی نابینا کو بینا اور کوڑھ زدہ کو صحت مند کر دینا۔
3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹّی سے پرندہ بنا کر اس میں پھونک دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں رُوح پڑ جاتی تھی۔
4. آپ علیہ السلام یہ بتادیتے تھے کہ کس نے کیا کھایا، کیا خرچ کیا اور کیا ذخیرہ کر کے گھر میں محفوظ رکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں بڑی شان والے پیغمبر ہیں۔ ان کی زندگی ایمان افروز واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ ان واقعات میں ہمارے لیے نصیحت موجود ہے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ

آیت 01 تا 40

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

كٓهٰيٰعٓصٓ (یہ) آپ کے ربّ کی رحمت (فرمانے) کا ذکر ہے اپنے بندہ زکریا (علیہ السّلام) پر۔ جب انھوں نے اپنے ربّ کو آہستہ آواز سے پکارا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا

انھوں نے عرض کیا اے میرے ربّ ! بے شک میری ہڈیاں کمزور ہو گئی اور بڑھاپے کی وجہ سے سر شعلہ کی طرح چمکنے لگا

وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَ اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ

اور اے میرے ربّ! میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ اور بے شک مجھے اپنے بعد اپنے رشتہ داروں (کے دین سے دُور ہونے) کا خوف ہے

وَ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَ يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ

اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ جو میرا وارث بنے اور اولادِ یعقوب (علیہ السّلام) کا وارث بنے

وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى

اور اے میرے ربّ! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔ (اللہ نے فرمایا) اے زکریا! بے شک ہم تمھیں ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ (زکریا علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ ! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟

وَّ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا تمھارے ربّ نے فرمایا کہ یہ میرے لیے آسان ہے

وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً

اور میں یقیناً اس سے پہلے تمھیں (بھی) پیدا کر چکا ہوں جب کہ تم کچھ (بھی) نہ تھے۔ (زکریا علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾

(اللہ نے) فرمایا تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے کلام نہ کرسکو گے مسلسل تین رات تک تندرست ہونے کے با وجود۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿١١﴾

پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو اُنھیں اشارے سے فرمایا کہ تم صبح و شام (اللہ کی) تسبیح کرو۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ۙ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ

اے یحییٰ! کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے اُنھیں بچپن ہی میں حکمت (و نبوّت) عطا فرمائی۔ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی (عطا فرمائی)

وَ كَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ۙ وَّ بَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ

اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔ اور اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے والے تھے اور وہ سرکش (و) نافرمان نہ تھے۔ سلام ہو ان (یحییٰ علیہ السّلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے

وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ع وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ

اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن وہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔ اور (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اس کتاب میں مریم (علیہا السلام) کا (بھی) ذکر کیجیے

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ

جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوئیں ایک مشرقی مکان میں۔ پھر انھوں نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پھر ہم نے ان کے پاس

اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

اپنی روح (جبرائیل علیہ السّلام) کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا بے شک میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ

اگر تم (رحمٰن سے) ڈرنے والے ہو۔ (جبرائیل علیہ السّلام نے) کہا بے شک میں آپ کے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

(اس لیے آیا ہوں) تاکہ آپ کو (اللہ کے حکم سے) ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے

وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ

جب کہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ (جبرائیل علیہ السّلام نے) کہا یوں ہی ہے

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ

آپ کے ربّ نے فرمایا ہے کہ یہ میرے لیے بہت آسان ہے تاکہ ہم اسے اپنی طرف سے لوگوں کے لیے ایک نشانی اور رحمت بنائیں

وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ

اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ پھر ان کو اس (بچے) کا حمل ہوگیا تو وہ اسے لے کر ایک دُور جگہ چلی گئیں۔ پھر دردِ زہ اُنھیں لے آیا

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾

کھجور کے تنے کی طرف وہ کہنے لگیں اے کاش! میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور میں بھولی بسری ہو جاتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

پھر اس (فرشتے) نے اُنھیں ان (کی وادی) کے نشیب سے پکارا کہ غم نہ کیجیے آپ کے ربّ نے آپ کے نیچے سے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

ع ۱۵
وقف لازم

الربع

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ

اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلایئے یہ (درخت) آپ پر تازہ کھجوریں گرا دے گا۔ پھر آپ کھائیں اور پئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا

پھر اگر آپ کسی انسان کو دیکھیں تو (اشارے سے) کہہ دیں کہ میں نے رحمان کے لیے (نہ بولنے کے) روزے کی نذر مان رکھی ہے

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ

لہٰذا میں آج ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ اس (بچے) کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں انھوں نے کہا اے مریم!

لَقَدْ جِئْتِ شَيْــًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾

یقیناً تم تو بڑی عجیب چیز لائی ہو۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تمھارے والد بُرے آدمی تھے اور نہ ہی تمھاری والدہ بدکار تھیں۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ

تو انھوں نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا وہ سب بولے ہم کیسے بات کریں (اس سے) جو گہوارے میں (پڑا ہوا) ایک بچہ ہے؟ وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں

اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا

مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ

جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر

يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السّلام) ہیں یہی سچی بات ہے

الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

کہ ہوجا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا ربّ ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾

پھر مختلف جماعتیں آپس میں اختلاف میں پڑ گئیں تو ان لوگوں کے لیے تباہی ہے جنھوں نے انکار کیا ایک بڑے دن کی حاضری سے۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

کیا خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے لیکن آج ظالم لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

وقف لازم ۲ ع ۲۵ ۵

وَ اَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَ هُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّ هُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۹﴾

اور آپ ان کو حسرت کے دن سے ڈرائیے جب (ہر) کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَ مَنۡ عَلَيۡهَا وَ اِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۰﴾ ع

بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور جو اس کے اوپر ہے اور ہماری ہی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے:

(الف) فلسطین میں (ب) مصر میں (ج) عراق میں (د) شام میں

ii حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) خلیل اللہ (ب) صفی اللہ (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ

iii حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کی کوشش کی:

(الف) چند حواریوں نے (ب) چند یہودیوں نے (ج) چند بت پرستوں نے (د) چند مجوسیوں نے

iv حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھیوں کو کہا جاتا ہے:

(الف) فدائی (ب) حواری (ج) صحابی (د) جانثار

v حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا معجزہ ہے:

(الف) عصا کا اژدھا بننا (ب) پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا (ج) مُردوں کو زندہ کرنا (د) پتھر سے پانی پھوٹنا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش کا واقعہ تحریر کیجیے؟

ii حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے ماں کی گود میں کیا کلام کیا؟

iii حضرت عیسیٰ علیہ السّلام لوگوں کو کس بات کی دعوت دیتے تھے؟

iv قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے کن معجزوں کا ذکر ہے؟

v حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب اور کنیت تحریر کریں۔

3 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا جامع تعارف لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوۡرَۃُ مَرۡیَم آیات 01 تا 40 کی روشنی میں حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السّلام کی زندگی کا مطالعہ کریں۔
- حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السّلام کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی چند باتیں تحریر کریں۔
- والدین کی فرماں برداری انبیاء کرام علیہم السّلام کی سنّت ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیث نبوّیہ کی روشنی میں ماں باپ کے حقوق پر نوٹ لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- قرآنِ مجید میں انبیاء کرام علیہم السّلام کو زندگیوں کے بیان کا مقصد نصیحت ہے۔ قرآنِ مجید سے انبیاء کرام علیہم السّلام کے اندازِ دعوت، طریقۂ زندگی اور آدابِ گفتگو سے متعلق چند باتوں کو نکات کی صورت میں طلبہ کے سامنے رکھیں۔ اس مقصد کے لیے خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کو بطورِ نمونہ کے پیش کیجیے۔
- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی زندگی کے مزید مستند واقعات طلبہ کو سنائیں اور پھر ان سے کہیں وہ ان واقعات کو کلاس کے سامنے بیان کریں۔

ماڈل پیپر برائے جماعت ہشتم

(بمطابق نصاب تدریس قرآن مجید 2021ء)

کل نمبر 50 وقت:___________

حصّہ اوّل (معروضی)

1 درست جواب کی نشان دہی کریں۔ (10x1=10)

i قرآنِ مجید میں سب سے عمدہ واقعہ قرار دیا گیا ہے:

(الف) یوسُف علیہ السّلام کا واقعہ (ب) موسیٰ علیہ السّلام کا واقعہ (ج) نُوح علیہ السّلام کا واقعہ (د) ابراہیم علیہ السّلام کا واقعہ

ii حضرت یوسُف علیہ السّلام نے خواب میں ستارے دیکھے:

(الف) دس (ب) گیارہ (ج) بارہ (د) تیرہ

iii حضرت یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے تھے:

(الف) نو (ب) دس (ج) گیارہ (د) بارہ

iv قرآنِ مجید کی زینت کہلانے والی سورت ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ الرّحمٰن (ج) سورۃ الکوثر (د) سورۃ الزّخرف

v سورۃ العلق کے بعد آیات نازل ہوئیں:

(الف) سورۃ المدثر کی (ب) سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ کی (ج) سورۃ الرّحمٰن کی (د) سورۃ الواقعہ کی

vi تہجّد کی نماز کے بارے میں احکام ہیں:

(الف) سورۃ المدّثّر میں (ب) سورۃ نُوح میں (ج) سورۃ الواقعہ میں (د) سورۃ المزّمّل میں

vii انسانوں اور جنّات کو خطاب کیا گیا ہے:

(الف) سورۃ الزّخرف میں (ب) سورۃ الرّحمٰن میں (ج) سورۃ الجاثیہ میں (د) سورۃ القیامہ میں

viii الدُّخان کا معنیٰ ہے:

(الف) بادل (ب) بارش (ج) دُھواں (د) آگ

ix قومِ عاد پر عذاب بھیجا گیا:

(الف) سیلاب کا (ب) آندھی کا (ج) زلزلے کا (د) قحط کا

x چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزے کا ذکر ہے:

(الف) سورۃ یُوسُف میں (ب) سورۃ الطّور میں (ج) سورۃ النّجم میں (د) سورۃ القمر میں

حصّہ دوم (انشائی)

2 کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجئے: (2x5=10

(i) حضرت یوسف علیہ السلام کس ملک کے حکمران بنے؟

(ii) حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں سے کس نے نکالا؟

(iii) حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کیسے واپس آئی؟

(iv) زخرف کا کیا معنی ہے اور سُوْرَۃُ الزخرف کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(v) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَة کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

(vi) وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى کا بامحاورہ ترجمہ تحریر کریں۔

(vii) كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ کا بامحاورہ ترجمہ تحریر کریں۔

(viii) مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ کا بامحاورہ ترجمہ تحریر کریں۔

3 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے: (5x1=05)

تِلْكَ	اَنْزَلْنٰهُ	اَلْقَمَرُ	عَدُوٌّ	مَنْ خَلَقَ
اَلْاَنْعَامُ	يُوْقِنُوْنَ	اَلرِّيْحُ		

4 درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے: (3x5=15)

(i) وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ
اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦

(ii) لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا
وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝١٣ۙ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝١٤

(iii) وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٥ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝٥٦

(iv) وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝٣٩ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝٤٠ۙ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝٤١ۙ

(v) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢ؕ

5 درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں: (10)

i حضرت یوسُف علیہ السّلام کا تعارف

ii سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن (تعارف اور مرکزی مضامین)

جماعت ہشتم کا امتحانی پرچہ مرتّب کرنے بارے ہدایات:

-1 سوال نمبر 1 مرتّب کرتے وقت مقرّرہ حصّۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) اور انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے تعارف میں سے سوالات مرتّب کیے جائیں۔

-2 سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتّب کیے جائیں:

i. مقرّرہ حصّۂ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات

ii. انبیاءِ کرام علیہم السّلام کا تعارف

iii. جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ

-3 سوال نمبر 3 مرتّب کرتے وقت جماعت ہشتم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معنٰی پوچھے جائیں۔

-4 سوال نمبر 4 مرتّب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب آیاتِ مبارکہ میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔

-5 سوال نمبر 5 مرتّب کرتے وقت انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے تعارف اور سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) دونوں کو نمائندگی دی جائے۔

رموزِ اوقاف قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان درج ذیل رموز کو ملحوظ رکھیں۔

○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ة ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے، اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو۔ جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔
ط	یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقفِ مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قِیل علیہ الوقف کا خُلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصَلُ کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنیٰ ہیں ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتة	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفة	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیے، جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ك	کذٰلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

رجسٹریشن نمبر 049
جاری کردہ 10-02-2014

قاری محمد اشرف خوشابی

• درس نظامی • تجوید وقرأت • رجسٹرڈ پروف ریڈر (پنجاب قرآن بورڈ و محکمہ اوقاف پنجاب)

فون: 0301-4984297

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ الفیصل ناشران، اردو بازار، لاہور کی مرتب کردہ کتاب ''ترجمۃ القرآن المجید'' برائے جماعت ہشتم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیاری نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

قاری محمد اشرف خوشابی
پروف ریڈر محکمہ اوقاف (حکومت پنجاب)
0301-4984297

عارضی پتہ: امام وخطیب جامع مسجد کوہ نور رائیونڈ ٹیکسٹائل ملز، رائیونڈ مانگا روڈ، لاہور
مستقل پتہ: چک 10/63 ایم بی تحصیل وضلع خوشاب

قاری محمد اسلام میواتی

رجسٹریشن نمبر 042

Qari Muhammad Islam Mewati

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ الفیصل ناشران، اردو بازار، لاہور کی مرتّب کردہ کتاب ''ترجمۃ القرآن المجید'' برائے جماعت ہشتم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیاری نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

M. [signature]

قاری محمد اسلام
رجسٹریشن نمبر 042
رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب پاکستان
0306-6628331

جامعہ دار العلوم الاسلامیہ
291 کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف حکومت پنجاب : 0306-6628331-0335-4274331